ماں باپ کا مقام



ابو اُسید محمد جُنید رضا عطاری المدنی

مکتبہ اہلِ سُنّت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماں باپ کا مقام

بلغ العلیٰ بکمالہٖ
کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ
صلوا علیہ وآلہٖ

رضی الرب فی رضی الوالدین سخط الرب فی سخط الوالدین

ماں باپ کا مقام



تالیف: محمد جنید رضا عطاری

مکتبہ اہل سنت

ماں باپ کا مقام

تصنیف ———— ابو اسید محمد جنید رضا عطاری المدنی

کمپوزنگ ———— محمد نعمان قادری

ایڈیشن ———— دوم

سن اشاعت ———— مئی 2011ء

ناشر ———— جاوید اختر

ہدیہ [redacted] روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ اہل سنت

امین پور بازار فیصل آباد

041-2002111

0321-6639552

سیل پوائنٹ فیضان مدینہ چوک سوسان روڈ مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

انتساب

میں اپنی اس کتاب کو اپنے

والدین کریمین

کی طرف منسوب کرتا ہوں

جن کی مجھ پر شفقتوں کا شمار نہیں

محمد جنید رضا عطاری المدنی عفی عنہ

فہرس

حرف آغاز

الحمد الله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی الہ الطیبن واصحابه الطاهرين وعلى مرشد ی سید الصالحین وعلماء امته الکاملین۔

اما بعد: اللہ رب العالمین جل جلالہ کا کروڑ ہا کروڑ احسان، آقائی وسیدی رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص کرم اور مرشدی امام العارفین کی خاص توجہ ہے کہ مجھے ان ہستیوں کے متعلق قلم اٹھانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے جن کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم اللہ عزوجل نے اپنی عبادت کے حکم کے ساتھ متصل فرمایا، جن کو رب تعالیٰ نے اپنی صفت ربوبیت کا مظہر بنایا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کو پروان چڑھایا، ماں باپ ہی وہ عظیم ہستی ہیں جن کے احسانات اللہ تعالیٰ کے لامتناہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم احسانات کے بعد سب سے زیادہ ہیں۔ وہ بغیر کسی غرض اور لالچ کے اپنی اولاد کی پرورش کرتے ہیں، اپنی خواہشات کی قربانی دے کر اپنی اولاد کی خواہش کو پورا کرتے ہیں، خود راتوں کو جاگ کر اولاد کو سلاتے ہیں، ماں خود گیلی جگہ لیٹ کر بچے کو خشک جگہ لٹاتی ہے، خود بھوکی رہ کر بچے کے منہ میں نوالہ دیتی ہے، باپ خشک حلق کے ساتھ سارا دن مزدوری کر کے اولاد کے لئے

روزی مہیا کرتا ہے، خود بھوک برداشت کر کے اولاد کے مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

ماں جس کو خاص مقام حاصل ہے وہ اولاد کی آہ سن کر تڑپ اٹھتی ہے، اپنا راحت وسکون قربان کر کے اپنی اولاد کو سکون مہیا کرتی ہے،

وہ ایک ماں ہی کی ہستی تھی کہ بھوک پیاس کی شدت کی وجہ سے جس کا دودھ خشک ہوگیا اور اپنے خشک حلق کے ساتھ بچے کے لئے پانی کی تلاش میں صفا و مروا کی پہاڑیوں پر دوڑتی ہے اور اللہ عزوجل کو ایک ماں کی ادا اس قدر پسند آئی کہ اللہ عزوجل نے قیامت تک کے لیے حاجیوں کے لیے صفا اور مروہ میں اسی طرح دوڑنا اپنی عبادت قرار دے دیا تاکہ جب وہ دوڑیں تو انہیں ماں کی محبت کا احساس ہو، ماں کے مقام کا پتہ چلے، ماں کی عظمت ان پر آشکار ہو جائے۔

ماں ہر وقت ساعت سفر وحضر میں بچے کو یاد رکھتی ہے ان کے لئے آنسو بہاتی ہے جدائی کے غم میں بیمار ہو جاتی ہے اولاد سفر پر جائے ہر وقت ان کی سلامتی کی دعائیں مانگتی ہے جب تک واپس آنکھوں کے سامنے نہ آجائے پریشان رہتی ہے۔

خدا کی قسم! پوری دنیا کا خلوص جمع کر کے ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور ماں باپ کا اولاد سے خلوص دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو ماں باپ کے خلوص کا پلڑا بھاری ہوگا۔ کہ ان کے خلوص کا مقام یہ ہے کہ ان کی روح بھی نکل رہی ہو تو اس تکلیف کو بھول کر اپنی اولاد ہی کو یاد کرتے ہیں۔

یہ بات میرے مشاہدے سے ہے کہ میرے والدین جو انتقال کر چکے ہیں۔

(اللہ ان کو جنت کا اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین)

میرے والد محترم کا انتقال ایک ایکسیڈنٹ سے ہوا، اس وقت میرے والد محترم کے ساتھ میری دو بہنیں بھی تھی، جن کو وہ سکول سے لے کر آرہے تھے، ایک کار کی ٹکر سے ان کی سر پر شدید چوٹ آئی، وہ سڑک پر گر گئے، ایک بہن کو کچھ چوٹیں آئیں دوسری بالکل سلامت رہی، اب باپ کی اولاد سے محبت دیکھئے، جو آدمی آپ کو اٹھانے کے آیا، اس سے کہہ رہے ہیں "میں ٹھیک ہوں میری بچیوں کو دیکھو۔ ان کو زیادہ چوٹیں تو نہیں آئیں"

اللہ تعالیٰ ان کی بخشش فرمائے وہ نیک سیرت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے۔

میری والدہ کا انتقال معدے کی آنت کے کینسر سے ہوا، کچھ دن ہسپتال میں رہیں اور شدید تکلیف کے باوجود ہر وقت وہ میرے بڑے بھائیوں اور عزیز و اقرباء میں سے عیادت کے لئے آنے والوں کو کہتی تھیں۔

"میرے بعد میرے بچوں کا خیال رکھنا"

میرے والد محترم کا انتقال حادثہ سے اور والدہ کا انتقال پیٹ کے مرض سے ہوا، جو مفہوم حدیث کی رو سے شہید ہیں، ویسے بھی میرے والدین بہت نیک سیرت اور حسن اخلاق کے پیکر تھے آج تک ہر خاص و عام دوست و احباب ان کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ کی اور جن کے ماں باپ اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہیں سب کی مغفرت فرمائے اور جن کے ماں باپ حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ان کے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ اور ہمیں ان کی عزت توقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ابو اسید محمد جنید رضا عطاری

قرآن مجید کی روشنی میں

ماں باپ کا مقام

آیت نمبر 1 : وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○

ترجمہ : اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا انھیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

(بنی اسرائیل، پ:15 آیت :23)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''عبادت کا معنی غایت تعظیم اور اس کا مستحق وہی ہوگا جو غایت تعظیم اور انعام والا ہے۔ والدین چونکہ وجود کا سببِ ظاہری ہیں اس لئے سببِ حقیقی کی عبادت کے بعد سببِ ظاہری کی تعظیم کا حکم فرمایا جا رہا ہے یعنی ماں باپ سے حسن سلوک کا حکم فرمایا''

فلاتقل لهما اف ولا نتهر هما۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''ایسا کلمہ نہ کہو جو ہلکی سی بھی کراہت پر دلالت کرتا ہو، اکتاہٹ پر دلالت کرتا ہو۔ اس ارشاد باری تعالیٰ سے تمام اذیتیں بدرجہ اولیٰ حرام ہو گئیں''

ولا تنهر هما وقل لهما قولا كريما۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

''یعنی اگر طبیعت کے خلاف کبھی بات کہہ دیں جو ہمیں پسند نہ ہو تو اس پر انہیں جھڑکو مت۔ انتہائی نرم اور میٹھے لہجے میں بات کرو''

بزرگ فرماتے ہیں۔

والدین کے سامنے ایسے بات کرو جیسے ایک مجرم ایک کرخت بادشاہ کے سامنے اپنی حاجت کیلئے بات کرتا ہے اور جب والدینؑ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے نفرت نہ کرو اور ان کا بول براز صاف کرتے وقت اف تک نہ کہو یعنی ذرا سی ناگواری بھی ظاہر نہ کرو۔ جس طرح وہ تیرے بچپن میں تجھ سے نفرت نہیں کرتے تھے۔

آیت نمبر 2: ''وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًاؕ

ترجمہ: اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

(بنی اسرائیل، پ:15 آیت :23)

یعنی ان دونوں کے سامنے عاجزی اور انکساری سے پیش آؤ اور بندے کو چاہئے کہ صرف اپنی ہی فانی اور ناقص خدمت پر فخر نہ کرے۔ بلکہ اپنے رب عزوجل سے دعا کرتا رہے کہ اے میرے مولا کریم عزوجل میرے ماں باپ پر اپنی دائمی اور

باقی رہنے والی رحمت کا نزول فرما۔ ان پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے جس طرح انھوں نے میرے ساتھ محبت کا سلوک کیا میری پرورش کی میری تربیت کی میری رہنمائی کی تو بھی میرے ماں باپ پر اپنی شان کے لائق رحمت فرما۔

آیت نمبر: 3: وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں تاکید فرمائی، کے اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا۔ کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا۔

(سورۃ لقمان، پ: 21 آیت 14)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور ارشاد فرمایا میرا شکر ادا کرو اس لئے کہ میں نے تمہیں وجود عطا کیا اور پیدا فرمایا اور ماں باپ کا شکر ادا کرو اس لئے اکہ انھوں نے تمھاری پرورش کی خصوصاً ماں کی مشقتوں کا ذکر فرمایا جو وہ اولاد کیلئے برداشت کرتی ہے۔

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''اللہ عزوجل کا شکر ادا کرو کیونکہ ہمارا رب اللہ عزوجل ہے اور ماں باپ کا شکر ادا کرو کیونکہ وہ ہمارے مربی (پرورش کرنے والا) ہیں۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے لئے پنجگانہ نماز پڑھو۔ ماں باپ کی شکر گزاری کے لئے نمازوں

میں ان کے لئے مغفرت کی دعا مانگو"

رب اغفرلی ولوالدی۔

اے اللہ میری اور میرے ماں باپ کی مغفرت فرما۔

آیت: 4:وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ○

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا تکلیف سے اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب اپنے زرو کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا تو عرض کی۔ اے میرے رب جلالہ میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکرادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے۔ اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

(سورۃالاحقاف،پ:24:آیت: 15)

عام طور پر قرآن مجید میں توحید اور فرائض بندگی کے ذکر کے بعد حقوق والدین کی طرف زوردار الفاظ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ یہاں بھی مشرکین کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے بعد اور اہل استقامت کی کامرانیوں کے بیان کے بعد قارئین کی توجہ

والدین کی خدمت اوران کی دلجوئی کی طرف کی جارہی ہے۔

علامہ ابن منظور لکھتے ہیں۔

لان الوصیة من اللہ انما ھی فرض

''وصیت کا فاعل جب اللہ کی ذات کو بنائیں تو اس کا معنی فرض کرنا ہوتا ہے''

اگر چہ ماں باپ دونوں کے حسن سلوک اور ان کی خدمت اور ان کی دلجوئی کا حکم بار بار دیا جارہا ہے۔ بایں ہمہ اس آیت سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ ماں کا حق باپ کے حق سے کئی گنا بڑھ کر ہے۔ یہاں ان تکلیفوں اور مشقتوں کا مفصل ذکر ہے، جو بچے کی پرورش کے سلسلے میں پیش آئی۔ ماں کی ساری قوتیں جن کی پرورش اور نگہداشت میں صرف ہونے لگتی ہیں۔ اس کی اپنی صحت کا نظام بری طرح متاثر ہوتا ہے۔ نیند بھوک وغیرہ میں نمایاں فرق رونما ہوتا ہے۔ طبیعت گراں اور افسردہ رہتی ہے۔ اور آئے دن ان مشقتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ پیدائش کے لمحے تو ماں کو جان کنی سے دوچار کردیتے ہیں۔ ان جاں لیوا مراحل سے گزرنے کے بعد پھر ایک طویل ریاضت کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ دودھ پلانا صبح شام اس کی نگہداشت کرتے رہنا۔ بیماری کی صورت میں رات رات بھر اس کو گود میں اٹھائے پھرنا۔ اس کے آرام کی خاطر اپنا آرام بڑی خوشی سے قربان کردینا صرف ماں کا حصہ ہے۔ ان تمام مشقتوں کا ذکر کر کے بتادیا کہ ماں کا حق باپ کی خدمت سے کئی گنا زیادہ ہے۔

(ضیاء القرآن ج: 4ص: 484)

آیت نمبر 5: وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۖ وَإِن جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ

بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

ترجمہ : اور ہم نے آدمی کو تلقین کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے تو میں بتادوں گا تمہیں جو تم کرتے تھے۔

(سورۃ عنکبوت، پ:20، آیت 8)

فائدہ : آیت مبارکہ میں ارشاد ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ سلوک ہی کرنا ہے اگر چہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں ان کے حقوق کا خیال رکھنا ہے۔ لیکن اگر وہ کفر کی دعوت دیں یا اللہ کی نافرمانی کا حکم کریں تو نہ مانے مثلاً فرض نماز، روزہ، زکوۃ یا فرض حج ادا کرنے سے روکیں شادی میں گانے باجے کا حکم دیں یا حرام کمانے کیلئے کہیں کسی حق تلف کرنے کا حکم دیں تو ان کا حکم نہیں مانا جائے گا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق
یعنی کسی مخلوق کی کوئی فانبرداری خالق کی نافرمانی میں نہیں"

(مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء، ص 21ن)

آیت نمبر 6: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ

كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا ۝

ترجمہ : اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کا ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بے شک اللہ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا بڑائی مارنے والا۔

(سورۃ النساء، پ:5، آیت 36)

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کے بعد ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کے بعد دوسرے عزیز و اقرباء سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔

آیت نمبر 7: يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ : تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں اور یتیموں اور راہ گیر کیلئے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

(سورۃ بقرۃ، پ:2، آیت 215)

آیت نمبر 8: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ

وَإِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○

ترجمہ : تم فرماؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

(سورۃ الانعام،پ:8، آیت 151)

اس آیت مبارکہ میں بھی اللہ رب العزت نے توحید کا دامن مضبوطی سے تھام لینے کے حکم کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان آیات مبارکہ سے آپ ماں باپ کا مقام بخوبی سمجھ چکے ہیں کہ رب کائنات جلّ جلالہ نے توحید اور فرائض بندگی کے بعد زوردار الفاظ میں، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا اور بالکل ہلکی سی کراہیت کو بھی ماں باپ کے حق میں حرام فرما دیا، اُف تک کہنے کو حرام قرار دیا اور کہیں ماں باپ کی شفقتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے شکر ادا کرنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ اگر والدین کافر ہوں تب بھی ان سے حسن سلوک ہی کیا جائے۔ اس سے ماں باپ کی عظمت کا اندازہ لگا لیجیے، ہاں اگر کافر والدین اپنے دین میں متابعت کا حکم دیں تو نہ مانے اس سے اجتناب کرے اس ان کی ہرگز اتباع نہیں کی جائے گی۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

ماں باپ کا مقام

بارگاہ الٰہی عزوجل میں محبوب ترعمل

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ قَالَ الصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قَالَ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْجِھَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِی بِھِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُہٗ لَزَادَنِ

ترجمہ : حضرت سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ''کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ فرمایا:'' نماز اپنے وقت پر ادا کرنا'' عرض کیا: ''پھر کونسا عمل؟ فرمایا:'' والدین سے حسن سلوک کرنا'' عرض کیا: ''پھر کونسا؟ فرمایا:'' اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا'' سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کی تعلیم فرمائی اگر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ طلب کرتا تو وہ مجھے اس سے بھی زیادہ عطا فرماتے۔

(الصحیح البخاری، کتاب الادب، ص:1492، ج:5970، دار المعرفۃ بیروت)

حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ''لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں! عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا تیری ماں! عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا تیری ماں! پھر عرض کیا: ''اس کے بعد کون؟ فرمایا: ''تیرا باپ۔

(الصحیح لمسلم، کتاب البر والصلۃ، باب البر الوالدین وانہما احق بہ، ص:1167، ح:6447، دار المعرفۃ بیروت)

مفسرِ شہیر حکیم اُمت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ القوی مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں۔

''اس فرمان عالی سے معلوم ہوا کہ ماں کا حق باپ سے تین گناہ زیادہ ہے کیونکہ ماں بچہ تین احسان کرتی ہے، باپ ایک احسان، پیٹ میں رکھنا، جننا، پرورش کرنا، باپ صرف پرورش ہی کرتا ہے۔ بیٹا ماں باپ دونوں کی خدمت کرے مگر مقابلہ کی صورت میں ادب واحترام باپ کا زیادہ کرے خدمت وانعام ماں کی زیادہ۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک یہ ہے کہ ان سے نرم اور نیچی آواز سے کلام کرے۔ مالی و بدنی خدمت کرے، یعنی اپنے نوکروں سے ہی ان کا کام نہ کروائے بلکہ خود کرے، ان کا ہر جائز حکم مانے انہیں نام لے کر نہ پکارے اگر وہ غلطی پر ہوں تو نرمی سے اُن کی اصلاح کرے اگر قبول نہ

کریں تو ان پر ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے، ان کی سختی پر تحمل کرے"

(مرأۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب البر والصلۃ، ج:6، ص:386، مکتبہ اسلامیہ لاہور)

والدین کی رضا میں اللہ عزوجل کی رضا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ

ترجمہ : حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل کی رضا مندی ماں باپ کی رضا مندی میں ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

(الجامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، ص:770، ح:1899، دارالمعرفۃ بیروت)

فائدہ : اللہ عزوجل کی رضا کے حصول کے بہت سے اسباب اور طریقے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت اہم سبب ماں باپ کو دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے راضی رکھنا ہے، لہٰذا جو اپنے رب عزوجل کو راضی کرنا چاہے تو اپنے ماں باپ کو راضی رکھے، کہ اگر ماں باپ ناراض ہوئے تو اللہ عزوجل کی رضا کا حصول بہت مشکل ہے۔

کافرہ ماں سے حسن سلوک

أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهَا(لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ

الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ)

ترجمہ : حضرت اسماء بنت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میری ماں میرے پاس آئی حالانکہ وہ اسلام سے اعراض کرتی تھیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ''کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں؟ فرمایا: ''ہاں ضرور صلہ رحمی کرو! ابن عیینہ نے کہا: ''اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں سے حسن سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تم سے دین میں مقابلہ نہیں کیا۔

(الصحیح البخاری، کتاب الادب، ص:1494، ح:5978، دار المعرفۃ بیروت)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی بہن ہیں زمانہ جہالت میں ہی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی ماں کو طلاق دے دی تھی وہ اپنے مشرکانہ عقائد پر قائم رہی صلح حدیبیہ کے بعد جب مکہ اور مدینہ والوں میں آنا جانا شروع ہوا۔ یہ عورت اپنی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا سے ملنے آئی تھی۔ قربان جائیں دین اسلام کی وسعت پر اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت پر کہ وہ دین اسلام کی دشمن ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی منکر ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو اس سے صلہ رحمی کرنے کا حکم دیا۔

مفسرِ شہیر حکیم اُمت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ القوی مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں۔

''معلوم ہوا کہ کافر و مشرک ماں باپ کی بھی خدمت اولاد پر لازم ہے فقہاء فرماتے ہیں کہ مشرک باپ کو بت خانے لے نہ جائے مگر جب وہاں پہنچ چکا ہو تو

وہاں سے گھر لے آئے کہ لے جانے میں بت پرستی پر مدد ہے اور لے آنے میں خدمت ہے۔ دوسرے عزیز و قرابت دار بھی اگر مشرک و کافر ہوں مگر محتاج ہوں تو ان کی مالی خدمت کرے''

(مرآۃ المناجیح شرح مشکوۃ المصابیح،باب البر والصلۃ،ج:6،ص:386،مکتبہ اسلامیہ لاہور)

گناہوں کا کفارہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي تَوْبَةٌ قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا میرے لئے توبہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ''کیا تیری والدہ ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنی خالہ سے حسن سلوک کرو! (اس کی خدمت و تابعداری کرو اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے گا)

(الجامع الترمذی،کتاب البر والصلۃ،ص:772،ح:1904،دارالمعرفۃ بیروت)

عن ابن عباس :أنه أتاه رجل فقال أني خطبت امرأة فأبت أن تنكحني وخطبها غيري فأحبت أن تنكحه فغرت عليها فقتلتها فهل لي من توبة قال أمك حية قال لا قال تب إلى الله عز و جل وتقرب

إليه ما استطعت فذهبت فسألت بن عباس لم سألته عن حياة أمه فقال أني لا أعلم عملا أقرب إلى الله عز و جل من بر الوالدة۔

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے میرے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا اور دوسرے شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس نے نکاح کرنا پسند کر لیا مجھے اس پر غیرت آئی تو میں نے اس عورت کو قتل کر دیا، کیا میری توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے کہا: ''نہیں! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر کے حتیٰ المقدور اس کا قرب حاصل کر عطاء بن یسار (راوی) فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ آپ نے اس کی ماں کے متعلق زندہ ہونے کے متعلق کیوں پوچھا؟ تو انھوں نے فرمایا: ''میں والدہ سے حسن سلوک سے زیادہ کوئی عمل قربِ الٰہی عزوجل کا نہیں جانتا۔

(الادب المفرد ص34)

فائدہ : ہر مسلمان یہ چاہتا ہے کہ مجھ سے جو گناہ سرزد ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمادے میری بخشش ہو جائے ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا اگر بتقاضائے بشریت گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ سچے دل سے توبہ کرے اور خلوصِ دل سے ماں باپ کی خدمت کرتا رہے ان شاء اللہ عزوجل ماں باپ کی خدمت کی برکت سے بخشش کی امید ہے۔

جنت کی چوکھٹ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَة السُّلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِنِّيْ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ :فَقَالَ :أُمُّكَ حَيَّةٌ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ :اِلْزَمْ رِجْلَيْهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ.

ترجمہ: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں اور میں اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت لینے حاضر ہوا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ''جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمیشہ اس کے قدموں سے چمٹے رہو کیونکہ اس کے قدموں میں جنت ہے۔ اس نے تین بار عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی جواب دیا۔

(مجمع الزوائد، ج:8، ص: 137، مطبوعہ دار الکتب عربی بیروت)

جنت میں تلاوت قرآن کا شرف

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَاكُمُ الْبِرُّ كَذَاكُمُ الْبِرُّ، وكان أبر الناس بأمه.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تلاوت قرآن کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے کہا:'' حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' نیکی کا اجرا ایسے ہی ہوا کرتا ہے نیکی کا اجرا ایسے ہی ہوا کرتا ہے۔

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ دیگر لوگوں کی بنسبت اپنی ماں کے زیادہ خدمت گزار تھے۔

(المستدرك على الصحيحين ج 3ص 208)

فائدہ: سبحان اللہ عزوجل! ماں باپ کی خدمت کیسی عظیم نیکی ہے جس کا اجر جنت میں قرآن مجید کی تلاوت کا شرف ہے۔

جواہر ویاقوت سے مرصع داڑھی

اَنَّ رُجُلاً جَاءَ اِلَى الْاُسْتَاذِ اَبِیْ اِسْحَاقٍ فَقَالَ :رَاَیْتُ الْبَارِحَةَ فِی الْمَنَامِ اَنَّ لَحْیَتَكَ مُرَصَّعَةٌ بِالْجَوَاهِرِ وَالْیَوَاقِیْتِ فَقَالَ :صَدَقْتَ فَاِنِّی الْبَارِحَةَ مَسَحْتُ لَحْیَتِیْ تَحْتَ قَدَمَ وَالِدَتِیْ قَبْلَ اَنْ نُمْتُ فَهٰذَا مِنْ ذَاكَ۔

ترجمہ: حضرت استاذ ابواسحاق علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی خدمت ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی:'' میں نے رات خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی داڑھی جواہر اور یاقوت سے سجھی ہوئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:'' تو سچ کہتا ہے یعنی تیرا خواب سچا ہے اس لیے کہ میں نے کل سونے سے قبل اپنی داڑھی ماں کے تلووں کو لگائی تھی، یہ

اس کی برکت سے ہے''

(تفسیر روح البیان،سورۃ بنی اسرائیل،آیت:23،24)

جنت کے دروازے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مُرْضِيًا لِوَالِدَيْهِ أَصْبَحَ وَلَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَإِنْ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ ، وَمَنْ أَمْسَى أَوْ أَصْبَحَ مُسْخِطًا لِوَالِدَيْهِ ، أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ إِلَى النَّارِ ، وَإِنْ وَاحِدٌ فَوَاحِدٌ. قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ ، وَإِنْ ظَلَمَاهُ ، قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ وَإِنْ ظَلَمَاهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس (مسلمان) شخص نے اس حال میں صبح اس حال میں کی کہ وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمانبردار ہے (یعنی اللہ عزوجل نے جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا اس کی تعمیل کرتا ہے) تو اس نے اس حال میں صبح کی کے اس کیلئے جنت کے دواز ے کھلے ہیں، اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے اور اس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا فرمانبردار ہے) تو ایک دروازہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اور جس شخص کی صبح اس حال میں ہوئی کہ وہ والدین کے بارے میں اللہ عزوجل کا نافرمان ہے (یعنی والدین کے حقوق واجبہ پورے نہیں کرتا) تو اس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کیلئے دوزخ کے دو دروازے کھلے ہیں۔ اگر والدین میں سے ایک زندہ ہے (اور اس کے بارے میں اللہ عزوجل کا نافرمان

ہے) تو اس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کیلئے دوزخ کا ایک دروازہ کھلا ہے۔
ایک شخص نے عرض کی اگر والدین اس پر ظلم کریں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین) فرمایا
:"اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں اگر چہ وہ اس پر ظلم کریں، تین مرتبہ فرمایا۔

(مشکوٰۃ باب البر والصلہ ص 421)

فائدہ: اس حدیث مبارکہ میں والدین کیساتھ حسن سلوک کی اہمیت وفضیلت کو پر زور الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اگر چہ ماں باپ ظلم کریں ماریں اولاد کا حق ادا نہ کریں اولاد کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر حال میں ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کریں، اولاد کیلئے ہرگز جائز نہیں کہ وہ انتقاماً ماں باپ کی خدمت اور حسن سلوک ترک کردیں۔

اب وہ نادان غور کریں جو کہتے ہیں ہمارے ماں باپ نے ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ اس لیے ہم ان سے اچھا سلوک نہیں کرتے۔

نوٹ: یادر ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماں باپ کو ظلم کی اجازت دے دی گئی ہے اگر ماں باپ ظلم کریں گے تو ظلم کا وبال ان پر پڑے گا۔ اور اگر اولاد کے حقوق پورے نہیں کریں گے تو اس کا بھی مواخذہ ہوگا۔

ماں باپ ہی تیری جنت ودوزخ ہیں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا:" یارسول اللہ! والدین کا حق انکی اولاد پر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" والدین ہی

تیری جنت اور دوزخ ہیں۔

(سنن ابن ماجه، باب بر الوالدين، ج:4، ص:517، ح:3662، دار المعرفة بيروت)

فائدہ: یعنی اگر ماں باپ کا فرمانبردار اور خدمت گزار رہو گے تو جنت کے حق دار ٹھہرو گے، اور اگر تم نے ان کی خدمت اور فرمانبرداری سے انحراف کیا تو یہ تمہارے جہنم پہنچنے کا سبب ہو سکتا ہے۔

جنت کا درمیانی دروازہ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَأَضِعْ ذٰلِكَ الْبَابَ أَوِ احْفَظْهُ

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والدین جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہیں، اب تجھے اختیار ہے چاہے اس دروازے کو ضائع کر دے چاہے اس کی حفاظت کرے۔

(سنن ابن ماجه، باب بر الوالدين، ج:4، ص:517، ح:3663، دار المعرفة بيروت)

فائدہ: درمیانی دروازے سے بندہ دوسرے دروازوں کی نسبت جلدی مکان میں داخل ہو جاتا ہے۔ گویا کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں باپ کی خدمت جلدی جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے۔

ماں باپ کی خدمت کرنے والا اللہ عزوجل کی راہ میں ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَرَأَى أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِلْدِهِ

وَنَشَاطِهٖ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كَانَ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى وَلَدِهٖ صِغَارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى رِيَاءً وَّمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ وہ بہت صحت مند ہے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگر یہ اللہ عزوجل کے راستے میں جہاد کرتا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ نکلا ہے کہ اپنے چھوٹے بچوں کی کفالت کی کوشش کرے تو یہ راہِ خدا ہی میں ہے، اور یہ نکلا ہے کہ اپنے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کے لئے کوشش کرے تو یہ اللہ عزوجل کے راستے میں ہے، اور نکلا کہ اپنی ذات کے لئے کوشش کرے کہ لوگوں سے مستغنی ہو جاؤں (لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے) پس یہ اللہ عزوجل کے راستے میں ہے، اور یہ ریاکاری اور تفاخر کیلئے نکلا ہے تو یہ شیطان کے راستے پر ہے۔

(الترغیب الترھیب، کتاب البیوع، باب ترغیب فی الاکتساب بالبیع، ص:316، ج:2509، دار الکتاب العربی بیروت)

ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: ''ان کی خدمت میں جہاد کر۔

(الصحیح البخاری، کتاب الجھاد،باب:الجھاد باذن الابوین،ص:770،ح:3004،دارالمعرفة بیروت)

عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیّ أَنَّ رَجُلًا هَاجَرَ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْیَمَنِ فَقَالَ هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْیَمَنِ قَالَ أَبَوَایَ قَالَ أَذِنَا لَكَ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ إِلَیْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا یمن میں تیرا کوئی رشتہ دار ہے؟ اس نے عرض کیا: ''میرے ماں باپ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انھوں نے تجھے جہاد کی اجازت دی ہے؟ اس نے عرض کیا: ''نہیں! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو واپس جا اور ان سے اجازت طلب کر اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کر ورنہ تو ان کے ساتھ حسن سلوک کر۔

(سنن ابوداود، کتاب الجھاد،باب فی الرجل یغزو وأبواہ کارھان،ج:3،ص:24،ح:2530،دارالمعرفة بیروت)

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ فرض کفایہ جہاد والدین کی اجازت پر موقوف ہے اگر والدین اجازت دیں تو فرض کفایہ جہاد کرے ورنہ ماں باپ کی خدمت کرے اور ماں باپ کی خدمت افضل ہے۔

امام یحیٰی بن شرف الدین نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس باب کی احادیث کی شرح میں

فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں والدین کی خدمت اوران کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت پر دلیل ہے،اور یہ کہ ماں باپ کی خدمت کی جہاد سے زیادہ تاکید ہے،اور یہ کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد میں شریک ہونا جائز نہیں،یہ اس جہاد کے متعلق ہے جوفرض کفایہ ہواگر جہادفرض عین ہے توپھران کی اجازت لیناشرط نہیں ہے،ماں باپ کے ساتھ نیکی کے وجوب پرعلماء کااجماع ہےاور یہ کہ ان کی نافرمانی کرناحرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

(شرح مسلم ،ج:2،ص:313،مطبوعہ مکتبہ نور محمد کراچی)

حج عمرہ اور جہاد کا ثواب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ (اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اَشْتَهِي الْجِهَادَ وَاِنِّي لَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ مِنْ وَالِدَيْكَ قَالَ اُمِّي قَالَ فَابْلِ اللّٰهَ عُذْرًا فِي بِرِّهَا فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَنْتَ حَاجٌّ وَمُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ اِذَا رَضِيَتْ عَنْكَ اُمُّكَ فَاتَّقِ اللّٰهَ وَبِرَّهَا

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہواعرض کی میں جہاد کی خواہش رکھتا ہوں لیکن میں اس پر قدرت نہیں پاتا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی باقی ہے؟ عرض کیا:''میری ماں زندہ ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:''اس کے حقوق کی ادیگی میں اللہ سے ڈر جب تو اس کے حقوق ادا کرے گا تو حج کرنے والا

عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا شمار ہوگا جب تمہاری والدہ تمہیں بلائے تو اللہ عزوجل سے ڈر اور حسن سلوک کر۔

(مجمع الزوائد ج 8ص 138)

ماں باپ کوخوش کرنے کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : لَنَوْمُكَ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَ وَالِدَيْكِ تُضْحِكُهُمَا وَيُضْحِكَانِكَ اَفْضَلُ مِنْ جِهَادِكَ بِالسَّيْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا والدین کے درمیان تیرا تخت پر سوجانا اس طرح کہ تو ان کو ہنستا تے ہوں اس کام سے افضل ہے تو فی سبیل اللہ تعالیٰ تلوار سے جہاد کرے۔

(درمنثور سورۃ اسرائیل آیت 23۔24)

ماں باپ کی زیارت مقبول حج کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه و سلم قَالَ :مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَنْظُرُ اِلٰى وَالِدَيْهِ نَظْرَةَ رَحْمَةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَبْرُوْرَةً قَالُوْا وَ اِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَطْيَبُ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" جو نیک بیٹا اپنے والدین کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے اللہ عزوجل اسے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا:" اگر چہ وہ ہر

روز سو مرتبہ دیکھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل بہت بڑا اور بہت زیادہ پاک ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح، باب البر والصلۃ، ص:421)

روح آزاد کرنے کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و سلم :اِذَا نَظَرَ الْوَالِدُ اِلٰی وَلَدِہٖ یَعْنِی فَسَرَّ بِہٖ کَانَ لِلْوَلَدِ عتق نسمۃ قال :قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اِنْ نَظَرَ سِتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃٍ نَظْرَۃً ؟ قَالَ :اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سعادت مند بیٹا اپنے والدین کو دیکھتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے تو بیٹے کو ایک روح آزاد کرنے ثواب ملتا ہے عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ بیٹا تین سو ساٹھ مرتبہ بھی دیکھے فرمایا اللہ عزوجل اس سے بھی بڑا ہے۔

(شعب الایمان، ج: 6، ص: 186، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جہنم کی آگ سے حجاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ قَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْ اُمِّہٖ کَانَ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ''

ترجمہ: جس شخص نے اپنی ماں کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا وہ بوسہ اس کیلئے جہنم کی آگ سے حجاب ہوگا۔

(کنز العمال، ج:16، ص:462)

فائدہ : سبحان اللہ عزوجل! جب ماں باپ کو پیار و محبت سے دیکھنے کا اتنا ثواب ہے تو ان کی خدمت کر کے خوش کرنے کا عالَم کیا ہوگا؟

درازِ عمر

عَنْ سَهْلُ بْنُ مَعَاذِ بْنِ اَنْسٍ عَنْ اَبِیْهِ :قَالَ قَالَ رَسُوْلُ الله صلی اللہ علیه و سلم :مَن بِرَّ وَالِدَیْهِ طُوْبٰی لَهٗ زَادَ اللّٰهُ فِیْ عُمْرِهٖ

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کیا اس کیلئے خوشخبری ہے اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں زیادتی فرمائے گا۔

(شعب الایمان، ج: 6، ص: 185، دار الکتب العلمیه بیروت)

عمر اور رزق میں اضافہ

عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ سِیَاهٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ یُمَدَّ لَهٗ فِی عُمْرِهٖ وَأَنْ یُزَادَ لَهٗ فِی رِزْقِهٖ فَلْیَبَرَّ وَالِدَیْهِ وَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ عزوجل اس کی عمر لمبی کرے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے اسے چاہیے کہ وہ اپنے ماں باپ سے حسن سلوک کرے اور (رشتہ داروں) سے صلہ رحمی اختیار کرے۔

(الترغیب و الترهیب، کتاب البر والصلة، باب ترغیب فی بر الوالدین، ص: 340، ج: 3662، دار الکتاب العربی بیروت)

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ

ترجمہ: حضرت ثوبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک انسان اپنے گناہوں کے سبب رزق سے محروم ہوجاتا ہے دعا کے سوا کوئی عمل تقدیر کو ٹال نہیں سکتا اور عمر میں اضافہ صرف والدین کی خدمت سے ہوسکتا ہے۔

(الترغیب الترھیب، کتاب البر و الصلۃ، باب ترغیب فی بر الوالدین، ص:340، ح:3663، دار الکتاب العربی بیروت)

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، قضا کو صرف دعا ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف والدین کے ساتھ حسن سلوک کی برکت سے ہوتا ہے۔

(الجامع الترمذی، کتاب القدر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء لا یرد القدر إلا الدعاء)

فائدہ: عمر اور رزق دونوں ایسی چیزیں جس میں زیادتی اور برکت کا ہر کوئی خواہش مند ہے، ان حدیث مبارکہ میں واضح ارشاد ہے جو شخص اپنے ماں باپ کی خدمت کرتا اللہ عزوجل اس کے مال اور عمر میں وسعت اور برکت عطا فرما دیتا ہے۔

قرۃ العیون میں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں تمھیں نماز کی اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کی

وصیت کرتا ہوں کیونکہ اس سے عمر میں افزودگی ہوتی ہے قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ بے شک بندے کی عمر اگر تین سال باقی رہ گئی ہو اور وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ اسے تیس سال بنا دیتا ہے اور جو اپنے ماں باپ کیساتھ برا سلوک کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے تیس سال کو تین سالوں یا تین دنوں میں تبدیل کر دیتا ہے اور اہل وعیال اور ان کے عزیز واقارب کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور ان پر ظلم کرنے سے رزق اور عمر میں کمی ہوتی ہے اور اللہ غضب فرماتا ہے۔ اگرچہ اللہ عزوجل قاطع رحم کو دنیا میں سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک مؤخر کر دیتا ہے اور اس کی روح برھوت کے کنویں میں قید کر دیجاتی ہے جو جہنم کے منہ پر ہے اور قیامت تک وہیں رہتی ہے۔

(مترجم قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون،ص:100،مکتبۃ المدینۃ کراچی)

برکت والا دینار

امام طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کے چار بیٹے تھے وہ شخص مریض ہوگیا ایک بیٹے نے دوسرے بھائیوں سے کہا:

"اِمَّا اَنْ تُمَرِّضُوْا اَبَانَا وَلَيْسَ لَكُمْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ شَيْءٌ وَاِمَّا اَنْ اُمَرِّضَهٗ وَلَيْسَ لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ شَيْءٌ"

ترجمہ: اگر تم باپ کی تیمارداری کرو تو تمہارے لئے میراث میں کچھ حصہ نہ ہوگا اور اگر میں والد کی تیمارداری کروں گا تو میرے لئے میراث میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

وہ اس پر راضی ہو گئے کہ تو ہی اس شرط پر تیمارداری کر ہم نہیں کرتے۔ اس نے والد صاحب کی خوب خدمت کی یہاں تک کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ اس نے باپ کی وارثت سے کچھ حصہ نہ لیا، اس نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

اِئْتِ مَکَا نَ کَذَا وَکَذَا تَجِدُ فِیْهِ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَخُذْهَا۔

ترجمہ: فلاں جگہ جاؤ وہاں سے سو دینار سونا لے لو۔

اس نے نیند میں پوچھا:

"بِبَرَکَةٍ اَوْ بِلَا بَرَکَةٍ؟

ترجمہ: اس میں برکت ہو گی یا نہیں؟

جواب ملا: بِلَا بَرَکَةٍ

ترجمہ: ان میں برکت نہیں ہے۔

صبح ہوئی اس نے اپنا خواب اپنی بیوی کو سنایا۔

بیوی نے کہا:

"اِذْهَبْ فَخُذْ هَا فَاِنَّ بَرَکَتَهَا اَنْ تَکْسُوَ نِیْ مِنْهَا وَنَعِیْشُ مِنْهَا فَاَبٰی"

ترجمہ: آپ جا کر وہ دینار لے لیجئے کیونکہ اس کی برکت سے یہ ہوگا کہ تو مجھے لباس پہنائے گا اس کے ساتھ ہم اپنی معیشت درست کریں گے۔

نوجوان نے کہا:

"اٰخُذُ شَیْئًا لَیْسَ فِیْهِ بَرَکَةٌ فَلَمَّا اَمْسٰی اُتِیَ فِیْ مَنَامِهٖ فَقِیْلَ لَهٗ"

ترجمہ: میں ایسی چیز نہیں لوں گا جس میں برکت نہ ہو۔

اگلی صبح ہوئی تو اسے خواب میں کہا گیا:

"اِئْتِ مَکَانَ کَذَا وَ کَذَا فَخُذْ مِنْهُ عَشَرَةَ دِنَانِیْرَ"

ترجمہ: فلاں جگہ جاؤ اور وہاں سے دس دینا لے لو۔

جوان پوچھا: "کیا اس میں برکت ہوگی؟ کہا گیا: "نہیں! ان میں برکت نہیں۔

صبح اس نے خواب بیوی کو سنایا بیوی نے پھر پہلے کی طرح مشورہ دیا لیکن جوان نے انکار کر دیا پھر تیسری رات اس نے خواب میں دیکھا اور اسے کہا گیا:

"اِئْتِ مَکَانَ کَذَا وَ کَذَا فَخُذْ مِنْهُ دِیْنَارًا"

ترجمہ: فلاں جگہ جاؤ اور ایک دینار (اشرفی) لے لو تو جوان نے پھر وہی سوال کیا: "اس میں برکت ہے؟

جواب ملا: نَعَمْ اِذًا۔

ترجمہ: ہاں اس میں برکت ہے۔

نوجوان گیا اور ایک دینار لے آیا اور پھر وہ بازار گیا، وہاں ایک شخص دو مچھلیاں اٹھائے کھڑا تھا اس سے پوچھا: "یہ مچھلیاں کتنے میں بیچو گے؟ اس نے کہا: "ایک دینار میں۔ نوجوان نے ایک دینار دے کر دونوں مچھلیاں خرید لیں وہ انھیں لے کر گھر آ گیا اور ان کا پیٹ چیرا ان میں سے ہر مچھلی کے پیٹ سے ایسا انمول موتی نکلا جیسا لوگوں نے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

بادشاہ نے ایسا موتی خریدنے کے لئے آدمی بھیجے تو وہ موتی صرف اس جوان کے پاس پایا گیا اس جوان نے وہ موتی تیس بوجھ خچر سونے کے بدلے میں بیچ دیا بادشاہ نے جب وہ موتی دیکھا تو کہا یہ اکیلا موتی اچھا نہیں لگے گا، یہ جوڑا ہونا چاہیے پس بادشاہ نے دوسرا موتی تلاش کرنے کا حکم دیا اگر چہ ڈبل قیمت ہی ملے بادشاہ کے خدام اس نوجوان کے پاس آئے اور کہا: ''تمہارے پاس اس جیسا دوسرا موتی ہے ہم تمہیں اس کی ڈبل قیمت دیں گے اس نے کہا واقعی ڈبل قیمت دو گے بادشاہ کے خدام نے کہا: ''ہاں! پس انھوں نے ڈبل قیمت دے کر وہ موتی لے لیا۔

(شعب الایمان، ج: 6، ص: 208، دار الکتب العلمیہ بیروت)

دنیا کی سب سے قیمتی گائے

یہ بہت اہم اور شاندار قرآنی واقعہ ہے اور اسی واقعہ کی وجہ سے اس سورۃ کا نام سورۃ بقرۃ (گائے والی سورۃ) ہے اس کا واقعہ ہے۔ کہ بنی اسرائیل میں ایک بہت ہی صالح اور نیک بزرگ تھے، ان کا ایک ہی بچہ تھا جو نابالغ تھا، ان بزرگ نے وفات کے وقت اپنی بچھیا (گائے کی بچی) کو جنگل میں لے جا کر ایک پہاڑ کے پاس یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ یا اللہ عزوجل! میں اس بچھیا کو اس وقت تک تیری امانت میں دیتا ہوں کہ میرا بچہ بالغ ہو جائے۔ اس کے بعد ان بزرگوں کی وفات ہو گئی اور بچھیا چند دنوں میں بڑھ کر درمیانی عمر کی ہو گئی اور بچہ جوان ہو کر انتہائی نیک اور ماں کا فرمانبردار ہوا، اس نے اپنی رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ میں سوتا

تھا، ایک حصہ میں عبادت کرتا تھا، اور ایک حصہ میں **ماں کی خدمت** کرتا تھا اور روزانہ صبح جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور ایک تہائی رقم راہ خدا عزوجل میں دیتا اور ایک تہائی رقم اپنی ذات صدقہ کرتا اور ایک تہائی **رقم اپنی والدہ** کو دیتا۔

ایک دن لڑکے کی ماں نے کہا: ''اے میرے بیٹے! تمہارے باپ نے ایک بچھیا چھوڑی تھی جس کو انھوں نے فلاں جھاڑی کے پاس چھوڑا تھا اب تم اس جھاڑی کے پاس جا کر یوں دعا مانگو!

''اے حضرت ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق کے رب عزوجل! تو میرے باپ کی سونپی ہوئی امانت مجھے دے دے''۔

اور اس بچھیا کی نشانی یہ ہے کہ وہ پیلے رنگ کی ہے اور اس کا رنگ ایسا ہے گویا کہ اس کے بدن سے سنہری شعاعیں نکل رہی ہیں۔ یہ سن کر لڑکا جھاڑی کے پاس گیا اور دعا مانگی تو وہ گائے فوراً ہی دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی وہ اس کو پکڑ کر گھر لے آیا تو اس کی ماں نے کہا: ''بیٹا تم اس گائے کو بازار لے جاؤ، تین دینار میں فروخت کر دو لیکن جس کسی گاہک کو بھی دینا بغیر میرے مشورے کے مت دینا۔ ان بازار میں گائے کی قیمت تین دینار ہی تھی۔ بازار میں ایک گاہک آیا جو کہ درحقیقت ایک فرشتہ تھا۔ اس نے کہا: ''میں گائے کی قیمت تین دینار سے زیادہ دوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ تم **ماں کے مشورے** کے بغیر مجھے فروخت کر دو۔

لڑکے نے کہا: ''خواہ کتنی ہی قیمت دو مگر میں اس کو **اپنی ماں** سے **مشورہ** کئے

بغیر نہیں بیچوں گا۔ لڑکے نے ماں سے یہ سارا ماجرا بیان کیا تو ماں نے کہا: ''یہ گاہک شاید کوئی فرشتہ ہو تو اے بیٹا! تم اس سے مشورہ کیا تو اس گاہک نے کہا: ''تم ابھی اس گائے کو فروخت نہ کرو۔ آئندہ اس گائے کو موسیٰ علیہ السلام کے لوگ خریدیں گے تم اس گائے کے چمڑے میں سونا بھر کر اس کی قیمت طلب کرنا تو وہ لوگ اتنی ہی قمت دے کر خریدیں گے۔

چنانچہ چند ہی دنوں کے بعد بنی اسرائیل کا ایک آدمی جس کا نام عامیل تھا اس کے چچا کے دونوں لڑکوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی لاش کو ایک ویرانے میں ڈال دیا صبح کو قاتل کی تلاش شروع ہوئی مگر قاتل کا کوئی سراغ نہ ملا تو کچھ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قاتل کا پتہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تم لوگ ایک گائے ذبح کرو اس کی زبان یا ہڈی اس مقتول کو مارو تو وہ زندہ ہو کر تمہیں خود قاتل کا پتہ بتا دے گا۔ یہ سن کر بنی اسرائیل نے گائے کے رنگ اس کی عمر، وغیرہ کے بارے میں بحث و کرید شروع کر دی۔ بہر حال جب وہ اچھی طرح سمجھ گئے کہ کس طرح کی گائے چاہیے تو گائے کی تلاش شروع کر دی۔ یہاں تک کہ اس لڑکے کے پاس پہنچے تو یہ ہو بہو ایسی گائے تھی جیسی ان کو ضرورت تھی چنانچہ ان لوگوں نے گائے کو اس کے چمڑے میں سونا بھر کر خریدا ذبح کر کے اس کی دم یا زبان کو مقتول کے جسم پر مارا تو آدمی بول اٹھا کہ میرا قاتل میرے دونوں بھتیجے ہیں جنہوں نے مال کے لالچ میں مجھے قتل کیا ہے یہ بتا کر وہ مر گیا۔ چنانچہ ان دونوں کو قتل کے قصاص میں قتل کیا گیا

اور مرد صالح کا لڑکا جو اپنی ماں کا فرمانبردار تھا۔ کثیر دولت سے مالا مال ہو گیا۔

(تفسیر صاوی ج 1 ص 85 پ البقرہ 81)

قیامت میں باپ سے حسن سلوک

امام قرطبی رحمۃ اللہ القوی التذکرہ میں نقل فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس کے دونوں میزان کے پلڑے برابر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: ''تو نہ جنتی ہے نہ دوزخی'' اتنے میں ایک فرشتہ ایک صحیفہ لا کر اس کے میزان کے ایک پلڑے میں رکھے گا اس میں والدین کی اُف یعنی صدمے کی آواز کا لکھا ہوگا جو بدی کے پلڑے کو وزنی کر دے گا اس لئے کہ وہ اُف ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں کے مقابلے میں بھاری ہے۔ چنانچہ اس کے لئے جہنم کا فیصلہ ہوگا وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جہنم سے نجات پانے کی درخواست کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا۔

''رُدُّوْہُ'' **ترجمہ:** اس کو واپس لاؤ

پھر اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا:

''اَیُّھَا الْعَبْدُ الْعَقُّ لِاَیِّ شَیْءٍ تَطْلُبُ الرَّدَّ اِلَیَّ؟

ترجمہ: اے والدین کے نافرمان! ''تو کس بنا پر جہنم سے نجات کی درخواست کرتا ہے؟

وہ عرض کرے گا:

اِلٰهِي رَاَيْتُ اَنِّيْ سَائِرٌ اِلَى النَّارِ وَاِذْ لَابُدَّ لِيْ مِنْهَا وَكُنْتُ عَاقًّا لِاَبِيْ وَهُوَ سَائِرٌ اِلَى النَّارِ مِثْلِيْ فَضَعِّفْ عَلَيَّ بِهٖ عَذَابِيْ وَاَنْقِذْهُ مِنْهَا۔

ترجمہ: اے میرے رب عزوجل! میں جہنم میں جانے والا ہوں مجھے وہاں سے چھٹکارہ نہیں، کیونکہ میں والد کا نافرمان تھا اور میں ابھی دیکھ رہا ہوں کہ میرا باپ بھی عنقریب جہنم میں جانے والا ہے لہٰذا میرے باپ کے بدلے میرا عذاب دوگنا کر دیا جائے اور اس کو جہنم سے چھٹکارہ دے دیا جائے۔

اللہ عزوجل فرمائے گا۔

عَقَقْتَهٗ فِي الدُّنْيَا وَ بَرَرْتَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ خُذْ بِيَدِ اَبِيْكَ وَانْطَلِقَا اِلَى الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: دنیا میں تو اس کا نافرمان تھا اور آخرت میں اس کو بچا رہا ہے۔ لہٰذا اپنے باپ کا ہاتھ پکڑو اور دونوں جنت میں چلے جاؤ۔

لہٰذا ہمیں بھی ہر حال میں اطاعت اور خدمت کرنی چاہیے نہ معلوم کس بات پر اللہ تعالیٰ ہماری بخشش فرمادے اور ہمارا کام بن جائے۔

([illegible] 371)

فائدہ:

(۱) جب ماں باپ کو اُف کہنا اتنا بھاری ہے جو دنیا کے پہاڑوں سے زیادہ وزنی ہے تو ماں باپ کی بات نہ ماننا ان کی دل آزاری کرنا، ان کو گھورنا، بلند آواز میں بولنا، سخت الفاظ میں کلام کرنا، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر سخت ہوگا۔

(2) اور جو ماں باپ سے حسن سلوک کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی کس قدر رحمت

ہوتی ہے اور اس کی پچھلی خطائیں معاف فرما دیتا ہے۔

اہل بیت کو وصیت

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اہل بیت کو وصیت فرمائی:

(1) لَا تُشْرِكْ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنْ عُذِّبْتَ، وَإِنْ حُرِّقْتَ،

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تمہیں عذاب دیا جائے اگرچہ تمہیں جلایا جائے۔

(2) وَأَطِعْ رَبَّكَ وَوَالِدَيْكَ، وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَكَ فَاخْرُجْ،

اپنے رب عزوجل کی اور ماں باپ کی اطاعت کروا گرچہ تمہیں ہر چیز چھوڑ کر جانے کا حکم دیں تو نکل جاؤ۔

(3) وَلَا تَتْرُكِ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا، فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ،

جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو کیونکہ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔

(4) إِيَّاكَ وَالْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ،

شراب سے بچو کہ یہ ہر برائی کی چابی۔

(5) إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ، فَإِنَّهَا تُسْخِطُ اللهَ،

گناہ سے اجتناب کرو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

(6)لَا تُنَازِعَنَّ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ لَكَ

اپنے گھر والوں سے کسی معاملے میں جھگڑا نہ کرنا اگرچہ تو دیکھے کہ تو حق پر ہے۔

(7)لَا مَفَرًّا مِنَ الزَّحْفِ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ، وَأَنْتَ فِيهِمْ فَاثْبُتْ،

میدان سے کبھی نہ بھاگنا اگرچہ لوگوں پر موت طاری ہو رہی ہو۔ اور تو ان کے درمیان ثابت قدم رہنا۔

(8)وَأَنْفِقْ عَلَى أَهْلِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْهُمْ، وَأَخِفْهُمْ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ "

اپنے گھر میں گنجائش کے مطابق خرچ کرنا اپنے گھر والوں پر ڈنڈا کبھی نہ اٹھانا اور اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ان پر تخفیف کرنا۔

(شعب الایمان ج: 6 ص: 188 دار الکتب العلمیہ بیروت)

دس چیزوں کی وصیت

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَإِنْ أَمَرَاكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس باتوں کا تاکیدی حکم فرمایا: ''جن میں دو باتیں یہ تھیں:

(1) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا اگرچہ تمھیں قتل کردیا جائے اور جلا دیا جائے۔

(2) اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ کہ وہ تمھیں حکم دیں کہ اپنے بیوی بچے اور مال و جائیداد چھوڑ دو۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23_24)

ماں باپ کی نافرمانی کا انجام

ماؤں کی نافرمانی حرام

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَمَنْعًا وَهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ

ترجمہ: حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کو حرام فرمایا ہے۔ نیز عام ضرورت کی اشیاء نہ دینے پر اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا ہے اس نے تمہاری بے کار گفتگو سوال کی کثرت اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر ج2 ص 844 مطبوعہ مکتبۃ الحسن۔)

سب سے بڑا گناہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ

اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے والدِ محترم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور فرمایئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا: ''خبردار۔ جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی، خبردار جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لگاتار یہ فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے سمجھا آپ سکوت نہیں فرمائیں گے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر ج 2ص 884مطبوعہ مکتبۃ الحسن۔)

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا، یا کسی نے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔

پھر فرمایا: میں تمھیں کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ بتاؤں؟ فرمایا: ''جھوٹی بات یا

فرمایا جھوٹی گواہی، شعبہ نے کہا: "میرا گمان یہی ہے کہ آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی کے متعلق فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر ج 1 ص 984)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوسُ

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا: "کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم۔

([illegible] 1630 [illegible] 6674 [illegible])

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا: "کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹ بولنا۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الکبائر و اکبرھا ج 1 ص 64 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ)

فائدہ: کبیرہ گناہوں کی فہرست طویل ہے مذکورہ احادیث میں ان گناہوں کا ذکر ہے جو بہت بڑے ہیں ان میں شرک کے بعد عقوق الوالدین کا ذکر فرمایا ہے اور عقوق میں بہت عموم ہے ماں باپ کو کسی بھی طرح ستانا قول سے فعل سے ان کو ایذا دینا دل دکھانا نافرمانی کرنا حاجت ہوتے ہوئے ان پر خرچ نہ کرنا، یہ سب عقوق میں شامل

ہیں۔

اور جیسے اللہ عزوجل کے محبوب ترین اعمال میں سے نماز کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل والدین سے حسن سلوک ہے۔ اسی طرح بدترین گناہ شرک ہے جو اسلام ہی سے خارج کر دیتا ہے اس کے بعد سب بڑا گناہ ماں باپ کی نافرمانی ہے اب خود ہی غور کریں کہ ماں باپ کی نافرمانی کتنا بڑا گناہ ہے اور اسلام میں ماں باپ کی کس قدر اہمیت ہے۔

ماں باپ کو گالی دینا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ اَنْ یَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ یَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ قَالَ یَسُبُّ الرَّجُلُ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی اپنے والدین کو کیسے گالی دے سکتا ہے؟ فرمایا: ” آدمی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا کوئی آدمی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر ج 2 ص 883 مطبوعہ مکتبہ الحسن)

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1) والدین کا گالی دینا سخت کبیرہ گناہ ہے۔

(2) کسی کے ماں باپ کو گالی نہیں دی لیکن چونکہ کسی دوسرے سے گالی دلوانے کا سبب بن گیا، اگر یہ دوسرے کی ماں باپ کو گالی نہ دیتا، تو وہ اس کے ماں باپ کو گالی نہ دیتا۔

(3) جو شخص اپنے ماں باپ کو خود اپنی زبان سے گالی دے وہ اس سے بھی بڑے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوا۔

ماں باپ کو گالی دینے والے پر اللہ عزوجل کی لعنت

عَنْ أَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً إِلَّا مَا كَانَ فِی قِرَابِ سَیْفِی هَذَا قَالَ فَأَخْرَجَ صَحِیفَةً فِیهَا مَكْتُوبٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْهِ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَی مُحْدِثًا

ترجمہ: حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ''کیا کوئی چیز ایسی ہے کہ جس کیساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خاص کیا ہو کہ وہ چیز سب لوگوں کو نہ دی گئی ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کوئی ایسی چیز نہیں جس کیساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خاص کیا ہو سوائے

اس کے جو میری تلوار کے نیام میں ہے۔ ایک نوشتہ نکالا جس پہ یہ لکھا ہوا تھا۔ جو غیر اللہ عزوجل کیلئے ذبح کرے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو، جو زمین کی نشانی مٹائے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو، جو ماں باپ کو گالی دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو، جو دین میں نئی بات نکالے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

(زواجر جلد دوم 17)

فائدہ: اس حدیث مبارکہ میں چند لوگوں پر لعنت کی گئی۔

(1) جو غیر اللہ عزوجل کیلئے ذبح کرے جیسے بت پرست بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔

(2) ایسے لوگ جو زمین کی نشانی چراتے ہیں۔

زمینوں کے درمیان جو تقسیم کی علامت ہوتی اس کو جو چوری سے بدل دیتے ہیں۔

(3) جو ماں باپ کو گالی دے۔

ظاہر ہے جب قرآن نے ماں باپ کو اف تک کہنے کی اجازت نہیں دی تو گالی تو بہت سخت ہے۔ یہ حدیث کتاب الکبائر، تفسیر در منثور میں مستدرک کے حوالہ سے ان الفاظ سے نقل ہے۔ لعن اللہ العاق لوالدیہ۔ یعنی جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے یا ان کو ستائے اللہ عزوجل کی اس پر لعنت ہو۔

مزید چند روایتیں پڑھیے اور عبرت حاصل کیجئے۔

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ أَقْوَامًا فِي النَّارِ مُعَلَّقِينَ فِي جُذُوعٍ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ ؟ قَالَ الَّذِينَ يَشْتُمُونَ آبَاءَهُمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا،

ترجمہ: شب معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے، میں نے پوچھا: 'اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا اپنے ماں باپ کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:2، ص:139، دار المعرفۃ بیروت)

آگ کی بارش

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنَّهُ مَنْ شَتَمَ وَالِدَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي قَبْرِهِ جَمْرٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ كُلِّ قَطْرٍ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

ترجمہ: جس نے ماں باپ کو گالی دی اس کی قبر پر اتنے قطرے گریں گے جتنے (بارش کے) قطرے زمین پر گرتے ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:2، ص:139، دار المعرفۃ بیروت)

قبر کا دباؤ

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''أَنَّهُ إِذَا دُفِنَ عَاقُّ وَالِدَيْهِ عَصَرَهُ الْقَبْرُ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ

ترجمہ: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر اس کو اتنا دباتی ہے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتیں ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ج:2، ص:139، دار المعرفۃ بیروت)

تین شخص جن پر جنت حرام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"

ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَ الْعَاقُّ وَالدَّيُّوْثُ الَّذِىْ يُقِرُّ الْخَبَثَ فِىْ اَهْلِهٖ۔

یعنی تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے (1) ہمیشہ کا شراب نوش (2) والدین کا نافرمان (3) اور وہ جو دیوث جو اپنی بیوی کے متعلق (بے غیرتی سے) زنا کا اقرار کرتا ہو۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الجزء الخمسۃ، ص:443، ح:3688، دار الکتاب العربی بیروت)

جنت میں داخل نہ ہوگا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَّلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَّلَا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ"

"ماں باپ کا نافرمان، ہمیشہ شراب پینے والا، اور تقدیر کو جھٹلانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23_24)

جنت کی خوشبو نہیں سونگھے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یُرَاحُ رِیحُ الْجَنَّةِ مِنْ مَسِیرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ، وَلَا یَجِدُ رِیحَهَا مَنَّانٌ بِعَمَلِهِ ، وَلَا عَاقٌّ ، وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ"

یعنی جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جائے گی، نیکی کر کے جتانے والا ماں باپ کا نافرمان اور عادی شرابی جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

(الترغیب و الترھیب، کتاب:البر و الصلۃ، ص:443، ح:3688، دارالکتاب العربی بیروت)

جہنم میں ابلیس (شیطان) کا پڑوسی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ماں باپ کے نافرمان اور ابلیس کے درمیان جہنم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا"

(قرۃ العیون)

ماں باپ کے نافرمان کا عذاب

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ القوی قرۃ العیون میں نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے کوئی شے اس قدر غمگین نہ کرے گی جس قدر ماں باپ کے نافرمانوں کا عذاب رنج و محن میں ڈالے گا میں جنت میں ہونگا اور وہاں ان کی مار اور عذاب سے چیخوں کی

آواز سنوں گا تو میرے دل میں ان کی شفقت بھر آئے گی میں عرش کے نیچے سجدہ کروں گا اور ان کیلئے شفاعت کروں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو اٹھایئے! میں ماں باپ کے نافرمانوں کو اس وقت تک جہنم سے نہ نکالوں گا جب تک کہ ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آجاؤں گا اور ان سے توجہ ہٹالوں گا۔ میں واپس آکر دوبارہ انکی چیخ و پکار اور رونا سنوں گا تو دوبارہ عرش کے نیچے سجدہ کروں گا۔

اللہ عزوجل فرمائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا سر اٹھایئے جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا کروں گا لیکن ماں باپ کے نافرمانوں کے سوا، کیوں کہ ان کو جہنم سے نہیں نکالا جائے گا جب تک ان کے ماں باپ ان سے راضی نہ ہو جائیں پھر اپنی جگہ لوٹ آؤں گا اور مجھے بھلا دیئے جائیں گے میں ایک دفعہ پھر اس طرف آؤں گا اور ان کی آہ زاری اور رونا سن کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کروں گا۔

اے اللہ عزوجل! (داروغہ جہنم) مالک علیہ السلام کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کا دروازہ کھولے تاکہ میں ان کے عذاب کا حال دیکھ سکوں، کیونکہ میں ان کی بہت زیادہ آہ وبکا سن رہا ہوں۔

اللہ عزوجل فرمائے گا میں مالک (داروغہ جہنم) کو اس کا حکم دے چکا ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''میں داروغہ جہنم مالک علیہ السلام کے پاس جاؤں گا وہ

میرے لئے دروازہ کھولدیں گے میں دیکھوں گا بہت سے لوگ آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہیں اور عذاب کے فرشتے ان کی رانوں اور پیٹھو پر آگ کے کوڑے مار رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو انہیں ڈس رہے ہیں میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں رو پڑوں گا اور تیسری مرتبہ عرش کے نیچے سجدہ کروں گا۔

اللہ عزوجل فرمائے گا: "یہ نافرمان، ماں باپ کی رضامندی کے بغیر جہنم سے نہیں نکل سکتے۔

تو میں عرض کروں گا: "یا اللہ عزوجل انکے ماں باپ کہاں ہیں؟

اللہ عزوجل فرمائیگا: "جنت میں اپنے ٹھکانے میں ہیں ان میں سے بعض مقام اعراف (جنت اور جہنم کے درمیان ایک مقام) میں ہیں اور بعض جنت الماوٰی میں ہیں اور بعض ان کے علاوہ دوسری جگہوں میں ہیں۔

پھر میں عرض کروں گا: "اے میرے مالک و مولیٰ عزوجل! مجھے ان کے جنتی ماں باپ کی پہچان عطا فرما، تو اللہ عزوجل مجھے پہچان عطا فرمائے گا تو میں ان کے پاس جا کر کہوں گا کاش تم اپنی اولاد کو دیکھتے جن پر عذاب کے فرشتے ہیں اور انھیں عذاب دے رہے ہیں۔ مجھے ان کے چیخنے، چلانے نے غم میں مبتلا کر دیا ہے۔

یہ سن کر ان کے والدین ان تکالیف کو یاد کریں گے جو ان کی اولاد کی طرف سے ان کو دنیا میں پہنچی ایک ماں کہے گی: "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو عذاب میں رہنے

دیجئے اس نے میری اہانت کی اور میرا دل پاش پاش کیا ہے اس کے پاس مال ودولت کی کمی نہ تھی لیکن میں رات بھوکی گزارا کرتی تھی میرے پاس پہننے کیلئے کپڑے نہیں تھے اوراس کی بیوی توزرق برق لباس پہنتی تھی۔

ان میں سے دوسرا کہے گا: ''اس کوعذاب میں ہی رہنے دیجئے۔اس لیے کہ میں اگر ان کے اصلاح اعمال کے لیے کوئی بات کرتا تھا تو یہ مجھے مارتا تھا اور مجھے گھر سے نکال دیتا تھا، وہ ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتا رہا تھا۔

الغرض! دنیا میں جو بیتا اس کی رنجش ان کے دلوں میں باقی رہے گی۔

میں ان سے کہوں گا: '' دنیا تو گزر چکی ہے اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا، اب انہیں معاف کردو میں نے تمہارے پاس قدم رنجا فرما کر تمہیں عزت دی ہے لہٰذا تم ان سے درگزر کرو۔

اللہ عزوجل فرمائے گا: '' اے میرے محبوب! اے محمد ﷺ! آپ ان کیلئے مشقت نہ اٹھائیں، میری عزت وجلال کی قسم! میں والدین کی دلی رضا مندی کے بغیر ان کی اولاد کو جہنم سے نہیں نکالوں گا۔

تو میں عرض کروں گا: '' اے میرے ربّ عزوجل! ان کے والدین کو حکم دے کہ وہ میرے ساتھ چل کر اپنی اولاد کا عذاب دیکھیں امید ہے کہ انہیں ان پر رحم آجائے گا۔تو اللہ عزوجل انہیں میرے ساتھ چلنے کا حکم فرمائے گا تو وہ جہنم کی طرف آئیں گے اور داروغہ جہنم مالک علیہ السلام ان کیلئے جہنم کا دروازہ کھول دیں گے،

جب وہ اپنی اولاد اور ان کے عذاب کی طرف دیکھیں گے تو وہ رو پڑیں گے اورعرض کریں گے: ''اللہ عزوجل کی قسم ! ہمیں معلوم نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں والدین میں سے ہر ایک اپنی اولاد کیلئے چیخ وپکار کرے گا اور جب اولاد اپنے والدین کے رونے کی آواز سنے گی تو ہر ایک رو رو کر اپنی ماں سے کہنے لگے گا۔

اے میری ماں ! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اور عذاب نے مجھے ہلاک کر دیا ہے۔

اے میری ماں ! تم تو کبھی پسند نہیں کرتی تھی کہ میں دھوپ میں بیٹھوں یا ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہوں یا مجھے کانٹا چبھ جائے۔

اے میری ماں ! اب تم میری تکلیف کو کیسے سن کر اس پر صبر کر لیا کیا تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کروگی؟

یہ سن کر ان کے ماں باپ سب رونے لگیں گے اور عرض کریں گے۔ اے ہم سے محبت کرنے والے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے لیے شفاعت کیجئے۔

اللہ عزوجل ان کے والدین سے فرمائے گا: ''چونکہ میں نے ان پر غضب تمہاری وجہ سے کیا لہٰذا تمہاری ہی سفارش سے ان کو جہنم سے نکالوں گا۔

وہ عرض کریں گے اے ہمارے معبود عزوجل ! اے ہمارے مالک ! عزوجل ! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل واحسان فرما۔

اللہ عزوجل والدین سے فرمائے گا: ''کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟

وہ عرض کریں گے: ''جی ہاں! اللہ عزوجل فرمائیگا: ''جس کے والدین اسے نکالنے پر راضی ہو گئے ہیں اس کو جہنم سے نکال دو، جس کے والدین کا یہ مطالبہ نہیں اس کو جہنم میں ہی رہنے دو یہاں تک کہ میں ان کے بارے میں جو چاہوں فیصلہ سنا دوں۔ داروغہ جہنم مالک علیہ السلام انہیں اس حال میں نکالیں گے کہ وہ جل کر کوئلہ ہو چکے ہونگے۔ پھر ان پر ''نہر حیات'' کا پانی بہایا جائے گا جس کی وجہ سے ان کے جسموں پر گوشت اور بال اگ آئیں گے پھر وہ اپنے والدین کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مترجم قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون، ص:96، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

ماں باپ کے نافرمان سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا

حضرت سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''من العباد عباد لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولا يطهرهم قيل: من أولئك يا رسول الله؟ قال: المتبرء من والديه رغبة عنهما، والمتبرء من ولده، ورجل أنعم عليه قوم فكفر نعمتهم وتبرأ منهم.

اللہ عزوجل کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ اللہ ان سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کو پاک اور صاف کرے گا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ''اپنے ماں باپ سے برأت کا اظہار کرنے والے، اپنی اولاد سے برأت کا اظہار کرنے والے، وہ شخص جس پر کسی قوم نے احسان کیا پھر اس نے ان کی نعمتوں کی ناشکری کی اور ان سے بری ہو گئے۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23۔24 شعب الایمان ج 6 ص 197)

اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ :اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَ مُدْمِنُ الْخَمرِ، وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ .وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ :اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ ، وَالدَّيُّوثُ ، والرَّجُلَةُ

ترجمہ: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔(1)والدین کا نافرمان (2) ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا (3)احسان جتانے والا۔

تین وہ ہیں جو جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے۔(1)والدین کا نافرمان (2)دیوث (3)مردانہ چال ڈھال دکھانے والی عورت

(الترغیب والترھیب، کتاب:البرّ والصلۃ، ص:442، ح:3685، دارالکتاب العربی بیروت)

سب سے سخت عذاب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، والْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ "

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:'' قیامت کے روز سب سے سخت عذاب میں وہ مبتلا ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا کسی

نبی نے اسے قتل کیا یا جس نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کیا اور تصویر بنانے والے اور وہ عالم جس کے علم سے نفع نہ اٹھایا گیا۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23۔24 شعب الایمان ج6ص 197)

ماں کے قاتل کا انجام

حضرت سیدنا جعفر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ایک دفعہ حج کے موسم میں میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کی اتنی کثرت تھی کہ انہیں دیکھ کر تعجب ہوتا تھا، میرے دل میں یہ خواہش ابھری کہ کاش! کسی طرح مجھے معلوم ہو جائے کہ ان لوگوں میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کون مقبول ہے تاکہ میں اس کو مبارک باد دوں اور جس کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ یہ مردود ہے اس کا حج اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں اس کو نیکی کی دعوت دوں اور اس کیلئے دعا کروں۔

جب رات کو میں سویا تو کسی کہنے والے نے کہا: اے مالک بن دینار! تو حاجیوں اور عمرہ کرنے والو کے بارے میں فکر مند ہے، تو سن! اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت، سفید و سیاہ رنگت والے عربی و عجمی، الغرض! ہر حج و عمرہ کرنے والے کو بخش دیا ہے، لیکن ایک شخص کی بخشش نہیں کی گئی اللہ عزوجل کو اس پر شخص پر بہت غصہ ہے اللہ عزوجل اس سے ناراض ہے اس کا حج قبول نہیں کیا گیا بلکہ اس کے منہ پر مار دیا گیا ہے۔

حضرت مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں اس خواب کے بعد

میری جو حالت ہوئی اسے اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ میں نے یہ گمان کرلیا کہ وہ مغضوب شخص میں ہی ہوں۔ اور اللہ عزوجل مجھ سے ناراض ہے، میں بہت پریشان رہا۔ سارا دن اسی غم اور فکر میں گزر گیا پھر دوسری رات تھوڑی دیر کیلئے میری آنکھ لگی تو پھر مجھے اسی طرح کا خواب نظر آیا اور ایسی ہی غیبی آواز سنائی دی پھر کہا گیا: اے مالک بن دینار! تو وہ نہیں جس کا ذکر کیا جا رہا ہے بلکہ وہ تو خراسان کا ایک شخص ہے جو بلخ شہر میں رہتا ہے اسکا نام **محمد بن ہرون بلخی** ہے۔ اللہ عزوجل اس سے شدید ناراض ہے اس کا حج مردود ہے اور اسکے منہ پر مار دیا گیا ہے۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں میں صبح خراسان سے آئے ہوئے حاجیوں کے قافلے میں گیا، انہیں سلام کیا: اور ان سے پوچھا: کیا تم میں بلخ شہر کے حاجی موجود ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں ہم میں بلخ شہر کے کئی حاجی موجود ہیں میں نے پوچھا کیا تم میں کوئی محمد بن ہرون بلخی ہے؟ انہوں نے کہا: مرحبا اس نیک شخص کو کون نہیں جانتا، اس سے بڑھ کر زاہد و عابد پورے خراسان میں کوئی نہیں۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں کی زبانی اس کی تعریف سن کر بڑا تعجب ہوا کیونکہ خواب میں معاملہ اس کے برعکس تھا، بہر حال میں نے ان سے پوچھا: ''اس وقت وہ کہاں ہوگا؟ لوگوں نے کہا: ''وہ چالیس سال سے مسلسل روزے رکھ رہا ہے اور ساری ساری رات عبادت میں گزار دیتا ہے، اگر تم اسے تلاش کرنا چاہتے ہو تو تم اسے مکہ مکرمہ کے کسی ٹوٹے پھوٹے

مکان میں تلاش کرو وہ ایسی ہی جگہوں میں قیام کرتا ہے۔"

ان لوگوں سے معلومات حاصل کر کے میں مکہ شریف کے ویران علاقے کی طرف گیا اور اس ابن ہرون کو ڈھونڈنے لگا۔ بالآخر ایک دیوار کے پیچھے میں نے ایک شخص کو دیکھا میں نے جان لیا کہ یہی ابن ہرون ہے اس کی حالت یہ تھی کہ اس کا سیدھا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ اور اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کر کے زنجیر ڈال دی گئی تھی۔ ابن ہرون نے اپنے کٹے ہوئے ہاتھ کو زنجیر کی مدد سے گردن سے لٹکایا ہوا تھا، اسی طرح اس نے اپنے پاؤں میں بھی بیڑیاں ڈال رکھی تھیں اور مشغولِ عبادت تھا جب اس نے میرے قدموں کی آہٹ سنی تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: "اے اللہ عزوجل کے بندے! تو کون ہے؟ اور کہاں سے آیا ہے؟ میں نے کہا: "میرا نام مالک بن دینار ہے اور میں بصرہ کا رہنے والا ہوں اس نے کہا اچھا تم وہی مالک بن دینار ہو جس کی علمیت اور زہد و تقویٰ کی شہرت پورے عراق میں ہے۔ میں نے کہا: عالم تو اللہ عزوجل کی ذات ہے اور زاہد و عابد تو حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ المجید ہیں وہ اگر چاہیں تو عیش و عشرت کی زندگی گزار سکتے ہیں۔ لیکن بادشاہت کے باوجود انہوں نے زہد و تقویٰ اختیار کیا۔ اور دنیا سے بے رغبتی ان کے اندر بدرجہ اتم پائی جاتی ہے ہمیں تو دنیاوی نعمتیں میسر ہی نہیں اس لئے ان سے دور ہیں۔"

اس نے مجھ سے کہا: "اے مالک بن دینار! تم میرے پاس کس لئے آئے ہو؟ اگر تم نے میرے بارے میں کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرو! میں نے کہا: "مجھے

تمہارے سامنے وہ خواب بیان کرتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے تو وہ کہنے لگا:''

اے مالک بن دینار! تم نے جو دیکھا ہے بیان کرو اور مجھ سے شرم نہ کرو۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں۔ بالآخر میں نے اسے اپنا خواب سنایا: خواب سن کر وہ کافی دیر تک روتا رہا پھر کہنے لگا: اے مالک بن دینار! مسلسل چالیس سال سے حج کے موقع پر میرے بارے میں اسی طرح کا خواب کسی نیک وزاہد بندے کو دکھایا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ میں جہنمی ہوں۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر میں نے اس سے پوچھا: کیا تیرے اور اللہ عزوجل کے درمیان کوئی بہت بڑا گناہ حائل ہے؟ اس نے کہا:'' ہاں میرا گناہ زمین وآسمان اور عرش وکرسی سے بھی بڑا ہے، میں نے کہا:'' مجھے تم اپنا گناہ بتاؤ تاکہ میں لوگوں کو اس کے ارتکاب سے بچاؤں اور انہیں اس گناہ سے ڈراؤں جس کی سزا تم بھگت رہے ہو۔

تو وہ کہنے لگا: اے مالک بن دینار! میں شراب کا عادی تھا اور ہر وقت شراب کے نشے میں مدہوش رہتا۔ ایک مرتبہ میں اپنے ایک شرابی دوست کے پاس گیا میں نے وہاں خوب شراب پی پھر جب مجھے نشہ طاری ہونے لگا اور میری عقل پر پردہ پڑ گیا تو میں نشے کی حالت میں گرتا پڑتا اپنے گھر پہنچا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میری زوجہ نے دروازہ کھولا۔ میں گھر میں داخل ہوا تو میری ماں تنور جلا کر لکڑیاں ڈال رہی تھی اور اس میں خوب آگ بھڑک رہی تھی۔

جب میری ماں نے مجھے نشے کی حالت میں دیکھا تو میری طرف آئی میں لڑکھڑا کر گرنے لگا اور اس نے مجھے تھام لیا اور کہنے لگی آج شعبان المعظم کی آخری رات ہے اور رمضان المبارک کی پہلی رات شروع ہونے والی ہے لوگ صبح روزہ رکھیں گے اور تو صبح اس حال میں کرے گا کہ نشے میں ہوگا کیا تجھے اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں؟ یہ سن کر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے ایک گھونسا اپنی والدہ کے سینے پر مارا اور اسے اٹھا کر جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا۔ میں اس وقت نشے میں تھا اور میرے ہوش وحواس بحال نہ تھے جب میری زوجہ نے یہ دردناک منظر دیکھا تو اس نے دھکیل کر مجھے ایک کوٹھری میں بند کر دیا اور باہر سے کنڈی لگا دی تا کہ پڑوسی میری آواز نہ سن سکیں اور انہیں معاملے کی خبر نہ ہو۔

میں اسی طرح نشے کی حالت میں پڑا رہا۔ جب رات کافی گزر گئی تو مجھے ہوش آیا اب میرا نشہ دور ہو چکا تھا۔ میں نے اپنی زوجہ کو آواز دی کہ دروازہ کھولو۔ اس نے بڑے سخت لہجے میں جواب دیا میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔ میں نے کہا: ''تم مجھ اتنی ناراض کیوں ہو؟ آخر میں نے ایسی کون سی خطا کی ہے؟ اس نے کہا تم نے اتنی بڑی خطا کی ہے کہ تم اس لائق ہی نہیں کہ تم سے رحم کیا جائے۔

میں نے کہا: '' آخر بات کیا ہے؟ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ میں نے کیا بری حرکت کی ہے؟ میری زوجہ نے کہا: '' تم نے اپنی ماں کو قتل کر دیا ہے اور اسے جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا ہے اور اب وہ جل کر کوئلہ بن چکی ہے۔ جب میں نے یہ بات

سنی تو مجھ سے نہ رہا گیا اور میں نے دروازہ اکھاڑ پھینکا اور تنور کی طرف لپکا جب تنور کی طرف دیکھا تو میری ماں جل کر کوئلہ ہو چکی تھی۔ میں یہ حالت دیکھ بہت افسردہ ہوا اور الٹے قدموں ٹوٹے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا اپنا ہاتھ چوکھٹ پر رکھا اور اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا جس سے میں نے اپنی ماں کو گھونسا مارا تھا۔ پھر میں نے لوہا گرم کر کے اس ہاتھ کی ہڈی میں سوراخ کیا اور اس میں زنجیر ڈال کر گلے میں لٹکا لیا پھر اپنے دونوں پاؤں میں بیڑیاں ڈال لیں۔ اس وقت میری ملکیت میں آٹھ ہزار دینار تھے وہ سب کے سب میں نے غروبِ آفتاب سے قبل صدقہ کر دیئے۔ 26 لونڈیاں اور 23 غلام آزاد کئے اور تمام جائداد اللہ عزوجل کے نام وقف کر دی۔

اب چالیس سال سے میری یہ حالت ہے کہ دن میں روزہ رکھتا ہوں اور ساری ساری رات اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہوں اور چالیس دن کے بعد کھانا کھاتا ہوں صرف افطاری کے وقت تھوڑا سا پانی اور کوئی معمولی سی چیز کھا لیتا ہوں۔ میں ہر سال حج کرنے آتا ہوں اور ہر سال میرے متعلق کسی عالم و زاہد کو ایسا ہی خواب دیکھایا جاتا ہے جیسا آپ کو دیکھایا گیا، یہ ہے میری ساری داستان عبرت نشان۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں یہ سن کر میں اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور کہا: اے منحوس انسان! قریب ہے کہ جو آگ تجھ پر نازل ہونے والی ہے وہ ساری زمین کو جلا دے۔ پھر میں وہاں سے ایک طرف ہو گیا اور ایک جگہ چھپ گیا تا کہ وہ مجھے نہ دیکھ سکے جب اس نے محسوس کیا کہ میں

جاچکا ہوں تو اس نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور اللہ عزوجل سے اس طرح مناجات کرنے لگا: اے غموں اور مصیبتوں کو دور کرنے والے اور پریشان حال لوگوں کی دعائیں قبول کرنیوالے! اے میری امیدوں کی لاج رکھنے والے! اے گہرے سمندروں کو پیدا کرنے والے! اے میرے پاک پروردگار عزوجل اے وہ ذات جس کے دست قدرت میں تمام بھلائیاں ہیں! میں تیری رضا چاہتا ہوں اور تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں تو اپنے عفوو کرم کے صدقے مجھے عذاب سے محفوظ رکھ اور مجھے اپنی ناراضگی سے بچا۔ اے میرے پروردگار عزوجل میں کما حقہ تیری تعریف نہیں کرسکتا تو ایسا ہی ہے جیسا تو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی۔ اے میرے رحیم وکریم پروردگار عزوجل! تو میری امیدوں کی لاج رکھ لے بے شک میں تجھ سے تیری رحمت کا طالب ہوں مجھے یقین ہے کہ تو میری دعا رد نہیں فرمائے گا میں صرف تجھ سے ہی دعا کرتا ہوں۔ اے اللہ عزوجل! میری موت سے پہلے مجھے اپنی رضا کا مژدہ سنادے مجھے اپنے عفوو کرم کی ایک جھلک دکھادے۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں۔ کہ اس کی رقت انگیز مناجات سن کر میں اپنی منزل پر لوٹ آیا۔ پھر جب رات کو نیند آئی تو دل کی آنکھ کھل گئی۔ مجھے پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے مالک بن دینار! تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے عفوو کرم سے مایوس مت کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ محمد بن ہرون کے افعال سے باخبر

ہے اور اللہ عزوجل نے اس کی دعا قبول فرما کر اس کی لغزشوں اور خطاؤں کو معاف فرمادیا ہے اور صبح اس کے پاس جانا اور اس سے کہنا کہ بے شک اللہ عزوجل بروز قیامت میدان محشر میں تمام اولین وآخرین کو جمع فرمائیگا اگر کسی سینگ والے جانور نے بغیر سینگ والے جانور کو مارا ہوگا تو اس کا بدلہ دلوائے گا اور ذرے ذرے کا حساب لے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں ذرے ذرے کا حساب لوں گا اور اگر کسی نے ذرہ بھی ظلم کیا ہوگا تو مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلوائے گا۔ اے بن ہرون کل بروز قیامت اللہ عزوجل تجھے اور تیری ماں کو جمع کرے گا اور تیرے بارے میں فیصلہ ہوگا فرشتے تجھے مضبوط زنجیروں میں جکڑ کر جہنم کی طرف دھکیل دیں گے پھر تو دنیوی تین دن اور تین رات کے برابر جہنم کی آگ کا مزہ چکھے گا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے اوپر یہ بات لازم کرلی ہے کہ میرا جو بندہ بھی ناحق قتل کرے گا یا شراب پیئے گا میں اسے جہنم کی آگ کا مزہ ضرور چکھاؤں گا اگرچہ وہ کیسا ہی برگزدہ کیوں نہ ہو۔ اے ابن ہرون! پھر اللہ تعالیٰ تیری ماں کے دل میں تیری لیئے رحم ڈالے گا اور اس کے دل میں یہ بات ڈال دے گا کہ وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے کہ: اے اللہ عزوجل! تو میرے بیٹے کو بخش دے پھر اللہ عزوجل تجھے تیری ماں کے حوالے کردے گا تیری ماں تیرا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گی۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں جب صبح ہوئی تو

میں فوراً ابن ہرون کے پاس گیا اور اس کو بشارت دی کہ آج رات مجھے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تیرے بارے میں اس طرح بتایا ہے پھر میں نے اسے اپنا سارا خواب سنایا اللہ عزوجل کی قسم! میرا خواب سن کر وہ جھوم اٹھا اس کی روح اس کے تن سے ایسے جدا ہوئی جیسے پتھر پر پانی ڈالیں تو وہ آسانی سے نیچے کی جانب چلا جاتا ہے پھر اس کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا گیا اور میں نے اس کے جنازے میں شرکت کی۔

(مترجم عیون الحکایات للابن جوزی، ج:1، ص:218، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اعمال فائدہ نہیں دیتے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْفَعُ مَعَهُنَّ عَمَلٌ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ۔

ترجمہ: تین اعمال ایسے ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے نیک اعمال فائدہ نہیں دیتے۔

(1) اللہ کے ساتھ شرک (2) ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا (3) میدان جہاد سے بھاگنا جانا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلہ، ص:443، ح:3689، دار الکتاب العربی بیروت)

فرض اور نفل عبادت مردود

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنهُمْ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا عَاقٌّ وَمَنَّانٌ وَمُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ ۔

ترجمہ: تین شخص ایسے ہیں اللہ عزوجل نہ ان کے نفل قبول فرماتا ہے نہ فرض (1)والدین کا نافرمان (2)احسان جتانے والا (3)اور تقدیر کو جھٹلانے والا۔

(الترغیب والترهیب ، کتاب البر و الصلة، ص:443، ج:3688،دار الکتاب العربی بیروت)

اعمال کی قبولیت کا دارومدار

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ وَأَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَنَصَبَ إِصْبَعَيْهِ مَا لَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں، پانچ وقت کی نماز ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، زکوٰۃ ادا کروں، بیت اللہ کا حج کروں تو میرے لئے کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ان اعمال پر مرا وہ (قیامت کے دن) انبیاء، اولیاء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا جیسے یہ انگلیاں ہیں بشرطیکہ ماں باپ کا نافرمان نہ ہو۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، ص:443، ح:3691، دار الکتاب العربی بیروت)

اللہ تعالیٰ غضبناک ہوگا

حضرت ابواللیث سمرقندی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''والدین کا نافرمان اگر روزہ رکھے اور نماز پڑھے یہاں تک کہ اس میں منفرد کی مانند ہو جائے مگر وہ اس حال میں مرے صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس کے ماں باپ اس سے ناراض ہوں تو اللہ عزوجل سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر شدید غضبناک ہوگا۔

(مترجم، قرۃ العیون و مفرح القلب المحزون، ص:95، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

غور فرمایئے! اللہ تعالیٰ کی کس قدر ناراضگی کا اظہار ہے کہ بندہ عمل صالح کرے بھی اور اسکے عمل ضائع ہو جائیں جیسا کہ آج کل سننے کو بھی ملتا ہے کہ ہمیں ایمان کی حلاوت حاصل نہیں ہے، نماز میں سجدے کی لذت حاصل نہیں ہوتی رمضان کا روزہ رکھتے ہیں مگر روحانیت حاصل نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، مگر رزق میں برکت نہیں ہوتی، حالانکہ کثیر آیات مبارکہ اور احادیث طیبہ میں ان کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ تو پھر ہمیں غور کرنا چاہئے، کہیں ہم ماں باپ کی نافرمانی تو نہیں کرتے۔ ماں باپ کی بات کو سنی ان سنی نہ کر دیتے ہوں یا معاذ اللہ عزوجل ڈانٹ دیتے ہوں یا ان کا دل دکھاتے ہوں جسکے سبب اعمال بے فائدہ ہو گئے ہوں۔

ماں باپ کے نافرمان کو دنیا میں سزا

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنهَا مَا شَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُقُوقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ

ترجمہ: سب گناہوں کی سزائیں سے جس سزا کو اللہ چاہتا ہے قیامت تک مؤخر فرما دیتا ہے لیکن ماں باپ کے نافرمان کو مرنے سے پہلے ہی اس کی زندگی میں سزا دے دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب ، کتاب البر والصلۃ،ص:443،ح:3694،دار الکتاب العربی بیروت)

جان کنی کی سختی

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ ایک آدمی آکر عرض کرنے لگا: ''ایک نوجوان عالم برزخ میں ہے اسے کہا جاتا ہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھ مگر نہیں پڑھ سکتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کان یُصَلِّی؟ یعنی کیا وہ نماز پڑھتا تھا؟

آنے والے نے عرض کیا: ''نَعَم یعنی جی ہاں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر چل دیئے ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: قُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، یعنی لا الہ الا اللہ کہو۔

اس نے عرض کیا: لَآ اَسْتَطِیْعُ، یعنی میں نہیں کہہ سکتا۔

فرمایا لِمَا؟ یعنی کیا وجہ ہے؟

کسی نے عرض کیا: کَانَ یَعُقُّ وَالِدَتَہٗ ۔ یعنی یہ اپنی ماں کی نافرمانی کرتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اَحَیَّۃٌ وَالِدَہٗ؟ یعنی کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟

لوگوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اُسے بلاؤ! والدہ کو بلایا گیا وہ حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''هٰذَا ابْنُكِ؟ یعنی یہ تمہارا بیٹا ہے؟

عرض کیا: نَعَمْ، جی ہاں۔

ارشاد فرمایا: اَرَاَيْتَ لَوْ اَجَّجَتْ نَارٌ ضَخْمَةٌ فَقِيْلَ لَكِ اِنْ شَفَعْتِ لَهُ خَلَّيْنَا عَنْهُ وَاِلَّا حَرَقْنَاهُ بِهٰذِهِ النَّارِ اَكُنْتِ تَشْفَعِيْنَ لَهُ

یعنی تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر بہت بڑی آگ بھڑکائی جائے اور تمہیں کہا جائے کہ تم اگر اس کی سفارش کرو تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں ورنہ اسے آگ میں جلائیں گے تو کیا تم اس کی سفارش کروگی؟ (یا جل جانے دوگی)

ماں نے عرض کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا اَشْفَعُ لَهُ،

یعنی یارسول اللہ ﷺ تب تو میں اس کی سفارش کروں گی۔

ارشاد فرمایا: فَأَشْهِدِى اللّٰهَ وَاشْهِدِيْنِى قَدْ رَضِيْتِ عَنْهُ

پھر اللہ عزوجل کو اور مجھے گواہ بنا کر کہو کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو۔

ماں نے عرض کیا: اَللّٰهُمَّ اِنِّى اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ اَنِّى قَدْ رَضِيْتُ عَنِ ابْنِى۔

یعنی یا اللہ عزوجل میں تجھے اور تیرے رسول ﷺ کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں۔

اب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اس نوجوان سے فرمایا:

اے لڑکے کہو! لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا الـلّٰـــهُ وَحْـدَهٗ لَاشَـرِيْكَ لَـــهٗ وَاَشْهَـــدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

نوجوان نے یہ الفاظ کہہ دیئے

اللہ عزوجل کے رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَنْقَذَهٗ بِىْ مِنَ النَّارِ۔

یعنی سب تعریفیں اس اللہ عزوجل کیلئے جس نے میرے وسیلہ سے اس نوجوان کو دوزخ سے بچالیا۔

(الترغیب والترہیب ، کتاب البر والصلۃ،ص:444،ح:3695،دارالکتاب العربی بیروت)

برے خاتمہ کے اسباب

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الْاَسْبَابُ الْمُقْتَضِيَةُ لِسُوْءِ الْخَاتِمَةِ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ اَرْبَعَةٌ : اَلتَّهَاوَنُ بِالصَّلٰوةِ ،وَ شَرْبُ الْخَمْرِ ،عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ،اِذَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ: بعض علماء فرماتے ہیں بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں۔

(1)نماز میں سستی کرنا(2)شراب پینا(3)ماں باپ کی نافرمانی(4)مسلمانوں کی تکلیف دینا۔

(شرح الصدور ،ص:27،دارالکتب العلمیۃ)

میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزۃ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔

’’باپ کی نافرمانی اللہ جبار وقہار کی نافرمانی ہے، باپ کی ناراضی اللہ جبار وقہار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو راضی کرے تو وہ اس کیلئے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہی اس کے دوزخ ہیں، جب تک باپ کو راضی نہ کرے گا اس کا کوئی فرض، کوئی نفل کوئی نیک عمل اصلاً قبول نہ ہوگا عذاب آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے سخت بلا نازل ہوگی مرتے وقت معاذ اللہ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے‘‘

(فتاوٰی رضویہ،جلد:24،ص:384)

مسلمان کے لئے سب سے قیمتی مال اس کا ایمان ہے اگر (معاذ اللہ عزوجل) ایمان چھن گیا تو تمام اعمال صالحہ مردود ہو جائیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کی آگ میں رہے گا سخت عذاب میں مبتلا ہوگا اس کے بارے میں کسی کی شفاعت قبول نہ ہوگی۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔

ترجمہ: اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

یعنی اگر خاتمہ اچھا ہوگا تو اعمال کو دیکھا جائے گا اگر خاتمہ برا ہوا تو اعمال جتنے بھی اچھے ہیں رد کر دیئے جائیں گے۔

تو غور فرمائیں! اگر ماں باپ کی نافرمانی کے سبب خاتمہ برا ہو گیا تو کیا بنے گا۔

گدھے کے سر والا انسان

حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ دوران

سفر میں ایک محلے میں ٹھہرا، اس محلے کے ایک طرف قبرستان تھا۔

فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِنْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ رَأْسُهُ رَأْسُ الْحِمَارِ وَجَسَدُهُ جَسَدُ اِنْسَانٍ فَنَهَقَ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ، ثُمَّ انْطَبَقَ عَلَيْهِ الْقَبْرُ،

یعنی جب نمازِ عصر کا وقت ہوا تو قبرستان سے ایک قبر شق ہوگئی اس میں سے ایک آدمی نکلا اس کا سر گدھے کی طرح تھا باقی جسم انسان کا تھا۔ اس نے تین مرتبہ گدھے کی سی آواز نکالی پھر قبر اس پر برابر ہوگئی۔

پھر میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت بال یا اون کات رہی ہے۔ ایک خاتون مجھ سے کہنے لگی۔ اس بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا یہ کون ہے؟ خاتون نے کہا: ''یہ اس کی ماں ہے۔

میں نے پوچھا اس کا واقعہ کیا ہے؟ خاتون کہنے لگیں وہ شخص شراب پیا کرتا تھا۔ شام کو جب وہ گھر آیا کرتا تھا تو اس کی ماں اس سے کہتی تھی۔

يَا بُنَيَّ! اِتَّقِ اللّٰهَ اِلٰى مَتٰى تَشْرَبُ هٰذَا لْخَمْرَ؟

یعنی میرے بیٹے! اللہ سے ڈر کب تک تو یہ شراب پیتا رہے گا؟

تو یہ اسے (اپنی ماں) کو جواب دیا کرتا تھا۔

اِنَّمَا اَنْتِ تَنْهَقِيْنَ كَمَا يَنْهَقُ الْحِمَارُ۔

یعنی تم تو ہنگتی رہتی ہو جیسے گدھا ہینگتا ہے (معاذ اللہ)

خاتون نے مزید بتایا کہ یہ شخص عصر کے بعد مرا تھا اور اب روزانہ نمازِ عصر کے بعد اس

کی قبر شق ہو جاتی ہے اور یہ باہر نکل کر تین مرتبہ بینکتا ہے پھر قبر اس پر برابر ہو جاتی ہے۔(العیاذ باللہ)

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، ص:444، ح:3695، دار الکتاب العربی بیروت)

آپ نے دیکھا کہ ماں باپ کی نافرمانی، ان کی دل آزاری، خدمت ترک کرنے کی کتنی سخت وعیدیں ہیں، نجات میں ماں باپ کو راضی رکھنے میں ہی ہے

دل دکھانا چھوڑ دے ماں باپ کا
ورنہ اس میں ہے خسارہ آپ کا

بوڑھے ماں باپ

بڑھاپے میں جوانی کی بنسبت ماں باپ کو خدمت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس کا حکم بھی زیادہ تاکیدی ہے، اور بڑھاپے ماں باپ کی فرمانبرداری میں آزمائش بھی زیادہ ہے اس لئے اس پر اجر بھی زیادہ ہے۔

جب ماں باپ جوان ہوتے ہیں تو نیک بخت اولاد ان کے سامنے نگاہ اٹھا کر نہیں چلتی بلکہ فرطِ ادب سے نگاہیں جھکائے رکھتی ہیں، بسا اوقات یہی ماں باپ کی جوانی کے زمانے کے فرمانبردار ماں باپ کے بڑھاپے میں اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، عموماً بڑھاپے میں بدن اور حواسِ خمسہ کا کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں، غیر ارادی طور پر طبیعت میں چڑچڑاپن آجاتا ہے، بے خیالی میں بچوں جیسی حرکات صادر ہونے لگتی ہیں، جب بڑھاپا بڑھنے لگتا ہے تو طبیعت معاملہ فہمی تحمل اور برداشت کا پہلو مفقود ہونے لگتا ہے، طبیعت ضدی پن کا شکار ہونے لگتی بوڑھے ماں باپ بات بات پر اولاد کو ٹوکتے رہتے ہیں، یہ سلسلہ کچھ لمحات کیلئے نہیں بلکہ بڑھاپے کے تمام زمانہ کو محیط ہوتا ہے، جس سے جوان اولاد اکتاہٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔

اس آزمائش کے لمحات میں اولاد کو چاہیے کہ وہ اپنے رب عزوجل کے اس فرمان کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ (ماں باپ کو اف تک نہ کہنا) کو یاد رکھے، اور ذرہ سی بھی ناگواری کو قریب نہ آنے دے۔ کہ اس کی تھوڑی سی غفلت اس کی ہلاکت اور آخرت

کی ذلت کا سبب ہو سکتی ہے۔

اس کیلئے یہ اپنے بچپن اور لاشعوری کے زمانے کو یاد کریں کہ اس وقت یہی بوڑھے ماں باپ جوان تھے، اپنی خون پسینے کی کمائی ہم پر خوشی خوشی خرچ کرتے تھے، ہماری ذرہ بھر تکلیف گوارہ نہ کرتے تھے اس کیلئے اپنا سکھ چین قربان کر دیتے، ہماری بیماری یا تکلیف میں رات بھر جاگ کر گزار دیتے تھے، بن مانگے ہر چیز مل جایا کرتی تھی، بلکہ اپنی بساط سے بڑھ کر ہم پر خرچ کرنے کی کوشش کرتے تھے، ہماری بات بات کی تکرار اور ضد سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے تھے، بلکہ ہمیں بہلایا کرتے تھے ہمیں دیکھ کر آنکھوں کی ٹھنڈک محسوس کرتے تھے، اور اب ان کو ہماری ضرورت ہے تو ہمیں بھی ان کی خوب خدمت کرنی چاہیے۔

ایک بیٹے کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باپ کی شکایت

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے والد کو بلا کر لاؤ! اسی وقت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا: ''جب اس کا باپ آجائے تو اس سے پوچھیے گا کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔ جب وہ شخص اپنے والد کو لے کر حاضر ہوا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد سے فرمایا: کیا بات ہے کہ آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے، کیا آپ چاہتے

ہیں کہ اس کا مال چھین لیں؟

والد نے عرض کیا: ''کہ حضور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی، خالہ یا اپنے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِیْہ (یعنی حقیقت معلوم ہوگئی)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے والد سے فرمایا: ''وہ کلمات کیا ہیں جن کو ابھی تک خود تمھارے کانوں نے نہیں سنا؟

اس نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا اور یقین بڑھادے، پھر اس نے عرض کیا یہ حقیقت ہے کہ میں نے چند اشعار دل میں کہے تھے جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سناؤ، اس وقت اس نے یہ اشعار سنائے۔

غذوتك مولوداً ومنتك يافعا

تعل بما أجني عليك وتنهل

میں تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا۔

إذا ليلة ضافتك بالسقم لم أبت

لسقمك إلا ساهراً أتململ

جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آگئی تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کی

وجہ سے بیداری اور بے قراری میں گزاری

كأني أنا المطروق دونك بالذي

طرقت به دوني فعيني تهمل

گویا کہ بیماری مجھے ہی لگی ہے تجھے نہیں، جس سبب میں تمام شب روتا رہتا

تخاف الردى نفسي عليك وإنها

لتعلم أن الموت وقت مؤجل

میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے ، پیچھے نہیں ہوسکتی۔

فَلَمَّا بَلَغتَ السِّنَّ والغَايَةَ الَّتي

إلیها مَدَى مَا كُنتُ فِيك أُؤَمِّلُ

پھر جب تم اس عمر کو پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا۔

جَعَلْتَ جزَائي غلْظَةً وفَظَاظَةً

كأنَّكَ أنْتَ الـمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

تو تم نے میرا بدلا سختی اور سخت کلامی بنادیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان وانعام کر رہے ہو۔

فَلَيْتَكَ إذ لَمْ تَرْعَ حَقَّ أُبوَّتي .

فَعَلْتَ كَمَا الجَارُ المجاورُ يَفْعَلُ

کاش! اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہوسکتا، تو کم از کم اتنا ہی کر لیتے

جتنا تم ایک شریف پڑوسی سے کرتے ہو۔

فأوليتني حق الجوار ولم تكن

علـى بمـال دون مـالك تبـخل

تو اے کاش! مجھے پڑوسی ہی کا حق دیا ہوتا اور میرے ہی مال سے میرے بارے میں بخل سے کام نہ لیتے۔

(تفسیر قرطبی،ج:6،ص:246)

کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا: ''اَنْتَ وَ مَالُكَ لِاَبِيْكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے۔

نصیحت آموز حکایت

ایک شخص کی والدہ بوڑھی ہوئی تو اس پر وہی کیفیت طاری ہوئی جو عموماً بڑھاپے میں ہوتی ہے، ایک دن وہ شخص ماں کے پاس بیٹھا ہوا تھا ماں کہا: ''بیٹا! یہ کس چیز کی آواز آ رہی ہے؟ بیٹا نے کہا: ''امی جان! کسی چیز کی آواز نہیں آ رہی۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کے ماں نے دوبارہ کہا: ''بیٹا! مجھے آواز آ رہی ہے دیکھو کس چیز کی آواز آ رہی ہے؟ بیٹے نے دوبارہ کہا: ''اماں جان! محض آپ کا وہم یہاں کسی چیز کی آواز نہیں آ رہی۔

بوڑھی ماں نے پھر زور سے کہا: ''مجھے آواز آ رہی ہے بتاؤ تو سہی کس چیز کی آواز آ رہی ہے؟ اس شخص نے کہا: '' ماں! محض آپ کا مغالطہ ہے یہاں کسی چیز کی آواز نہیں آ رہی۔

بوڑھی ماں نے متعدد بار یہ بات دہرائی تو بیٹے سے نہ رہا گیا آگ بگولا ہوکر غصے سے بولا: ''آپ نے آواز، آواز کی کیا رٹ لگا رکھی ہے، آپ فضول میرا دماغ چاٹ رہی ہیں، آپ کا شاید دماغ خراب ہوگیا ہے، خدارا! میرے صبر کا مزید امتحان مت لیں اور تکرار بند کردیں۔

ماں نے یہ سن کر اس سے کہا: ''فلاں صدوق میں ایک کاپی پڑی ہے وہ لے آؤ۔ وہ شخص صندوق سے کاپی لے آیا، بوڑھی ماں نے اسے بتایا: ''جب تم چھوٹے تھے تو ایک دفعہ تم نے مجھ سے ستر مرتبہ ایک بات پوچھی میں نے ہر بار تم کو چوم کر اس کا جواب دیا، تو پوچھتا جاتا تھا میں پیشانی پر شکن لائے بغیر ہر بار جواب دیئے جاتی تھی۔ تو اے بیٹے! تو اپنے اور میرے صبر کا موازنہ کر میں نے ابھی سات بار بھی نہیں پوچھا تھا کہ تیرے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور تو مجھ پر برسنے لگا۔

فائدہ: اس روایت اور حکایت پر غور کریں کہ بوڑھے ماں باپ جو کبھی جوان تھے تو کس طرح اپنی اولاد پر جان نچھاور کرتے تھے، آج اگر ان کو اولاد کی ضرورت ہے تو اولاد ان سے اکتاہٹ کیوں محسوس کرتی ہے، ان سے دور بھاگتی ہے، ان سے بات کرتے ہوئے بوریت محسوس کرتی ہے، بات بات پر ان کو جھڑک دیتی ہے ایسی صورت میں اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہیے اور جلد تر اپنے ماں باپ کو راضی کر لینا چاہیے ورنہ اگر ماں باپ ناراض ہی رہے تو یہ ہماری دنیا اور آخرت کیلئے بہت نقصان دہ ہے۔

ذلیل ورسوا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ناک خاک آلودہو (ذلیل ہو) پھراس کی ناک خاک آلودہو پھراس کی ناک خاک آلودہو۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی ناک؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ماں باپ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھران کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا۔

(صحیح مسلم کتاب البر و الصلہ ج 2 ص 314رقم الحدیث 3687)

ہلاکت ہی ہلاکت

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَرَ ، فَقَالَ: " آمِينَ آمِينَ آمِينَ "، قَالَ " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلامُ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ ، فَمَاتَ ، فَدَخَلَ النَّارَ ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ: آمِينَ ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ ، فَمَاتَ ، فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ ، فَأُدْخِلَ النَّارَ ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ ، قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ: آمِينَ ، قَالَ: وَمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ، فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ ، فَأَبْعَدَهُ

اللّٰهُ ، قُلْ آمِينَ ، فَقُلْتُ :آمِينَ "

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے فرمایا: ''آمین ،آمین ،آمین عرض کیے جانے پر فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے ،عرض کیا: ''یا محمد ﷺ! جس نے اپنی زندگی میں اپنے ماں باپ میں سے کسی کو بڑھاپے میں پایا پھر مر گیا (خدمت اور حسن سلوک نہ کرنے کی وجہ)سے دوزخ میں داخل ہوا اللہ اس کو اپنی رحمت سے دور کردے اس پر آپ ﷺ'' آمین'' کہیں تو میں نے اس پر آمین کہا، انھوں نے کہا جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر ہو! اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے پھر اسے موت آجائے اور وہ دوزخ میں داخل ہوجائے اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کردے کہیں '' آمین'' تو پھر میں نے کہا :'' آمین پھر جبرائیل نے کہا:'' یا محمد! ﷺ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور بخشا نہ جائے وہ جہنم میں جائے۔اللہ کی رحمت سے دور ہو کہیں '' آمین'' تو میں نے کہا '' آمین''۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23۔24)

ناکام ونامراد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُحْضُرُوا الْمِنبَرَ فَحَضَرْنَا ، فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ آمِينَ ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ وَقَالَ آمِينَ ، ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ وَقَالَ آمِينَ ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا :يَا

رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ، فَقَالَ :إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ عَلَيَّ فَقَالَ :بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ ، فَقُلْتُ آمِينَ ، فَلَمَّا رَقِيتُ أَيْ بِكَسْرِ الْقَافِ الثَّانِيَةِ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ، فَقُلْتُ آمِينَ ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ ، قَالَ :بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ ، قُلْتُ آمِينَ

ترجمہ: تم لوگ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے پہلے درجے پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے دوسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے تیسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے ایسی بات دیکھی کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی؟ فرمایا: '' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: '' وہ رحمت الٰہی عزوجل سے دور ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی، اس پر میں نے کہا: '' آمین'' جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: '' وہ رحمت الٰہی عزوجل سے دور ہو جس کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اس پر میں نے کہا: '' آمین'' جب میں تیسرے درجے پر چڑھا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: '' وہ رحمت الٰہی عزوجل سے دور ہو جو ماں باپ کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پائے اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے میں نے کہا: ''آمین''۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23۔24)

فائدہ : ماہِ رمضان میں اللہ عزوجل کی عبادت کرنا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا، بوڑھے ماں باپ کی خدمت اللہ عزوجل کے محبوب اعمال ہیں جوان کا عامل ہے اللہ عزوجل اس کا اپنا محبوب بنالیتا ہے، اور اللہ عزوجل اس پر خصوصی نظر رحمت فرماتا ہے ، اور جوان میں کوتاہی کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے سخت ناراض ہوتا ہے، اس کو اپنی نظر رحمت سے دور کردیتا ہے۔

اللہ عزوجل کی رحمت سے دور

امام بیہقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا ، ثُمَّ دَخَلَ النَّارَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَأَسْحَقَهُ

ترجمہ: جس نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو پایا پھر اس کے بعد وہ دوزخ میں داخل ہوگیا۔ تو اللہ اسے اپنی رحمت سے بہت دور کردے گا اور اسے دھتکار دے گا۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت 23۔24)

اس کے برعکس جو بوڑھے ماں کی خدمت کرتا ہے، ہر ممکن طریقے سے ان کو راضی رکھتا ہے اللہ عزوجل اس سے کتنا راضی ہوتا ہے آیئے چند روایتیں پڑھتے ہیں۔

دونوں جہان میں کامیاب

عن يحيى بن أبي كثير قال لما قدم أبو موسى و أبو عامر

على رسول الله صلى الله عليه و سلم فبايعوه و أسلموا قال ما فعلت امرأة منكم تدعى كذا و كذا قالوا تركناها في أهلها قال فإنه قد غفر لها قالوا بم يا رسول الله ؟ قال: برها والدتها :قال كانت لها أم عجوز كبيرة فجاء هم النذير أن العدو يريد أن يغيروا عليكم الليلة فارتحلوا ليلحقوا بعظيم قومهم و لم يكن معها ما تحتمل عليه فعمدت إلى أمها فجعلت تحملها على ظهرها فإذا أعيت وضعتها ثم ألصقت بطنها ببطن أمها و جعلت رجليها تحت رجل أمها من الرمضاء حتى نجت۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابوعامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور اسلام قبول کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''تمہارے قبیلے میں فلاں عورت کون ہے جس کو اس نام سے پکارا جاتا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا: ''ہم اسے اس کے گھر چھوڑ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی بخشش کردی گئی، صحابہ نے عرض کیا: کس سبب؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرمایا: ''اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے سبب۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کی ایک بوڑھی والدہ تھی ان کے پاس ایک ڈرانے والا شخص آیا اور بتایا آج رات دشمن تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تم یہاں سے چلے جاؤ اور اپنی قوم کے بڑے گروہ سے مل جاؤ پس اس عورت کے پاس کوئی سواری نہ تھی جس پر وہ اپنی ماں کو سوار کرتی تو اس نے اپنی والدہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھالیا۔ جب تھک جاتی تو اسے اتار دیتی

پھراس نے اپنا پیٹ ماں کے پیٹ کیساتھ ملا دیا اور اپنے پاؤں اپنی ماں کے نیچے کردیئے۔ کیونکہ سخت گرمی تھی حتیٰ کہ وہ نجات پاگئی۔

(شعب الایمان،ج: 6،ص: 208،دارالکتب العلمیہ بیروت)

ماں باپ کی خدمت اور مصیبت سے چھٹکارہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا

بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ

أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ تین آدمی چل رہے تھے ان کو بارش نے آلیا تو انھوں نے پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ تو غار کے منہ میں ایک بہت بڑا پتھر گرا۔ جس نے غار کا منہ بند کر دیا تو ان میں سے بعض نے بعض سے کہا: اپنے اعمال صالحہ دیکھو! جو تم نے اللہ عزوجل کے لئے کئے ہیں اور ان کے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرو شاید وہ اس کو کھول دے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا: "اے اللہ عزوجل! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے میں بکریاں چرا کر ان پر خرچ کرتا

تھا اور جب میں چراگاہ سے بکریاں لے کر ان کے پاس آتا اور دودھ دوہتا تو اپنے بچوں سے قبل اپنے والدین کو پلاتا، ایک دن دیر ہوگئی اور میں شام کو دیر سے گھر آیا میں نے والدین کو سوتے ہوئے پایا میں نے دودھ دوہا جیسا کہ میں دودھ دوہتا تھا میں دودھ لے کر آیا اور والدین کے سر پر کھڑا رہا اور میں نے ان کو نیند بیدار کرنا ناپسند سمجھا اور یہ بھی ناپسند سمجھا کہ والدین سے پہلے اپنے بچوں کو پلاؤں میرے والدین اور بچوں کی لگاتار یہی حالت رہی حتّٰی کہ فجر ہوگئی اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا ہے تو اس پتھر کو ہٹادے تاکہ ہم آسمان تو دیکھ سکیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے تھوڑا سا ہٹادیا کہ اس میں سے انھیں سورج نظر آنے لگا۔

دوسرے نے کہا: ''اللہ عزوجل! میری ایک چچازاد بہن تھی، جس سے میں بہت زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی آدمی کسی عورت سے محبت کرتا ہوگا۔ میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے اس وقت تک انکار کیا جب تک اسے سو دینار نہ دوں۔ میں نے دوڑ دھوپ شروع کردی یہاں تک کہ سو دینار جمع کر لیے۔ میں انھیں لے کر اس کے پاس گیا۔ جب میں اس کے قریب ہوا تو اسی نے مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا مجھے اس کام سے منع کیا۔ پس میں اس کے پاس سے چلا گیا، یا اللہ عزوجل! اگر میں نے ایسا محض تیری رضا کے لئے کیا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دلا۔ پس چٹان تھوڑی سے اور ہٹ گئی۔

پس وہ تیسرے نے کہا: ''اے اللہ عزوجل! میں نے ایک مزدور کو کام پر لگا یا تھا کہ ایک فرق (بارہ سیر) چاول دوں گا۔ جب وہ کام ختم کر چکا تو میں مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری چھوڑ کر میرے پاس سے چلا گیا۔ پس میں ان کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ عزوجل سے ڈرو مجھ پر ظلم نہ کرو اور میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے کہا ان گائیوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مال ہے۔ اس نے کہا: ''اللہ عزوجل سے ڈرو مجھ سے مذاق نہ کرو، میں نے کہا:'' میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہے لے جاؤ پس وہ لے کر چلا گیا۔

تو ہی جانتا ہے اگر میں نے یہ محض تیری رضا کے لئے کیا ہے تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے کھول دے پس اللہ عزوجل نے ان کے سامنے سے وہ پتھر ہٹا دیا۔

(الصحیح البخاری، کتاب الادب، باب: اجابة دعاء من بر والدیه، ص:1492، ح:5974، دار المعرفة بیروت)

ماں باپ کی دعا کے ثمرات

دعا کی مقبولیت کے بہت سے اسباب ہیں کبھی یہ وصف دعا کرنے والے میں موجود ہوتا ہے اور کبھی وقت یا جگہ دعا کی قبولیت کے سبب بنتے ہیں اور کبھی دعا کے الفاظ بھی دعا کی قبولیت کے سبب بنتے ہیں، ماں باپ کی اپنی اولاد کیلئے دعا بھی دعا کی مقبولیت کے بڑے اسباب میں سے ہے، والدین کی دعا ہمیشہ لیتے رہنا چاہیے، جان و مال سے ہمیشہ ان کی خدمت کرتے رہیں اور ان کو خوش رکھیں۔

والدین کی دعا

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والدین کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

(الادب المفرد، باب دعوۃ الوالدین)

باپ کی دعا

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ

دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، والد کی دعا اپنی اولاد کے حق میں۔

الجامع الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ ﷺ، باب ما جاء فی دعوة الوالدین

قدرت کا کرشمہ

اللہ عزوجل نے سلیمان علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ سمندر کے کنارے جائیں اور ہماری قدرت کا کرشمہ دیکھیں چنانچہ آپ علیہ السلام اپنے مصاحبین کے ہمراہ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی آپ علیہ السلام نے عفریت (جنات کی ایک قسم) کو حکم فرمایا: غُصْ فِيْ هٰذَا لْبَحْرِ ثُمَّ ائْتِنِيْ بِعِلْمِ مَا تَجِدَ فِيْهِ۔

ترجمہ: اس سمندر میں غوطہ لگاؤ اور اندر کی خبر لاؤ۔

اس نے غوطہ لگانے کے بعد واپس آ کر عرض کیا:

يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ غُصْتُ فِيْ هٰذَا الْبَحْرِ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ اَصِلْ اِلٰى قَعْرِهٖ وَ لَا وَجَدْتُ فِيْهِ شَيْئًا۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے نبی علیہ السلام! ''میں نے سمندر میں غوطے لگائے مگر اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی ایسی چیز نظر آئی۔

آپ علیہ السلام نے دوسرے عفریت (جن) کو حکم دیا:

غُصْ فِیْ هٰذَا الْبَحْرِ ثُمَّ اٰتِنِیْ بِعِلْمٍ مَاتَجِدَ فِیْهِ۔

ترجمہ: اس سمندر میں غوطہ لگاؤ اور اندر کی خبر لاؤ۔

اس نے پہلے جن کے مقابلے میں دوگنی گہرائی میں غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لا سکا آپ علیہ السلام نے اپنے وزیر آصف برخیار رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ اس کے اندر کا حال بیان کرو۔

فَجَاءَهٗ بِقُبَّةٍ مِنَ الْكَافُوْرِ الْاَبْيَضِ لَهَا اَرْبَعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْ دُرٍّ بَابٌ مِنْ يَاقُوْتٍ وَبَابٌ مِنْ جَوْهَرٍ وَبَابٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ اَخْضَرَ وَ اَبْوَابُ كُلُّهَا مُفَتَّحَةٌ وَلَا يَدْخُلُهَا قَطْرَةً مِنَ الْمَاءِ، وَهِيَ فِيْ دَاخِلِ الْمَحْرِ فِيْ مَكَانٍ عَمِيْقٍ مِثْلَ مَسِيْرَةِ مَاغَاصَ فِيْهِ الْعِفْرِيْتُ الْاَوَّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ترجمہ: اس نے تھوڑی دیر میں ایک عالیشان کافوری چار دروازوں والا سفید گنبد لا کر آپ علیہ السلام کی خدمت سراپا عظمت میں پیش کر دیا ایک دروازہ موتی کا دوسرا یاقوت کا تیسرا ہیرے کا چوتھا سبز زمرّد کا، سب دروازے کھلے ہوئے تھے اور ان میں پانی کا ایک قطرہ بھی داخل نہ ہوا تھا حالانکہ وہ قبہ سمندر کی تہہ میں تھا جسکی گہرائی اتنی تھی کہ پہلے عفریت (جن) نے جو غوطہ لگایا تھا اسے تہہ میں پہنچنے کیلئے اس طرح کے تین غوطے اور لگانا پڑتے۔

انہوں نے جب قبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا تو آپ علیہ السلام کیا دیکھتے ہیں۔ کہ اس سمندری گنبد کے اندر ایک حسین نوجوان ستھرے لباس

میں ملبوس نماز میں مشغول ہے جب وہ فارغ ہوا آپ علیہ السلام نے اسے سلام کیا اور فرمایا: ''مَاأَنْزَلَكَ فِيْ قَعْرِ هٰذَا الْبَحْرِ ؟

ترجمہ: تمہیں اس سمندر کی تہہ میں کس چیز نے پہنچایا؟

اس نے جواب دیا: ''یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ اَبِیْ رَجُلًا مُقْعَدًا وَكَانَتْ اُمِّیْ عَمْیَاءَ فَاَقَمْتُ فِیْ خِدْمَتِهِمَاسَبْعِیْنَ سَنَةً۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے نبی علیہ السلام! میرے والد اپاہج اور والدہ نابینا تھیں میں نے ان کی ستر برس خدمت کی۔ میری والدہ نے وفات سے قبل دعا کی:

'' اَللّٰهُمَّ اَطِلْ حَيَاةَ اِبْنِیْ فِیْ طَاعَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! ''میرے بیٹے کی عمر اپنی عبادت میں دراز فرما''

اور جب میرے والد کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اسْتَخْدِمْ وَلَدِیْ مَكَانَ لَايَكُوْنُ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میرے بیٹے سے ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مداخلت نہ کرے۔

والدِ محترم کی تدفین کے بعد میں اس ساحل کے طرف آیا تو یہ قبہ نظر آیا میں اس کی خوبصورتی کو دیکھنے کیلئے اندر داخل ہوا اتنے میں ایک فرشتے نے مجھے اس سمندر کی گہرائی میں اتار دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس نوجوان سے پوچھا:

فَفِيْ اَيِّ زَمَانٍ كُنْتَ اَتَيْتَ هٰذَا السَّاحِلَ؟

ترجمہ: تم کس زمانے میں اس ساحل پر آئے تھے؟

اس نوجوان نے عرض کیا: فِيْ زَمَانٍ اَبْرٰهِيْمَ الْخَلِيْلِ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانے میں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اندازہ لگایا تو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام اور اب تک کے زمانے کو دو ہزار سال گزر گئے ہیں لیکن وہ شخص بالکل نوجوان تھا اس کا ایک بال بھی سفید نہ ہوا تھا۔

آپ علیہ السلام نے پھر اس نوجوان سے دریافت فرمایا:

فِمَا كَانَ طَعَامُكَ وَشَرَابُكَ دَاخِلِ هٰذَا الْبَحْرِ؟

ترجمہ: تم اس سمندر کے اندر کیا کھاتے پیتے ہو؟

اس نے جواب دیا:

يَانَبِيَّ اللّٰهِ يَاتِيْنِي كُلَّ يَوْمٍ طَيْرٌ اَخْضَرُ فِيْ مِنْقَارِهٖ شَيْءٌ اَصْفَرُ مِثْلَ رَأْسِ الْاِنْسَانِ فَاٰكُلُهٗ فَاَجِدُ فِيْهِ طَعْمَ كُلِّ نَعِيْمٍ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَيَذْهَبُ عَنِّي الْجُوْعُ وَالْعَطْشُ وَالْحَرُّ وَالْبَرْدُ وَالنَّوْمُ ، وَالنُّعَاسُ وَالْفَتْرَةُ وَالْوَحْشَةُ۔

ترجمہ: اے اللہ عزوجل کے نبی! ''میرے پاس ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں زرد رنگ کی کوئی چیز جو آدمی کے سر کے مشابہ ہوتی ہے لے آتا ہے میں اسے کھاتا ہوں اس میں ساری دنیا کی نعمتوں کا مزہ آتا ہے اس سے میری بھوک پیاس مٹ جاتی ہے

اور گرمی سردی نیند اونگھ تنہائی اور وحشت سب کی سب اس سے دور ہو جاتی ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ''تم ہمارے ساتھ چلنا چاہتے ہو یا اپنی جگہ واپس جانا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: ''مجھے اپنی جگہ لوٹا دیجئے آپ علیہ السلام نے حضرت آصف بن برخیا رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: ''کہ انہیں اپنی ہی جگہ پر پہنچا دو چنانچہ انہوں نے پہنچا دیا۔

پھر آپ علیہ السلام نے لوگوں سے متوجہ ہو کر فرمایا:

''اُنْظُرُوْا! کَیْفَ اسْتَجَابَ اللّٰہُ دُعَاءَ الْوَالِدَیْنِ ، فَاحْذَرُکُمْ عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ بِرَّھُمَا۔

ترجمہ: دیکھو! والدین کی دعا کیسی مقبول ہوتی ہے اللہ عزوجل تم پر رحم کرے والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ اے اللہ عزوجل! تو مجھے بھی ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرما۔

(روضۃ الریاحین ص 266)

دیکھا آپ نے کہ ماں کی خدمت کی کتنی عظمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نوجوان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خدمت کرنے کا دنیا میں ہی کتنا عظیم صلہ دیا اور حضرت سلیمان جن کو اللہ عزوجل نے ایسی حکومت عطا فرمائی کہ بڑے بڑے سرکش جنات کو آپ کے تابع کر دیا ہواؤں کو ان کے لئے مسخر فرما دیا ان کی اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے سے ملاقات کروائی اور لوگوں کو اپنے کچھ انعامات کا مشاہدہ فرمایا جو والدین کی اطاعت پر اللہ عزوجل نے رکھے ہیں اور حضرت سلیمان

علیہ السلام نے لوگوں کو والدین کے بارے میں تنبیہ فرمائی اور اپنے لئے بھی والدین کیساتھ مزید حسن سلوک کرنیکی دُعا فرمائی۔

لہٰذا ہمیں بھی اپنے والدین کی خوب خدمت کرنی چاہیے کیونکہ والدین کی خدمت کرنے میں ہماری دنیا اور آخرت کی عزت وعظمت اور کامیابی پوشیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ماں باپ کیساتھ سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

موسیٰ علیہ السلام کا جنت میں ساتھی

حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے رب عزوجل سے عرض کیا: ''یا اللہ عزوجل! مجھے میرا جنتی ساتھی دکھا دے اللہ عزوجل نے فرمایا: ''فلاں شہر میں جاؤ وہاں فلاں قصاب تمہارا جنتی ساتھی ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اس قصاب کے پاس آئے۔ اس نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی دعوت کی جب کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو اس نے ایک زنبیل اپنے پاس رکھ لی، دونوالے اس کے اندر ڈالتا اور ایک نوالہ خود کھاتا۔ اتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی وہ قصاب اٹھ کر باہر گیا، سیدنا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس زنبیل میں دیکھا تو اس زنبیل میں ضعیف عمر کے مرد وعورت تھے انھوں نے جیسے ہی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی انھوں نے آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی رسالت کی شہادت دی اور اسی وقت انتقال کر گئے۔

قصاب واپس آیا تو والدین کو فوت شدہ دیکھ معاملہ سمجھ گیا۔ اور آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی دست بوسی کرکے عرض کیا: '' آپ اللہ عزوجل کے نبی علیہ الصلاۃ والسلام معلوم ہوتے

ہیں آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اس نے کہا: "میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ عزوجل ہمیں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے جلووں میں موت نصیب فرما۔

ان کے اس طرح انتقال پر میں نے جانا کہ آپ حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں۔

میری ماں جب کھانا کھالیتی تھی تو خوش ہو کر مجھے دعا دیتی تھی۔

کہ یا الٰہی عزوجل! میرے بیٹے کو جنت میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا پڑوسی بنانا۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "مبارک ہو اللہ عزوجل نے تم کو میرا جنت کا ساتھی بنایا ہے۔

(مواعظ نعیمیہ ص 412 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

دیکھا آپ نے ماں باپ کی خدمت کا انعام کہ نوجوان نے ماں باپ کی خدمت کی، ماں باپ نے خوش ہو کر اس کیلئے دعا کی اور اللہ عزوجل نے ماں باپ کی دعا کے سبب اس کو نہ صرف جنت عطا فرمادی بلکہ جنت میں اپنے پیارے نبی موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا قرب عطا فرمایا اور دنیا میں موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی زیارت سے مشرف فرمایا اور دنیا ہی میں نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی زبان سے جنت کی خوشخبری بھی سنادی۔

موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور ماں کی دعا

منقول ہے کہ سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے۔ جب طور پر اللہ عزوجل سے ہمکلام ہونے کے لئے جاتے تو آپ

علیہ السلام کی والدہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے لئے دعا کرتیں، اے اللہ عزوجل! موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام پر رحم فرما، اسے لغزش سے بچا، جب وہ فوت ہو گئیں، تو اللہ عزوجل نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو حکم فرمایا: ''اے موسیٰ! اب بات کر سنبھل کر کرنا، موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کیا: ''اے اللہ عزوجل! ایسا تو تو نے مجھے کبھی نہیں فرمایا تھا؟

اللہ تعالیٰ عزوجل نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے فرمایا: ''پہلے تیری ماں زندہ تھی، جب تو طور پر آتا تھا تو وہ تیرے لئے پیچھے دعا کرتی تھی، اب تیرے پیچھے ماں کی دعا نہیں ہے۔ اس لیے اب سنبھل کر بات کرنے کی ضرورت ہے

(مواعظ نعیمیہ 414 مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

مردہ بچہ زندہ ہو گیا

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ مَرِيضٌ ثَقِيلٌ فَلَمْ نَبْرَحْ حَتَّى قُبِضَ فَبَسَطْنَا عَلَيْهِ ثَوْبَهُ وَلَهُ أُمٌّ عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهَا بَعْضُنَا وَقَالَ: يَا هَذِهِ احْتَسِبِي مُصِيبَتَكِ عِنْدَ اللَّهِ. قَالَتْ: وَمَا ذَاكَ مَاتَ ابْنِي؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَتْ: أَحَقٌّ مَا تَقُولُونَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. فَمَدَّتْ يَدَيْهَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي أَسْلَمْتُ وَهَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِكَ رَجَاءَ أَنْ تُعْقِبَنِي عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ فَرَجًا فَلَا تَحْمِلْ عَلَيَّ هَذِهِ الْمُصِيبَةَ الْيَوْمَ. قَالَ: فَكَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَمَا بَرِحْنَا حَتَّى طَعِمْنَا مَعَهُ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا میرے جانے کے تھوڑی دیر بعد ان کا انتقال ہو گیا ہم نے ان کی آنکھیں بند کر دیں اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کی ماں سے کہا: اللہ عزوجل سے ثواب کی امید رکھیں بے صبر نہ ہوں۔

عورت نے پوچھا: ''کیا وہ انتقال کر گیا ہے؟

ہم نے کہا: ''ہاں!

عورت نے پوچھا: ''کیا تم سچ بول رہے ہو؟

ہم نے کہا: ''بالکل!

یہ سن کر عورت نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور اللہ تعالیٰ سے یوں مخاطب ہوئی: '' اے اللہ تعالیٰ!'' میں تجھ پر ایمان لائی اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی مجھ جب بھی مصیبت آئی میں نے تجھ سے دعا کی اور تو نے میری مصیبت دور کر دی اب بھی میں تجھی سے دعا مانگتی ہوں'' اے میرے اللہ عزوجل!'' اس مصیبت کو مجھ پر نہ ڈال''

عورت کی دعا کے بعد انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر سے کپڑا اہٹا دیا، چنانچہ ہم نے کھانا کھایا اور اس صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ کھانا کھایا۔

(البدایة والنهایة)

آنکھوں کی بینائی مل گئی

امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح حیات میں اس بات کا تذکرہ ملتا ہے کہ بچپن میں امام بخاری کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی تھی، ان کی ماں ان کیلئے دعا کرتی

رہتی تھیں، اے اللہ عزوجل میرے بیٹے کی آنکھوں کی بینائی لوٹا دے۔

فرأت و الدتها الخليل ابرهيم عليه السلام فى المنام فقال لهايا هذه قدر د الله على ابنك بصره بكثرة دعائك : قال ل فاصبح وقد رد الله عليه بصره،

ترجمہ: پس ان کی ماں نے ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کوخواب میں دیکھا وہ فرمارہے ہیں تیری دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھیں لوٹا دیں پس جب صبح ہوئی دیکھا واقعۃً اللہ تعالیٰ نے ان (امام بخاری) کی آنکھیں لوٹا دیں۔

(ھدۃ الساری مقدۃ فتح الباری ص 662)

ماں کی دعا سے رہائی مل گئی

عبدالرحمٰن بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ عورت امام حافظ بقی بن مخلد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئی اور کہا:

"اِنَّ ابْنِی قَدْاَسَرَہُ الرُّوْمُ وَلَا اَقْدِرُ عَلٰی مَالٍ اَکْثَرَ مِنْ دُوَیْرَۃٍ وَلَا اَقْدِرُ عَلٰی بَیْعِھَا فَلَوْ اَشَرْتَ اِلٰی مَنْ یُفْدِیْہِ بِشَیْءٍ فَلَیْسَ لِیْ لَیْلٌ وَ نَھَارٌ وَلَانَوْمٌ وَلَا قَرَارٌ"

ترجمہ: میرے بیٹے کوروم والے قیدی بنا کرلے گئے ہیں اور میرے پاس چھوٹے گھر کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ہے اور مکان کو میں بیچ نہیں سکتی اور میرے پاس اتنا مال بھی نہیں کہ وہ مال دے کر اپنے بیٹے کو آزاد کروالوں اور بیٹے کی جدائی میں دن رات پریشان رہتی ہوں اور نہ نیند آتی ہے نہ چین آتا ہے۔

امام صاحب نے فرمایا: ''میں بھی دعا کرتا ہوں تم بھی دعا کرو ماں کی جلد قبول ہوتی ہے اور ابھی تم واپس چلی جاؤ میں ان شاء اللہ عزوجل اس معاملے میں غور کروں گا۔

میرے والد صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی ماں نے خوب دعائیں کرنا شروع کردیں، اللہ تعالٰی نے دعا قبول فرمائی۔

ایک مرتبہ ہم لوگ شیخ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے وہی عورت اپنے بیٹے کے ساتھ شیخ کی مجلس میں آئی اور کہا: ''اللہ تعالٰی نے میرے بیٹے کو کافروں کی قید سے آزادی دلوادی اور کہا: کہ میرا بیٹا صحیح سلامت آگیا ہے اور اس کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا ہے جو وہ آپ کے سامنے بیان کرے گا۔

پھر نوجوان نے اپنا واقعہ سنایا: ''کہ میں قیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ روم کے بادشاہوں کی قید میں تھا ان بادشاہوں کے پاس ایک آدمی تھا جو ہم سے خدمت لیتا تھا روزانہ وہ ہم کو صحراء کی طرف لے جاتا تھا اور شام کو ہمیں واپس لے آتا اس حالت میں ہمارے پاؤں میں بیڑیاں ہوتی تھیں پس ایک مرتبہ اسی طرح مغرب کے وقت کام سے واپس آرہے تھے کہ میرے پاؤں کی **بیڑیاں خود بخود کھل گئیں** اور زمین پر گر گئیں اب جو شخص ہماری نگرانی کیا کرتا تھا میرے پاس آیا اور اس نے کہا تم نے بیڑیاں توڑیں ہیں میں نے کہا: ''نہیں! یہ تو خود بخود گر گئی ہیں وہ شخص بڑا حیران ہوا اور اپنے ساتھی کو خبر دی پھر لوہار کو لایا گیا اور اس نے دوبارہ میرے پاؤں میں مظبوط بیڑی لگائی، اس کے بعد میں چند ہی قدم چلا تھا بیڑی پھر میرے قدموں سے گر گئی۔ اب وہ بہت زیادہ حیران ہوئے اور انہوں نے اس معاملے کو

دیکھتے ہوئے اپنے پادریوں کو بلایا کہ ایک نوجوان قیدی کیساتھ عجیب معاملہ ہو رہا ہے ہم اس کے ہاتھ پاؤں زنجیروں سے باندھتے ہیں وہ خود بخود کھل جاتی ہیں۔

ان پادریوں نے مجھ سے پوچھا:

اَلَكَ وَالِدَةٌ ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالُوْا قَدْ رَافَقَ دُعَاءُ هَا الْاِجَابَةَ"

ترجمہ: کیا تمھاری والدہ زندہ ہے؟ میں نے کہا: "جی ہاں"

انہوں نے کہا: "ضرور اس کی دعا قبول ہوئی ہوگی۔

پھر انہوں نے کہا: " اَطْلَقَكَ اللّٰهُ لَا يُمْكِنُنَا تَقْيِيْدُكَ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم کو آزاد کر دیا ہے ہمارے لئے ممکن نہیں کہ ہم تم کو قید کریں۔

پس انہوں نے واپس مجھے مسلمانوں کے علاقے میں بھجوادیا۔

(البدایة والنهایة، ج11، ص: 45)

ماں کی دعا سے بیٹا عالم بن گیا

محمد ابوالولید نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ تم جس وقت میرے پیٹ میں تھے اس وقت عباس بن حمزہ کی ایک دینی مجلس تھی جس میں عورتوں کیلئے پردے کا انتظام تھا، میں تمہارے والد سے اس مجلس میں نے تمہارے والد سے اس مجلس میں وعظ سننے کی اجازت طلب کی۔

تمہارے والد نے اجازت دے دی، میں وہاں گئی وعظ سن کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ اِبْنًا عَالِمًا۔

ترجمہ: یا اللہ عزوجل! "مجھے ایسا بیٹا عطا فرما جو عالم بنے۔

جب میں گھر لوٹی اور رات گذاری تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے مجھ سے کہا:

"اَبْشِرِیْ فَاِنَّ اللّٰہَ اسْتَجَابَ دَعْوَتَكِ وَ وَهَبَ لَكِ وَلَدًا ذَكَرًا وَ جَعَلَهٗ عَالِمًا وَيَعِيْشُ كَمَا عَاشَ اَبُوْكَ"

ترجمہ: تم کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تیری دعا کو قبول کرلیا اور تجھ کو ایسا بیٹا عطا فرمائے گا جو عالم بنے گا اور دین کی اتنی مدت خدمت کرے گا جتنی تیرے والد نے کی۔

والدہ نے کہا: "كَانَ اَبِیْ عَاشَ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ سَنَةً"

ترجمہ: میرے والد صاحب بہتر سال زندہ رہے تھے۔

استاد حسان نے کہا: "وَهٰذِهٖ قَدْ تَمَّتْهُ لِیْ"

ترجمہ: اور میری یہ عمر مکمل ہو چکی ہے۔

استاد حسان کے شاگرد کہتے ہیں۔

" فَعَاشَ الْاُسْتَاذُ بَعْدَ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ"

ترجمہ: استاد اس واقعہ کے چار دن کے بعد تک زندہ رہے۔

(طبقات الشافعیہ للامام السبکی ج3ص 227)

قابل رشک فقیہ

سہل بن بشر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کہ ہم کو سلیم بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا: "میں بچپن میں رائی (علاقے کا نام) میں رہتا تھا تقریباً دس سال کے عمر ہو گی

میرے اساتذہ نے بھی کوشش کی اور میرا بھی شوق تھا میں نے بہت کوشش کی کہ میں سورہ فاتحہ پڑھ سکوں لیکن میں اپنی زبان بند ہونے کی وجہ سے پڑھ نہیں سکا تو ایک مرتبہ ایک تجربہ کار عالم ہمارے مدرسے میں تشریف لائے اساتذہ نے ان سے کمزور بچوں کے بارے میں مشورہ کیا، جب میری باری آئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا:'' اے سلیم!

أَلَكَ وَالِدَةٌ ؟ **ترجمہ:** کیا تیری والدہ زندہ ہے؟

میں عرض کیا:'' جی ہاں!

پھر انہوں نے کہا:'' قُلْ لَهَا تَدْعُوْلَكَ اَنْ يَرْزُقَكَ اللّٰهُ قِرَاْءَةَ الْقُرْاٰنِ وَالْعِلْمِ''

ترجمہ: والدہ سے عرض کرو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے قرآن پڑھنا آسان فرمائے اور علم عطا فرمائے۔

میں نے عرض کیا: جی بالکل اور پھر میں گھر لوٹا اور والدہ سے دعا کیلئے عرض کیا۔

فَدَعَتْ لِيْ، **ترجمہ:** والدہ نے میرے لئے دعا کی۔

پھر جب میں بڑا ہوا تو بغداد گیا وہاں میں نے عربی اور فقہ پڑھی اور الحمد اللہ عزوجل اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے علم عطا فرمایا عربی زبان میں مہارت عطا فرمائی علم فقہ عطا فرمایا، پھر پڑھائی مکمل ہونے کے بعد جو علم سیکھا تھا اس پر عمل کرتے ہوئے اس کو پھیلانے کیلئے میں اپنے شہر (رَی) آ گیا۔ میں ایک مرتبہ ایک بڑے عالم شیخ مزنی کے ساتھ بحث کر رہا تھا کہ وہی شیخ تشریف لے آئے اور ہم کو سلام کیا اور انہوں نے مجھے نہیں پہچانا جب انہوں نے میرا علمی مباحثہ سنا اور تعجب

فرمانے لگے اور خوش بھی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم مسلمانوں میں اتنے بڑے بڑے علماء پیدا فرمائے ہیں۔ اور جو فقہ و تفسیر کی باریکیوں میں مذاکرہ ہو رہا تھا۔ تو وہ نہیں سمجھ سکے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں پھر انہوں نے کہا: حَتّٰی نَتَعَلَّمُ مِثْلَ هٰذَا۔

ترجمہ: کاش ہم بھی ایسا علم سیکھیں۔

میرے دل میں آیا کہ جواب میں کہوں

"اِنْ كَانَتْ لَكَ وَالِدَةٌ قُلْ لَهَا تَدْعُوْلَكَ فَاسْتَحْيَيْتُ"

ترجمہ: اگر تمھاری والدہ زندہ ہے اسے دعا کیلئے عرض کرو! پھر میں شرما گیا۔

(طبقات الشافعیہ للام السبکی ج4ص390)

کامیاب حاجی

گناہ گار نوجوان کا انتقال ہوا ایک شخص نے خواب میں اسے جنت میں حاجیوں کے ساتھ ٹہلتے دیکھا تو پوچھا یہ مرتبہ تو نے کیسے پایا دنیا میں تو نے بظاہر نیک عمل تو نہیں کیا تھا اس نوجوان نے جواب دیا یہ سچ ہے لیکن میری ایک ضعیفہ ماں تھی جب میں مکان سے باہر جاتا تو اپنا سر ان کے قدموں میں رکھ دیتا اور قدم چومتا تھا اس کے بعد باہر نکلتا تھا اس پر میری ماں یہ دعا دیتی تھی کہ اللہ عزوجل تجھے بخش دے اور حج کا ثواب عطا فرمائے چنانچہ اللہ عزوجل نے میری ماں کی دعا قبول فرمائی اور میری بخشش کر کے مجھے حاجیوں میں داخل فرما دیا۔

(معین الہند)

فائدہ: والدین جب بچوں کو دعا دیتے ہیں تو عرش الٰہی عزوجل اور دعا کے

درمیان تمام حجاب اٹھ جاتے ہیں تمام آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعا مقام مستجاب پر پہنچ کر شرف قبولیت پالیتی ہے۔

اور یاد رہے! والدین کی دعائیں بہت اہمیت رکھتیں ہیں اور پھر دعا کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ والدین کی بارگاہ مین دعا کیلیے عرض کیا اور انہوں نے دعا کر دی اور دوسری صورت یہ ہے کہ ایسے کام کیئے جائیں کہ وہ خوش ہو کر دعائیں دیں پہلی صورت کو دعا کروانا اور دوسری صورت کو دعا لینا کہتے ہیں

دوسری صورت یعنی دعا لینا اس دعا میں نسبۃً زیادہ دل کی گہرائی سے نکلتی ہے اور جلدی قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے، ہمیں چاہیۓ کہ ہم ہر وقت والدین کو خوش کرنے والے کام کرتے رہیں اور ان کی خدمت میں لگے رہیں کبھی ان کی ناراضگی والا کام نہ کریں کہ اگر ہمارے لیے ان کے ہاتھ اٹھ گئے اور انہوں نے نجات کی دعا کر دی تو ان شاء اللہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے۔

ماں باپ کی بد دعا سے بچیئے

ماں باپ کو کبھی ناراض نہ کریں اور تکلیف نہ دیں اور کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے ان کا دل دکھے اور ان میں سے کوئی دل سے زبان سے بد دعا دے بیٹھے، یاد رہے کہ ماں باپ کی دی بد دعا دنیا آخرت میں آمائش و ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے۔

ماں کا حکم اور نفلی نماز

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ

فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا۔ الخ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھولے میں (دودھ پیتے بچوں میں) تین نے کلام کیا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے کلام کیا، جُریج (کے معاملے) سے متعلق ایک بچے نے کلام کیا، جریج ایک عبادت گزار شخص تھا۔ اس نے ایک عبادت گاہ بنائی ہوئی تھی جس میں رہتا تھا، ایک دن اس کی ماں اس کے پاس آئی، وہ اس وقت نماز پڑھ رہا تھا، ماں بولی: اے جریج! اس نے سوچا اے پروردگار عزوجل! ایک طرف میری ماں ہے اک طرف نماز (میں کیا کروں؟) پھر اس نے نماز جاری رکھی، اسکی والدہ چلی گئی۔

اگلے دن والدہ پھر اس کے پاس آئی وہ اس وقت بھی نماز پڑھ رہا تھا ماں بولی! اے جریج! اس نے سوچا: اے پروردگار عزوجل! ایک طرف نماز ہے اور دوسری طرف میری ماں لیکن اس نے نماز جاری رکھی اس کی ماں نے بدعا دی۔

''اے اللہ عزوجل! تو اسے اس وقت تک موت نہ دینا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا

سامنا نہ کر لے"

بنی اسرائیل آپس میں جریج کی اس عبادت کا ذکر کرتے رہتے تھے۔ایک بدکردار حسین وجمیل فاحشہ عورت نے بنی اسرائیل سے کہا: "اگر تم چاہو تو میں اسے تمہارے لئے فتنے میں پھنسا سکتی ہوں۔

پھر وہ عورت جریج کے پاس آئی لیکن جریج نے اس کی طرف توجہ نہ کی پھر وہ عورت اس چرواہے کے پاس آئی جو جریج کی عبادت گاہ میں قیام پذیر تھا۔ اس عورت نے چرواہے کو موقع دیا اور اس نے عورت کیساتھ ناجائز تعلق قائم کیا، وہ عورت حاملہ ہوگئی، جب اس نے بچے کو جنم دیا تو یہ الزام لگایا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کی عبادت گاہ کے پاس آئے اسے انکی عبادت سے نکالا اور اس کی عبادت گاہ کو گرانے کے بعد اس کو مارنا شروع کر دیا۔

جریج نے پوچھا تمھارا مسئلہ کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا تم نے اس عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تمہارے بچے کا جنم دیا ہے۔جریج نے دریافت کیا بچہ کہاں ہے؟ وہ لوگ بچے کو لے آئے، جریج نے کہا: ٹھہرو! ذرا مجھے نماز پڑھنے دو اس نے نماز ادا کی پھر بچے کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں انگلی چبھو کر دریافت کیا: اے لڑکے! تمہارا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا: "فلاں چرواہا" لوگوں نے آگے بڑھ کر جریج کو بوسہ دینا اور چھونا شروع کیا وہ بولے ہم آپ کے لئے سونے کی ایک عبادت گاہ تعمیر کرتے ہیں، جریج نے جواب دیا نہیں تم دوبارہ مٹی سے ہی عمارت بنادو جیسے پہلے تھی تو لوگوں نے ایسا ہی کیا۔[1]

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب تقدیم الوالدین علی التطوع بالصلوۃ ج2ص313)

فائدہ: اس حدیث مبارکہ سے چند باتیں معلوم ہوئی۔

(1) ماں کی دعا اولاد کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

(2) کوئی کتنا ہی عظیم المرتبت ہی کیوں نہ ہو ماں باپ کا ادب واحترام لازم ہے۔

(3) نفلی عبادت وبندگی پر ماں باپ کے تابع شریعت حکم کو فوقیت حاصل ہے۔

شرعی مسئلہ: نفل نماز میں اگر ماں یا باپ بلائیں جبکہ انہیں نماز کا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ کر ان کا جواب دیں اگر چہ معمولی پکاریں،اور اگر نماز پڑھنا ان کو معلوم ہے تو معمولی پکار پر نماز نہ توڑیں،اور فرض نماز میں پکاریں تو نماز توڑنا جائز نہیں،جبکہ کسی بڑی مصیبت کی وجہ سے نہ پکار رہے ہوں۔

(ماخوذ بہار شریعت ،ج:1،ح:3،ص:638مکتبۃ المدینہ کراچی)

نماز کی برکت

جریج نہایت نیک اور اللہ عزوجل کا مقبول بندہ تھا،کبھی اللہ عزوجل اپنے پیاروں کو آزمائش میں ڈالتا ہے جیسے جریج کو آزمائش میں ڈالا،جریج کی بارگاہ الٰہی عزوجل میں مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آپ نے دودھ پیتے بچے کو ہاتھ لگایا وہ بول اٹھا اور آپ کے بے گناہ ہونے کو گواہی دے دی۔یہ آپ کی روشن کرامت ہے اور نماز کی برکت ہے کہ آپ نے اس مشکل وقت میں بھی نماز ادا کر کے دعا کی اور بچے کو ہاتھ لگایا اور وہ آپ کے حق میں بول اٹھا۔ہمیں بھی ذہن بنانا چاہیے کہ اگر کبھی خدانخواستہ کوئی مشکل آپڑے تو صلوٰۃ الحاجت ادا کریں اللہ عزوجل کے پیاروں کے وسیلہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں خشوع وخضوع سے دعا مانگیں ان

ان شاء اللہ ہماری مشکل ضرور حل ہو جائے گی۔

ٹانگ کٹ گئی

علامہ کمال الدین دمیری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں۔ کہ زمخشری (معتزلیوں کا مشہور عالم) کی ٹانگ کٹی ہوئی تھی لوگوں کے پوچھنے سے اس نے انکشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بددعا کا نتیجہ ہے، واقعہ یوں ہے کہ میں نے بچپن میں ایک چڑیا پکڑی اور اس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر دیوار کی دراڑ میں گھس گئی، مگر دوڑی باہر ہی لٹک رہی تھی، میں دوڑی پکڑ کر کھینچی جس چڑیا پھڑ پھڑاتی ہوئی باہر آئی لیکن بیچاری کی ٹانگ کٹ گئی، میری ماں نے جب یہ دردناک منظر دیکھا تو بہت رنجیدہ ہوئیں اور اس کی زبان سے یہ بددعا نکل گئی۔

"قَطَعَ اللّٰهُ رِجْلَكَ كَمَا قَطَعْتَ رِجْلَهُ

جس طرح تم نے اس کا پاؤں کاٹا اسی طرح اللہ عزوجل تیرا پاؤں بھی کاٹے"

بات آئی ہوئی ہو گئی کچھ عرصے کے بعد میں نے تحصیلِ علم کیلئے بخارا کا سفر اختیار کیا، اثنائے راہ، سواری سے گر پڑا ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، بخارا پہنچ کر کافی علاج کروایا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ کٹوانا پڑی، یہ میری ماں کی بددعا کا اثر ہے۔

(تفسیر روح البیان ،سورۃ العنکبوت:آیت نمبر8)

گونگا ہو گیا

منقول ہے کہ ایک شخص کو اس کی ماں نے آواز دی اس نے جواب نہ دیا ماں نے اس کو بددعا تو وہ گونگا ہو گیا

(بر الوالدین للطرطوشی،ص:79)

ماں باپ کا حق

ماں باپ کی حقوق اس قدر ہیں کہ ان کی ادائیگی ناممکن ہے ماں باپ ہی بندے کی حیات اور وجود کا سبب ہیں۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ ۖ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو اس کے باپ کے بارے میں تاکید فرمائی کہ اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا، کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی۔ اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے۔ یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ آخر مجھی تک آنا۔

(سورۃ لقمان، پ: 21 آیت 14)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی اپنے ماں باپ کا حق ادا کر ہی نہیں سکتا سوائے اس صورت کے کہ اپنے باپ کو کسی کا غلام پائے پھر اسے خرید کر آزاد کر دے۔

(صحیح مسلم رقم 1510 جامع ترمذی کتاب البر والصلہ)

گرم پتھر

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَال یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی حَمَلْتُ اُمِّی عَلٰی عَنَقِی فَرَسَخَیْنِ فِی رَمْضَاءِ شَدِیْدَۃٍ لَوْ اُلْقِیَتْ فِیْھَا بُضْعَۃٌ مِنْ لَحْمٍ لَنَضَجَتْ فَھَل اَدَیْتُ شُکْرَھَا فَقَال لَعَلَّہُ اَنْ یَکُوْنَ بِطَلْقَۃٍ وَاحِدَۃٍ

ترجمہ: حضرت سیدنا سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک راہ میں ایسے گرم پتھر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جائے تو کباب ہو جائے۔ چھ میل تک اپنی ماں کو سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تیری ولادت کے وقت جس قدر تکلیف تیری ماں نے برداشت کی شاید اس تکلیف کے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

(مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الصغیر، کتاب البر والصلۃ باب ماجاء فی البر وحق الوالدین، ج:8، ص:137)

باپ کا حق

حضرت میمون بن ابی شبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قِیلَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَا حَقُّ الْوَالِدِ عَلَی الْوَلَدِ؟ قَالَ: لَوْ خَرَجْتَ مِنْ أَھْلِكَ وَمَالِكَ مَا أَدَّیْتَ حَقَّھُمَا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ''باپ کا بیٹے پر کیا حق ہے؟ فرمایا: ''اگر تو باپ کے حکم پر اپنا اہل اور مال چھوڑ کر نکل جائے تب بھی تو نے باپ کا حق ادا نہیں کیا۔

(تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 24)

قلیل عمل کثیر اجر

فقیہ ابواللیث سمرقندی رضی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

ان رجلا قال یا رسول الله ان امی هرمت فاطعمها بیدی واسقیها واضئها واحملها علی عاتقی فهل جازیتها حقها قال علیه السلام لا ولا واحدا ما مائة قال ولم یا رسول الله قال لانها خدمتك فی وقت ضعفك مریدة حیاتك وانت تخدمها مریدا مماتها ولكنك احسنت والله یثیبك علی القلیل كثیرا

ترجمہ: ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ بہت ضعیف ہیں، میں اسے اپنے ہاتھ سے کھلاتا، پلاتا ہوں، وضو کرواتا ہوں، کندھوں پر اٹھاتا ہوں، کیا میں نے حق ادا کر دیا؟ ارشاد فرمایا: ''نہیں ایک فیصد بھی نہیں۔ کیسے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کمزور تھے تیرے ماں باپ نے تیری پرورش کی تیری زندگی کیلئے اور تو ان کی خدمت کرتا ان کی موت کے انتظار میں، لیکن ہاں! کام اچھا ہے اللہ عزوجل تھوڑے عمل اجر زیادہ عطا فرمائے گا۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ بنی اسرائیل، آیت:23,24)

ماں کو اٹھا کر طواف کرنے والا

سَعِیدِ بْنِ اَبِی بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَحْدِثُ :اَنَّهُ شَهِدَ ابْنَ

عُمَرَ رُجُلًا يَمَانِيًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَمَلَ اُمَّهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ يَقُولُ اِنِّي لَهَا بَعِيرُهَا الْمُذَلَّلُ اِنْ اُذْعِرَتْ رِكَابُهَا لَمْ اُذْعَرْ ثُمَّ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اَتَرَانِي جَزَيْتُهَا قَالَ لَا وَلَا بِزَفْرَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ طَافَ بْنُ عُمَرَ فَاَتَى الْمَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا بْنَ اَبِيْ مُوْسٰى اِنَّ كُلَّ رَكْعَتَيْنِ تُكَفِّرَانِ مَا اَمَامَهُمَا

ترجمہ: حضرت سعید بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ایک یمنی شخص بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا ہے اور اپنی والدہ کو اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے ہے اور کہتا جارہا تھا:

''میں اپنی والدہ کا فرمانبردار اونٹ ہوں جس پر وہ سوار ہے اگر اس کی سواریاں تھک جائیں میں تھکنے والا نہیں''

پھر اس نے کہا: ''اے ابن عمر رضی اللہ عنہ! آپ کے خیال میں کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ تو نے ایک ذفرہ کا بدلہ بھی نہیں چکایا، پھر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف فرمایا تو مقام ابرہیم پر پہنچے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر فرمایا: ''اے ابن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ! بے شک مقام ابرہیم کی دو رکعتیں پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں۔

(الادب المفرد ص :26،قدیمی کتب خانہ کراچی)

کندھے پر اٹھا کر سات حج

منقول ہے کہ ایک شخص نے اپنی ماں کو کندھے پر سوار کر کے سات حج

کروائے۔ ساتویں حج میں خیال آیا کہ شاید میں نے ماں کا حق ادا کر دیا، رات کو خواب میں دیکھا کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے، جب تو بچہ تھا اور بہت سردی تھی ماں پاس سورہی تھی اور تو نے پاخانہ کر دیا تیری ماں نے اٹھ کر تجھے دھویا غربت کی وجہ سے دوسرا بستر نہ تھا۔ اس گیلے بستر پر کڑکتی سردی میں لیٹ گئی اور رات بھر تجھے اپنے سینے پر لٹائے رکھا تو کہتا ہے کہ حق ادا ہو گیا اے **نادان**! ابھی تو تو نے اس ایک رات کا حق بھی ادا نہیں کیا۔

(مواعظ نعیمیہ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ صفحہ 413)

بعد وفات کے ماں باپ کے حقوق

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، حامئ سنت، ماحئ بدعت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں ایک استفتاء پیش ہوا کہ کیا والدین کے فوت ہو جانے کے بعد بھی والدین کا حق رہتا ہے؟

تو امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 12 حقوق ارشاد فرمائے جو بعد وفات والدین کے اولاد پر ہوتے ہیں جو درجہ ذیل ہیں۔

(1) سب سے پہلا حق ان کی موت کے بعد ان کے جنازے کی تجہیز و تدفین، غسل و نماز ہے۔ اور ان کاموں میں سنن و مستحبات کی رعایت، جس سے ان کے لئے ہر خوبی و برکت و رحمت و وسعت کی امید ہو۔

(2) ان کیلئے دعا و استغفار ہمیشہ کرتے رہنا اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(3) صدقہ اور نیک اعمال کا ثواب ان کو پہنچاتے رہنا حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا اپنی نماز کے ساتھ انکے لئے بھی نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھنا بلکہ جو نیک کام کرے اسکا ثواب انہیں اور سب مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(4) ان پر اگر کوئی قرضہ وغیرہ ہو تو اس کے ادا کرنے میں حد درجہ کی جلدی اور کوشش

کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہاں کی سعادت سمجھنا اپنے آپ قدرت نہ ہوتو اور عزیزوں اور قریبیوں سے اور پھر باقی اہل خیر سے اس کی ادائیگی میں مدد لینا۔

(۵) ان پر کوئی قرض باقی ہوتو بقدر قدرت ان کے ادا میں کوشش کرنا اور اگر حج نہ کیا ہو تو ان کی طرف سے حج کرنا یا حج بدل کرنا۔ زکوٰۃ یا عشر کا مطالبہ ان پر رہا ہوتو اسے ادا کرنا نماز یا روزہ باقی ہوتو اس کا کفارہ یا فدیہ دینا ہر طرح ان کے حقوق سے چھٹکارہ دلانا۔ (وعلی ھذاالقیاس)

(6) انھوں نے جو وصیت جائزہ شرعیہ کی ہو حتی الامکان اس کے نفاذ میں کوشش کرنا (اگر چہ شرعاً اپنے اوپر لازم نہ ہو) اگر چہ اپنے نفس پر بار ہو مثلاً نصف جائیداد کی وصیت اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی محض کے لئے کر گئے تو شرعاً تین تہائی مال سے زیادہ میں بے اجازت وارثان نہیں مگر اولاد کو مناسب ہے کہ وہ والدین کی بات مانیں اور ان کی خواہش پوری کرنے کو اپنی خواہش پر مقدم جانیں۔ ان کی قسم بعد مرگ بھی سچی رکھنا مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں فلاں کام کرے گا تو ان کے بعد یہ خیال نہ کرنا کہ اب تو وہ نہیں ان کی قسم کا کیا خیال کرنا بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہنا جیسا ان کی حیات میں رہتا جب تک کوئی حرج شرعی مانع نہ ہوا اور کچھ قسم ہی موقوف نہیں ہر طرح کے امور جائزہ میں بعد مرگ بھی ان کی مرضی کا پابند رہنا۔

(8)ہر جمعہ کو ان کی زیارت قبور کے لئے جانا وہاں یٰسین شریف پڑھنا ایسی آواز سے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہنچانا، راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے بے سلام وفاتحہ نہ گزرنا۔

(9)ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کیے جانا۔

(10)ان کے دوستوں سے دوستی نبھانا ہمیشہ ان کا اعزاز واکرام کرنا۔

(11)کبھی کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر ان کو برا نہ کہلوانا۔

(12)سب میں سخت اور عام تر اور مدام تر حق یہ ہے کہ کبھی گناہ کر کے قبر میں ان کو ایذا نہ پہنچانا اس کے اعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے۔نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرا فرحت سے چمکتا دملتا ہے اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے قلب پر صدمہ ہوتا ہے۔ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ انکو قبر میں رنج پہنچائے۔

نماز جنازہ اور دعائے مغفرت

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا

ترجمہ: حضرت اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، فرماتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''کیا میرے والدین کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی باقی ہے جو میں انکی وفات کے بعد بھی ان سے کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں! ان پر نماز جنازہ اور ان کے لئے دعائے مغفرت ان کے بعد ان سے کئے ہوئے عہد نبھانا ان کے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن سے رشتے ان کی وجہ سے قائم ہوئے۔ (دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی، بہن، پھوپھی، چچا، خالہ) اور ان کے دوستوں کی اور ماں کی سہیلیوں کی عزت واحترام کرنا۔

(ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی برالوالدین: ج 2ص433)

فتاوی رضویہ میں منقول ہے۔

إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا قَالَ" :نعم، أربعة: الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَإِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رِحْمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا، فَهٰذَا الَّذِي بَقِيَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا.

ترجمہ: ایک شخص نے حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ان کے ساتھ نیکی کرنے کا بھی ہے میں بجالاؤں؟ ان پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا ان کے دوستوں کی عزت اور جو رشتہ صرف انکی

طرف سے قائم، نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا۔ یہ وہ نیکی ہے جو انکی موت کے بعد ان کی ساتھ کرنی باقی ہوتی۔

(فتاوٰی رضویۃ رسالہ الحقوق بطرح العقوق ج24ص393)

وفات کے بعد درجہ بلند کیسے ہوتا ہے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

تَرْفَعُ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتَهُ فَيَقُوْلُ أَیْ رَبِّ أَیُّ شَیْءٍ هٰذِهِ فَيُقَالُ وَلَدُكَ اسْتَغْفَرَ لَكَ۔

ترجمہ: بعدِ موت میت کا درجہ بلند ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے اے میرے رب عزوجل! یہ کس سبب؟ اس سے کہا جاتا ہے تیرے بچے کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کے سبب۔

(الادب المفرد، باب عرض الإسلام على الأم النصرانی)

اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِأَبِيْهِ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ

ترجمہ: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کیلئے دعائے مغفرت کرے۔

(کنز العمال، ج:16، ص:463، رقم الحدیث:45449)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَيْنِ فَإِنَّهُ يَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ

ترجمہ: آدمی جب ماں باپ کیلئے دعا کرنا ترک کر دیتا ہے تو اس کا رزق قطع

ہوجاتا ہے۔

(الدیلمی ج:16 ص:482 رقم الحدیث:45556)

ماں باپ کی طرف سے صدقہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ

ترجمہ: انہوں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ام سعد کا انتقال ہوگیا ہے۔کون سا صدقہ ان کے لئے بہتر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ''پانی'' انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا: ''یہ ام سعد کیلئے ہے۔

(سنن ابو داؤد: کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء: ج: 2، ص: 176، الرقم الحدیث: 1681 دار المعرفۃ بیروت)

اگر کوئی صدقہ کرنا چاہے؟

حضرت ابن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا أَنْ يَّجْعَلَهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ

ترجمہ: تم میں سے کوئی کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ وہ والدین کی طرف سے کردے کہ اس کے ماں باپ کو بھی اجر ملے گا اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہیں ہو گی۔

(طبرانی فی الاوسط جلد 7 ص 131)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَهْدَاهَا إِلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلٰى طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَاصَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا إِلَيْكَ أَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَايُهْدٰى إِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ۔

ترجمہ: جب فوت شدہ کے اہل خانہ سے کوئی صدقہ وخیرات کر کے ایصال ثواب کرتا ہے تو اس کے اس ایصال ثواب کو سیدنا جبریل علیہ السلام ایک نورانی تھال میں رکھ کر اس قبر والے کے سرہانے لے جا کر پیش کرتے ہیں، کہ تیرے فلاں عزیز نے آپ کا یہ تحفہ بھیجا ہے تو اسے قبول کر وہ اسے قبول کر لیتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور دوسرے قبر والوں کو خوشخبری سناتا ہے، اور اس کے پڑوسیوں میں سے جسے اس جیسا تحفہ نہ ملا ہو وہ غمگین ہوجاتے ہیں۔

(طبرانی فی الاوسط جلد 7 ص :260،الرقم الحدیث:6500)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصٰى أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ أَوْصٰى بِعِتْقِ مِائَةِ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا

أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ

ترجمہ: عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کے میری طرف سے سوغلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔اس کے دوسرے بیٹے عَمرو نے باقی پچاس کو آزاد کرنا چاہا تو کہا کہ پہلے میں حضورﷺ سے دریافت کرلوں عرض کیا: ''یارسول اللہﷺ! میرے باپ نے سوغلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے کیا میں بھی آزاد کر دوں؟ حضورﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے اسے پہنچتا۔

(سنن ابو داؤد: کتاب الزکاۃ،باب ما جاء فی وصیۃ الحربی: ج:3،ص:157،الرقم الحدیث:2883دار المعرفۃ بیروت)

ماں باپ کی روح کو بتایا جاتا ہے صدقہ کس نے کیا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اپنے فوت شدہ ماں باپ کی طرف سے قربانی کی اس کو اسکا پورا ثواب ملے گا اور میت کو بھی اور ان دونوں کو بھی اور ان کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور اسکی روح کو کہا جائے گا، بے شک فلاں نے تیری طرف سے قربانی یا صدقہ کیا۔

(الزوار الی قبور لابرار جلد 1ص117)

ماں باپ کی طرف سے حج

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللّٰهَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! میری ماں نے منت مانی تھی وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کرلوں؟ فرمایا:''ہاں! اس کی طرف سے حج کر بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں تو اس کے لئے کافی ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس کی والدہ پر فرض ہوتا اور وہ اس کو ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہ ہوتا پس اس کو اپنی ماں کی طرف سے حج کرنا چاہیے۔

(النسائي كتاب الحج ج2ص 3)

آگ سے آزادی اور کامل حج کا ثواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا ؛ كتبَ اللّٰهُ له عِتْقاً مِنَ النَّارِ, وَكَانَ لِلْمَحْجُوجِ عَنْهُمْ أَجْرُ حَجَّةٍ تَامَّةٍ ؛ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيْءٌ

ترجمہ: جو آدمی اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے اور ان دونوں کو کامل حج کا ثواب عطا فرمائے گا بغیر اس کے کہ ان دونوں کے اجروں میں کمی کی جائے۔

(بیہقی فی شعب الایمان جلد 6 ص 25)

آسمانوں میں روحیں شاد ہوتیں ہیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقْبَلُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِيْ السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بَرًّا

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اس کی طرف سے اور اس کے ماں باپ کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحوں آسمان میں اس سے شاد ہوتیں ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

(الدار قطنی کتاب الحج ج 2 ص 260)

دس حج کا ثواب

فتاویٰ رضویہ میں منقول ہے:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِيْهِ اَوْ عَنْ اُمِّهِ فَقَدْ قَضٰى عَنْهُ حَجَّةً وَ كَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرٍ

بِحَجٍّ۔

ترجمہ: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے گا۔

(سنن الدارقطنی، کتاب الحج،باب المواقیت،ج:2،ص:260رقم الحدیث:112)

ماں باپ کی طرف سے روزہ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّی مَاتَتْ وَعَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَقْضِیہِ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَیْنُ اللّٰہِ اَحَقُّ اَنْ یُقْضَی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت سراپا اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! اللہ کا فرض بدرجہ اولیٰ ادا کرنا چاہیے۔

(الصحیح البخاری، کتاب الصوم،باب من مات و علیہ صوم،ص:515،ح:1953،دارالمعرفۃ بیروت)

والدین کی وفات کے بعد ان فرمانبردار بننے کا طریقہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَرَّ قَسَمَھُمَا وَقَضٰی دَیْنَھُمَا وَلَمْ یَسْتَسِبَّ لَھُمَا کُتِبَ بَارًّا وَاِنْ کَانَ عَاقًّا وَمَنْ لَمْ یَبِرَّ قَسَمَھُمَا وَلَمْ یَقْضِ دَیْنَھُمَا وَاسْتَسَبَّ لَھُمَا کُتِبَ

عَاقًا وَاِنْ کَانَ بَارًّا فِیْ حَیَاتِہِمَا

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے ماں باپ کے انتقال کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوائے، وہ ماں باپ کے ساتھ نیکوکار لکھا جاتا ہے اگر چہ ماں باپ کی زندگی میں نافرمان تھا۔ اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور دوسروں کے ماں باپ کو برا کہہ کر ان کو برا کہلوائے وہ نافرمان لکھا جائے گا اگر چہ ان کی زندگی میں فرمانبردار تھا۔

(الطبرانی والاوسط جلد 4ص236)

ماں باپ کی قبر کی زیارت کرنا

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا كُلَّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کیلئے حاضر ہو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور وہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے والا لکھا جائے۔

(الطبرانی فی معجمہ الصغیر ج:2ص : 161،حدیث رقم:955)

فرشتے قبر کی زیارت کریں گے

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا اِحْتِسَابًا كَانَ كَعَدْلِ حَجَّةٍ مَبْرُوْرَةٍ وَمَنْ كَانَ زَوَّارًا لَهُمَا زَارَتِ الْمَلٰئِكَةُ قَبْرَهٗ

ترجمہ: جو بہ نیت ثواب اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی حج مقبول کے برابر ثواب پائے گا اور جو بکثرت اپنے ماں باپ کی قبور کی زیارت کرتا ہے فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آتے ہیں۔

(الطبرانی والاوسط جلد 4ص236)

قبر پر سورہ یٰسین شریف پڑھنے والا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمْعَةِ فَقَرَاَ عِنْدَهٗ يٰسٓ غُفِرَ لَهٗ.

ترجمہ: جو شخص بروز جمعہ ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر حاضر ہو اور وہاں سورۃ یٰسین شریف پڑھے بخش دیا جائے گا۔

(الطبرانی والاوسط جلد 4ص236)

سورہ یٰسین شریف کے حرف کے بدلے مغفرت

حضرت عائشہ صدیقہ اپنے والد محترم حضرت ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْجُمْعَةِ فَقَرَاَ عِنْدَهٗ يٰسٓ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا

ترجمہ: جو شخص ہر جمعہ اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کرا اور سورۃ یٰسین شریف

پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں سب کی گنتی کے برابر اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمائے

(الطبرانی والاوسط جلد4ص236)

مردہ باپ کا بیٹے سے کلام

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد ابن العباس وراق سے روایت فرماتے ہیں ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر پر گیا۔ راستے میں شخص کا انتقال ہو گیا وہ جنگل گوگل کے درختوں کا تھا۔ ان کے نیچے دفن کر کے بیٹے نے جہاں جانا تھا چلا گیا۔ جب پلٹ کر آیا اس منزل میں رات کو پہنچا باپ کی قبر پر نہ گیا تو ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے۔

رأيتك تطوى الدوم ليلا ولاترى　　عليك باهل الدوم ان تتكلما

و با لدوم ث و ثويت مكانه　　فمر باهل الدوم عاج فسلما

ترجمہ: ''میں نے تجھے دیکھا کہ تورات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ ان درختوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر اس کی جگہ تو ہوتا اور وہ یہاں سے گزرتا تو راہ سے پلٹ کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا''

(فتاوی رضویہ، ج:24،ص:399)

سب سے بڑھ کر حسن سلوک

''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ

يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک میں سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آدمی باپ کے بعد اس کے دوستوں سے حسن سلوک کرے۔

(الصحیح المسلم، باب:صلة اصدقاء الاب والام، ص:1170، ح:6460، دارالمعرفة بیروت)

ماں باپ کے دوستوں سے دوستی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْفَظْ وُدَّ اَبِيْكَ لَاتَقْطَعْهُ فِيُطْفِيءُ اللّٰهُ نُوْرَكَ

ترجمہ: اپنے ماں باپ کی دوستی پر نگاہ رکھو اسے قطع نہ کرنا ورنہ اللہ تیرا نور بجھا دے گا۔

(الادب المفرد، باب لاتقطع من کان یصل ابوک، ص:21، قدیمی کتب خانہ کراچی)

مرحوم والدین کو اولاد کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں

عن والد عبدالعزیز تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ عَلَى اللّٰهِ وَ تُعْرَضُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَ الْاٰبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ فَيَفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَ تَزْدَادُوْ وُجُوْهُهُمْ بِيَاضًا وَ اَشْرَاقًا فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تُوْذُوْا اَمْوَاتَاكُمْ۔

ترجمہ: والد عبدالعزیز سے رایت ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ عزوجل کے سامنے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اور ماں باپ کے سامنے جمعہ

کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔اور وہ ان (اپنے متعلقین) کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں، اور ان کے چہروں کی سفیدی اور چمک زیادہ ہو جاتی ہے، سو تم اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے فوت شدگان لوگوں کو اذیت نہ دو۔

(کنز الاعمال، ج:16، ص:469)

حضرت سیدنا صدقہ بن سلیمان جعفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

میرا عنفوان شباب تھا اور میں بری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا۔مگر جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا، میں نے اپنی سابقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہ خداوندی عزوجل میں توبہ لی اور اعمال صالحہ کی طرف راغب ہو گیا، پھر بدقسمتی سے ایک دن میں برے کام کا مرتکب ہوا تو اسی رات والد محترم خواب میں آئے اور فرمایا: "اے میرے بیٹے! تیرے اعمال میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک کے اعمال جیسے ہوتے ہیں لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کیے گئے تو مجھے بہت شرمندگی ہوئی۔خدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے رسوا نہ کیا کرو۔بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں انقلاب آ گیا میں ڈر گیا اور توبہ پر استقامت اختیار کر لی۔

راوی کہتے ہیں: تہجد کی نماز میں ہم آپ کو اس طرح التجائیں کرتے سنتے تھے اے صالین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! گناہگاروں پر رحم کرنے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں، کبھی برائی و ظلم کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں، اے

خالق و مالک! مجھے سچی توبہ نصیب فرما۔"

(عیون الحکایات مترجم :ج:2ص:343،مکتبۃ المدینہ کرچی)

گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی مجھے نیک انسان بنا یاالٰہی عزوجل

تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی عزوجل

مقربینِ بارگاہ الٰہی عزوجل

اور ماں باپ سے حسن سلوک

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی دودھ کی ماں پر شفقت

أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعِرَّانَةِ قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ اَحْمِلُ عَظْمَ الْجَزُوْرِ اِذْ اَقْبَلَتْ امْرَاَةٌ حَتّٰى دَنَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هِيَ فَقَالُوا هٰذِهِ اُمُّهُ الَّتِي اَرْضَعَتْهُ۔

ترجمہ: حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے میں اس چھوٹا تھا اور اونٹ کی ہڈی اٹھائے ہوئے تھا کہ ایک عورت سامنے سے آئی حتی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے اپنی چادر مبارک بچھا دی جس پر وہ بیٹھی (جب وہ وہ چلی گئی) تو میں نے عرض کیا: ''یہ کون تھی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فرمایا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں تھیں۔

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، ج:4، ص:436، ح:5144، دار المعرفۃ بیروت)

ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"یہ حلیمہ سعدیہ تھیں جو حنین کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوئے ان کی تعظیم کیا اور ان کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنے کے لئے ان کی خاطر چادر بچھائی، جس پر وہ بیٹھیں، جن لوگوں کو علم نہ تھا وہ تعجب کر رہے تھے۔ کہ یہ عظیم المرتبت عورت کون ہے لیکن جب علم ہوا تو پتہ چلا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دودھ پلانے والی ماں کا کتنا عظیم احترام کیا"

(مرقات)

ام ایمن رضی اللہ عنہا

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ ظاہری کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: "چلو ہم اُمِّ ایمن کی طرف چلیں، ہم ان کی زیارت کریں گے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان

سے ملاقات کیلئے جایا کرتے تھے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں تو دونوں حضرات رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: ''کہ کیوں رو رہی ہو؟ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت بہتر ہے، انہوں نے فرمایا: ''میں اس لئے نہیں رو رہی کہ مجھے یہ علم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند و بالا ہے میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ آسمانوں سے اس وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، ام ایمن رضی اللہ عنہا یہ کہنے نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی رونے پر برانگیختہ کر دیا اور دونوں حضرات بھی رونے لگے۔

(الصحیح المسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فی فضائل ام ایمن، ص:1130، ح:6268، دار المعرفۃ بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور وہیں قبیلے میں مقیم رہے اور 6ھ میں اپنے قبیلے بنی دوس کے ساتھ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ہر چیز سے قطع تعلق کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیلئے یکسو ہو گئے مسجد نبوی اپنا جائے قیام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا امام بنالیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں آپ رضی اللہ عنہ کے بیوی بچے نہ تھے اور صرف بوڑھی ماں تھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی اور وہ ان کی خدمت اور اطاعت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرتے تھے انہیں اس بات کا گہرا احساس تھا کہ ماں جوانی میں بیوہ

ہو گئی تھیں اور اس نے بڑی تکالیف کے ساتھ میری پرورش کی ہے اس لئے وہ ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے اور کبھی کوئی ایسی بات نہ کہتے تھے جس سے ان کی دل آزاری ہوتی ہو ماں بھی فرمانبردار فرزند پر جان چھڑکتی تھی لیکن جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کر لیا تو ماں نے بیٹے کا ساتھ نہ دیا کیونکہ وہ پرانے خیال کی خاتون تھی اور اپنا آبائی مذہب (بت پرستی) چھوڑنا اسے کسی طرح گوارا نہ تھا تاہم سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے ادب واحترام میں کوئی کمی نہ کی اور وہ برابر اس کی خدمت کرتے رہے۔ جب ماں نے اپنے وطن سے مدینہ منورہ پہنچ کر بھی اپنا آبائی مذہب نہ چھوڑا تو اس کے کفر وشرک کی وجہ سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دل ہی دل میں کڑھتے رہتے تھے وہ ماں کو بڑی نرمی سے اسلام قبول کرنیکی ترغیب دیتے اور اسلام کے محاسن وبرکات سے اس کو آگاہ کرتے رہتے تھے لیکن ان پر کوئی اثر نہ ہوتا تھا لیکن آخر ایک دن بی بی امیمہ کے نعمت اسلام سے بہرہ یاب ہونے کا وقت آ ہی گیا اس وقت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ماں کو اسلام کی دعوت دی۔ اس نے نہ صرف اس دعوت کو ٹھکرا دیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بھی بڑے برے الفاظ کہہ گئی ادھر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت اور عقیدت تھی ان کو ماں کی باتوں سے سخت صدمہ پہنچا روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے واقعہ عرض کیا اور درخواست کی۔

فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ

ترجمہ: اے اللہ عزوجل ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما

حضرت ابو ہریرہ گھر واپس آئے تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور اندر سے پانی گرنے کی آوازیں آرہی ہیں۔ وہ سمجھ گئے کہ ماں غسل کر رہی ہے تھوڑی دیر کے بعد حضرت ابو ہریرہ نے دروازہ کھولا ماں نے کپڑے پہن لئے تھے سر پر ابھی دوپٹہ نہیں کیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ نے گھر میں قدم رکھا ماں بولیں۔

إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو فرط مسرت سے بے خود ہو گئے۔ خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بشارت ہو کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمالی ہے اور اللہ عزوجل نے میری ماں کو ہدایت بخشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے استدعا کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ سب مومنین اور مومنات کے دل میں میری اور میری ماں کی محبت پیدا کر دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ خود حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جو مومن مرد عورت ان کے بارے میں سنتا ان سے محبت کرنے لگتا۔

(طبقات ابن سعد جلد 4ص 55) (البدایہ والنہایہ جلد 8ص 104)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں رہتے تھے اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہا علیحدہ دوسرے گھر میں رہتی تھیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب کہیں جانا چاہتے تو اپنی ماں کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتے تھے۔

"السلام علیکم یاامتاہ ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

یعنی اے میرے ماں! اللہ عزوجل کی آپ پر سلامتی رحمت اور برکتیں ہوں۔

ماں جواب دیتی: "وعلیکم یا ابنی ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

یعنی اے میرے فرزند! تم پر بھی اللہ عزوجل کی سلامتی رحمت اور برکتیں ہوں۔

اس کے بعد سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے: "رحمك اللہ کما ربیعنی صغیرا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تم پر بھی رحم فرمائے جیسا کہ تم نے بڑے ہو کر مجھ سے حسن سلوک کیا۔

(ادب المفرد باب جزاء الوالدین۔)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں سے محبت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ماں سے کس قدر محبت تھی اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چند صحابہ کے ساتھ بھوک سے پریشان ہو کر بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس وقت تمہارا آنا کیسا ہوا؟

عرض کیا: ''بھوک کھینچ لائی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کا ایک طباق منگوایا اور ہر شخص کو دو دو کھجوریں عطا فرما کر فرمایا: ''یہ کھجوریں کھاؤ اور اسکے بعد پانی پیوں وہی کھجوریں تمہیں کافی ہو جائیں گی۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک کھجور کھالی اور ایک اٹھا کر اپنے دامن میں رکھ لی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم نے یہ کھجور کس لئے اپنے دامن میں رکھ لی؟

عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی ماں کے لئے۔

ارشاد فرمایا: ''تم یہ کھجور کھالو ہم تمہاری ماں کے لئے دو کھجوریں اور دے دیں گے اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حکم کی تعمیل کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو کھجوریں عطا فرمائیں تا کہ اپنی ماں کو پیش کریں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ زندگی بھر ماں کے خدمت گزار رہے اور جب تک وہ حیات رہیں ان کی تنہائی اور بڑھاپے کے خیال سے حج کے لئے بھی نہ گئے قیاس غالب یہ ہے کہ ان کی والدہ بہت ضعیف ہوں گی اور ان کی زندگی میں سیدنا ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ صرف اس وجہ سے حج نہیں کیا کہ ان کے بڑھاپے میں تنہا چھوڑنے سے تکلیف ہوگی۔ اوراس عمر میں ان کو دیکھ بھال کی ضرورت ہے اس سلسلے میں علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کی خدمت گزاری کے خیال (اور ان کی خدمت محبت کی بنا پر) حج پر نہیں گئے۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئیں۔

(طبقات ابن سعد، ص: 5، جلد: 4، عن ابن شہاب)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَاَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَاْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اِنَّهُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ میں ان سے ایک اعرابی (دیہاتی) کی ملاقات ہوگئی سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کیا جس سواری پر سوار تھے اس پر اسے بھی سوار کرلیا اور اپنا عمامہ اتار کر اسے دے دیا۔

ابن دینار کہتے ہیں: "ہم نے انہیں کہا:" کہ اللہ عزوجل آپ کا بھلا فرمائے یہ اعرابی لوگ تھوڑی سی چیز پر بھی خوش ہوجاتے ہیں (اور حالانکہ آپ اتنا کرم فرمارہے

ہیں) تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: "اس کا باپ میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "بہترین بھلائیوں میں سے ہے کہ بیٹا اپنے باپ کو ساتھ محبت رکھنے والوں سے صلہ رحمی کرے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بہت حسن سلوک کرنے والے تھے یہاں تک کہ ان سے عرض کیا گیا:

اِنَّكَ مِنْ اَبَرِّ النَّاسِ بِاُمِّكَ وَلَسْنَا نَرَاكَ تَاْكُلُ مَعَ اُمِّكَ فِيْ صَحْفَةٍ

ترجمہ: بے شک آپ رضی اللہ عنہ تو اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں کی بنسبت زیادہ حسن سلوک کرنے والے ہیں لیکن ہم آپ رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھاتے نہیں دیکھتے۔

جب والدہ رضی اللہ عنہا کھانا کھا کر فارغ ہو جاتیں ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ کھاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"اَخَافُ اَنْ تَسْبِقَ يَدِيْ اِلٰى مَا قَدْ سَبَقَتْ عَيْنُهَا اِلَيْهِ فَاَكُوْنُ قَدْ عَقَقْتُهَا

ترجمہ: میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کہیں میرے ہاتھ اس چیز کی طرف سبقت نہ لیں جائیں جس کی طرف میری ماں رضی اللہ عنہا کی آنکھیں سبقت لے جا چکی

ہوں اوراس طرح میں نافرمانوں میں سے ہوجاؤں۔

(بر الوالدین،ص:17)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت علیہ رحمۃ اللہ الخالق کے والد گرامی بچپن ہی میں وفات پاگئے تھے جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ ایک مدت تک زندہ رہیں آپ رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی والدہ ماجدہ سے بے حد محبت کرتے تھے اوران کی خوب خدمت کرتے تھے آپ کی والدہ شکی مزاج خاتون تھیں اور عام عورتوں کی طرح انھیں بھی واعظوں اورقصہ گوئی کرنے والے خطیبوں سے عقیدت تھی۔

کوفہ کے مشہورواعظ عمر بن زراورقاضی زرعہ پرانہیں زیادہ یقین تھا۔اس لئے جب کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوحکم فرماتیں کہ عمر بن زر سے پوچھ کرآؤ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ ماجدہ کے حکم کی تعمیل کے لئے ان کے پاس جاتے وہ بے چارے سراپاعذربن کرعرض کرتے:"حضور!میں آپ کے سامنے کیسے زبان کھول سکتا ہوں اوراکثرایسا ہوتا کہ عمرکوکسی مسئلہ کا جواب نہ آتا ہوتا تو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کرتے کہ آپ مجھ کوجواب بتادیں تاکہ میں اسی کو آپ کے سامنے دہرادوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جواب دیتے تو وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے دہرادیتے اورپھر وہی جواب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آکر اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کردیتے۔

(الخیرات الحسان:196)

آپ کی والدہ کبھی کبھی اصرار کرتیں کہ میں خود چل کر پوچھوں گی، چنانچہ وہ خچر پر سوار ہوتیں اور آپ کیساتھ پیدل چلتے۔ حالانکہ آپ کا گھر وہاں سے کئی میل دور تھا۔ وہ خود مسئلہ بیان کرتیں اور اپنے کانوں سے جواب سن لیتیں تو مطمئن ہوتیں۔

امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ کو خچر پر بٹھا کر عمر بن زر کے پاس لے جارہے تھے تا کہ آپ سے مسئلہ پر گفتگو کر سکیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ کی درخواست پر لے جارہے تھے ورنہ آپ کو معلوم تھا کہ عمر بن زر کا کیا مقام ہے یہ سب اپنی والدہ کے احترام کے پیش نظر تھا۔

(مناقب للموفق : 293)

ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فتویٰ پوچھا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ تحریر فرمادیا، وہ بولیں میں تو وہی فتویٰ قبول کروں گی جو زرعہ لکھیں گے۔ چنانچہ آپ اپنی والدہ کی دلجوئی کے لئے زرعہ کے پاس گئے اور ان سے فرمایا: ''میری والدہ آپ سے فتویٰ پوچھتی ہیں تو انھوں نے عرض کیا: ''آپ زیادہ فقیہہ ہیں آپ فتویٰ دیجئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں یہ فتویٰ دیا ہے لیکن وہ آپ سے تصدیق چاہتی ہیں تو زرعہ نے لکھ کر کہا فتویٰ وہی صحیح ہے جو امام ابوحنیفہ نے دیا تھا اس تحریر سے وہ مطمئن ہوگئی۔

(مناقب الموفق:293)

جب امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو عباسی خلیفہ نے چیف جسٹس مقرر کرنا چاہا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انکار کیا، اس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جیل میں ڈال دیا گیا۔

جلاّد روزانہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوگوں کے سامنے کوڑے مارتے اور کہتے کہ چیف جسٹس کا منصب قبول کرلیں مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ انکار کرتے۔ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوڑے کھاتے کھاتے رو پڑے۔وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:''میں اپنی تکلیف کی وجہ سے نہیں رویا، مجھے اپنی والدہ یاد آ گئیں۔وہ میری جدائی میں کس قدر مغموم ہوں گی۔ دوسری روایت ہے کہ وہ میرے خون آلود چہرے دیکھیں گی تو انھیں کس قدر دکھ ہوگا۔

(مناقب للموفق۔ 293)

امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب مجھے کوڑے لگائے جاتے تھے تو میری والدہ مجھے کہا کرتیں تھیں۔ابو حنیفہ! تجھے علم نے اس قوت برداشت تک پہنچادیا ہے۔تم اس علم کو چھوڑ و اور عام دنیاداروں کی طرح کام کرتے جاؤ۔میں نے کہا:'' اے امی جان! اگر میں علم چھوڑ دوں تو اللہ تعالیٰ عزوجل کی رضا کس طرح حاصل کروں گا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے میں اپنے والدین کے ایصال ثواب کے لئے ہر جمعہ کے دن بیس دینار خیرات کرتا ہوں اور اس بات کی میں نے منت مانی ہوئی ہے دس درہم والد اور دس درہم والدہ کے ایصال ثواب کیلئے خیرات کرتا ہوں۔ ان مقررہ درہموں کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والدین کے لئے فقراء مساکین میں اور بھی چیزیں صدقہ کرتے تھے۔

(مناقب للموفق : 293)

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا ماں سے حسن سلوک

ایک رات آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محوخواب تھیں ۔ ذرا آنکھ کھلی تو آپ رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر کہا اویس! ''پانی پلا دو۔ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ اٹھے، گھر کے مٹکے میں پانی نہ تھا مٹکا اٹھایا اندھیری رات میں ٹھوکریں کھاتے ہوئے پتھروں سے ٹکراتے ہوئے کنویں پر گئے ۔ پانی بھر لایا اور کٹورے میں پانی بھر کر ماں کے سرہانے آ کھڑے ہوئے۔

والدہ پر پھر نیند غالب آ گئی اور سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کھڑے کھڑے ساری رات گزار دی صبح جب آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کی آنکھ کھلی تو اپنے بیٹے کو ہتھیلی پر پانی رکھے باادب کھڑے پایا، ماں نے پوچھا: ''لخت جگر! کیا تم ساری رات اسی طرح کھڑے رہے ہو؟

جواب دیا: ''ہاں امی جان! آپ اگر پانی مانگتیں اور میں سوجاتا تو اطاعت میں فرق آجاتا، ماں کا ممتا سے بھرا ہوا دل اس اطاعت وخدمت کے جذبے پر ایسا مسرور ہوا کہ فوراً بارگاہ ایزدی عزوجل میں خلوص دل سے دعا مانگی جسے شرفِ قبولیت حاصل ہوئی کہ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے''

(ذکر اویس)

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری والدہ نے رات کو پانی مانگا لیکن اتفاق سے اس وقت گھر میں پانی نہیں تھا۔ چنانچہ میں منکا لے کر نہر سے پانی لایا مگر واپس آنے میں دیر ہونے کی وجہ سے والدہ کو پھر نیند آ گئی۔

میں رات بھر ان کے سرہانے پانی لے کر کھڑا رہا اس رات بہت سردی تھی حتیٰ کہ پیالے میں موجود پانی بھی سردی کی وجہ سے جم گیا۔ جب والدہ جاگیں تو میں نے انھیں پانی پیش کیا والدہ نے فرمایا: ''اتنی دیر کھڑے رہنے کی کیا ضرورت تھی، پانی رکھ دیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا: ''میں اس خوف سے کھڑا رہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ بیدار ہوں اور پانی نہ پائیں تو آپ کو تکلیف نہ ہو۔ یہ سن کر میری والدہ نے مجھے بہت دعائیں دیں۔

اسی طرح ایک رات والدہ نے مجھے حکم دیا کہ دروازے کا ایک پٹ کھول دو لیکن میں رات بھر اسی پریشانی میں کھڑا رہا کہ دایاں پٹ کھولوں یا بایاں۔ کیونکہ اگر ان کی مرضی کے بغیر غلط پٹ کھل گیا تو حکم عدولی میں شمار ہوگا۔ چنانچہ انھیں خدمتوں کے طفیل یہ مراتب حاصل ہوئے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے حضرت سیدنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مکتب بھیجا۔

سورہ لقمان پڑھتے پڑھتے جب آیت ان اشکر لی و الوالدیك۔

ترجمہ: میرا شکر کرو اور اپنے والدین کا شکر کرو۔

پر پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے استاد صاحب سے اس آیت کا مطلب پوچھا، مطلب ظاہر ہونے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر بڑا اثر ہوا اور استاد صاحب سے گھر جانے کی اجازت مانگی تا کہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں کچھ عرض کر آؤں۔

جب اجازت لے کر آپ گھر آئے تو والدہ نے پوچھا: ''بیٹا! گھر آنے کی کیا وجہ ہے کیا کوئی ہدیہ لایا ہے یا کوئی عذر پیش ہے؟

عرض کیا: ''نہیں بلکہ ان اشکرلی و الوالدیك پڑھ کر میرے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اور اس کے متعلق یہ عرض کرنے آیا ہوں کہ دو جگہوں پر میں خدمت ادا نہیں کر سکتا یا تو مجھے اللہ عزوجل سے ہمیشہ کیلئے مانگ کر اپنی خدمت میں رکھ لو یا اللہ عزوجل کے حوالے کر دو تا کہ اسی کی عبادت میں لگا رہوں ماں نے فرمایا: ''بیٹا! میں تجھے اللہ عزوجل کی خدمت کے لئے آزاد کرتی ہوں اور اپنا فرض تجھ پر معاف کیا، جاؤ اور اپنے رب عزوجل کو راضی کرو۔

(تذکرۃ الاولیاء)

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بھائی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ دونوں بھائیوں میں طے تھا کہ ایک بھائی سارے رات اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تو دوسرا ماں کی خدمت کرتا۔ جب دوسری رات آتی تو ماں کی خدمت کرنے والا بھائی عبادت اور عبادت کروالا بھائی ماں کی خدمت کرتا۔

ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی کی باری ماں کی خدمت کرنے کی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی نے کہا کہ اگر آج آپ ماں کی خدمت کرلیں اور میں عبادت کرلوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دے دی اور خود ماں کی خدمت میں مشغول ہو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی نے جونہی عبادت شروع کی تو ایک غیبی آواز

سنائی دی کہ ہم نے تمہارے بھائی کے ساتھ تمہیں بھی اس کے طفیل بخش دیا، یہ سن کر انہیں بہت حیرت ہوئی اور انہوں نے عرض کی یا الٰہی عزوجل میں تو تیری عبادت کررہا ہوں اور میرا بھائی ماں کی خدمت کر رہا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ میری مغفرت کرنے کی بجائے اس کی مغفرت کرکے مجھے اس کا طفیلی بنادیا گیا۔ ندا آئی کہ ہمیں تیری عبادت کی حاجت نہیں بلکہ محتاج ماں کی خدمت کرنے والے کی اطاعت ہمارے لئے باعث خوشنودی ہے۔

حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت محمد علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جوانی کے زمانے میں دو نوجوانوں کو اس بات کیلئے تیار کیا کہ کسی دوسرے مقام پر جاکر تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں دوست اس کے لئے تیار ہوگئے لیکن پھر آپ ک رحمۃ اللہ علیہ و بوڑھی ماں کی وجہ سے اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں ساتھی بغرض تعلیم روانہ ہوگئے آپ رحمۃ اللہ علیہ تعلیم سے محروم رہ جانے کی وجہ سے اتنے مغموم ہوئے کہ روزانہ قبرستان جاتے اور وہاں گریہ وزاری کرتے اور سوچتے کہ جب میرے ساتھی تعلیم مکمل کرکے واپس آئیں گے تو مجھے یقیناً ان کے سامنے ندامت ہوگی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ماں کی خدمت کی وجہ سے ان کا تعلیم سے دور رہنا اتنا پسند آیا کہ حضرت خضر علیہ السلام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔ حضرت خضر علیہ السلام

نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا روزانہ اسی جگہ مجھ سے تعلیم حاصل کرلیا کرو پھران شاء اللہ تعالیٰ کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہو گے۔ اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ مسلسل تین سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے اور بہت بلند مقام حاصل کیا اور جب آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس استاد بن کر آئے ہیں تو آپکو بہت خوشی حاصل ہوئی اور فرماتے تھے کہ یہ مرتبہ مجھے ماں کی خدمت کی وجہ سے ہی ملا ہے۔

حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ

امام محمد بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبداللہ بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے فرماتے ہیں محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "میرے بھائی عمر نے نماز پڑھتے ہوئے رات گزاری اور میں نے اپنی والدہ کے پاؤں دباتے ہوئے رات گزاری میں پسند نہیں کرتا کہ میری رات اس کی رات کے بدلے ہو جائیں۔

امام ابن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد المنکدر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راویت کیا ہے کہ وہ اپنا رخسار زمین پر رکھتے تھے پھر اپنی ماں سے کہتے تھے۔ امی جان اٹھو اور اپنا پاؤں میرے رخسار پر رکھو۔

(شعب الایمان جلد 6 ص 204 دارالکتب العلمیۃ بیروت)

غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضور سیدی غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے جب علمِ دین

حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت طلب کی۔

ماں نے کہا: ''اے میرے لختِ جگر!

تمہاری جدائی تو تھوڑی دیر بھی برداشت نہیں کرسکتی لیکن جس نیک کام کیلئے تم بغداد جانا چاہتے ہو میں اس سے تمہیں نہیں روک سکتی۔ میری دعا ہے کہ تم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔ میں تو شاید جیتے جی تمہاری صورت نہ دیکھ سکوں گی لیکن میری دعائیں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہونگی۔

پھر فرمایا: '' تمہارے والد نے وصال کے وقت اَسّی 80 دینار میرے سپرد کئے تھے۔ اس میں سے چالیس دینار تمہارے چھوٹے بھائی کے لئے رکھتی ہوں اور چالیس دینار تمہیں دیتی ہوں جب ضرورت پڑے اسے خرچ کر لینا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ماں نے چالیس دینار آپ کی بغل کے نیچے سی دیئے اور فرمایا: '' اے میرے نورِ نظر! زندگی کے کسی موڑ پر اپنی زبان کو جھوٹ سے آلودہ مت کرنا، خواہ کیسی بھی مصیبت آ پڑے۔

سعادت مند بیٹے (غوث پاک رضی اللہ عنہ) نے کہا: '' امی جان! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کی ماں نے آپ رضی اللہ عنہ کو جیلان سے بغداد جانے والے ایک تجارتی قافلے سے ملا دیا۔

جب قافلہ ہمدان کے قریب پہنچا تو ڈاکوؤں نے قافلے کو روک کر سارا مال لوٹ

لیا ایک قذاق (ڈاکو) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے بچے! کیا تیرے پاس بھی کچھ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری ماں نے میری بغل کے نیچے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔

قذاق نے آپ کے کلام کو تمسخر سمجھا اور چلا گیا۔ پھر یکے بعد دیگرے دو قذاق آئے۔ انہوں نے بھی اسی طرح پوچھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہی جواب دیا وہ بھی مذاق سمجھ کر چلے گئے۔

جب تمام قذاق اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار سے کہا کہ وہ بچہ ہم سے مذاق کرتا ہے۔ کہتا ہے میرے پاس چالیس دینار ہیں حالانکہ اس کے پاس دینار نہیں ہیں۔

سردار نے کہا: ''بچے کو میرے پاس لے آؤ۔

وہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر سردار کے پاس لے گئے۔

سردار نے کہا: ''اے بچے!'' کیا تیرے پاس کوئی مال ہے؟

تو غوث پاک رضی اللہ عنہ نے بلا خوف وخطر فرمایا: ''کہ جی ہاں۔ میرے پاس چالیس دینار ہیں جو میری ماں نے بغل کے نیچے گدڑی میں سی رکھے ہیں۔

سردار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گدڑی سے چالیس دینار نکال لئے اور کہا! تم جانتے ہو کہ ہم کسی کو نہیں چھوڑتے پھر تم نے اپنے چھپے مال کو کیوں ظاہر کیا؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "کہ رخصت کرتے وقت میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی۔اے میرے لخت جگر زندگی کے کسی موڑ پر اپنی زبان کو جھوٹ سے آلودہ نہ کرنا تو میں ان چند سکوں کی خاطر اپنی ماں سے کیے ہوئے عہد کو کیسے توڑتا؟ غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ میٹھا بول ڈکوؤں کے سردار کے دل میں تیر پیوست ہو گیا۔

ڈاکوؤں کا سردار روتے ہوئے بولا اے منّے تو کتنا عظیم ہے کہ تو اپنی ماں سے کئے ہوئے عہد کو نہیں توڑتا اور میں اپنے رب سے کئے ہوئے عہد و پیمان کو توڑ رہا ہوں۔ اس نے ساٹھ ڈکوؤں سمیت غوث پاک کے ہاتھ پر توبہ کی اور عہد کیا کہ آج سے میں بھی سچ بولوں گا اور قافلے کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ اور سب اللہ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

فائدہ: اس واقعہ سے ہمیں چند باتیں معلوم ہوئیں۔

(1) ماں کی اطاعت کی برکت ظاہر ہوئی۔

(2) سچ بولنے کی برکت ظاہر ہوئی۔

(3) اللہ عزوجل کے ولی کی زبان کی تاثیر ظاہر ہوئی۔

(4) یہ بات بھی واضح ہوئی کہ اللہ عزوجل کے ولی کی عمر جتنی بھی ہو وہ حق بات کہنے میں کسی سے نہیں ڈرتے۔

ابواسمٰعیل دباس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

شیخ الاسلام عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ ابواسمٰعیل دباس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کہتے ہیں کہ میں حج کی نیت سے گھر سے نکلا اور شیراز پہنچ گیا۔ وہاں ایک مسجد میں گیا جہاں میں نے شیخ مومن کو دیکھا کہ کچھ سی رہے ہیں۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب میری طرف متوجہ ہوئے تو مجھ سے دریافت کیا کہ تم کس نیت سے گھر سے نکلے ہو؟ کیا حج کا اردہ ہے؟ میں نے کہا: ''جی ہاں'' فرمایا: لوٹ جاؤ اور ماں کی خدمت کرو مجھے ان کی یہ بات ناگوار محسوس ہوئی تو وہ فرمانے لگے دل میں کیا پیچ و تاب کھا رہے ہو میں نے پچاس حج کئے ہیں۔ میں ان تمام حجوں کا ثواب تم کو دیتا ہوں۔ اس کے عوض تم اپنی والدہ کی خوشی مجھے دے دو جو تمہاری خدمت سے ان کو ہوگی۔

(نفحات الانس ص 55)

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اللہ تعالٰی نے جامع کمالات ظاہری و باطنی صوری و معنوی بنایا تھا اوصاف و کمالات میں جسے بھی دیکھ لیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ذات میں بروجہ کمال اس کا ظہور تھا۔ والدین کی اتباع کا یہ حال ہے کہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد ماجد جناب مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا انتقال ہوا اپنے حصہء جائیداد کے خود مالک تھے مگر سب اختیار والدہ ماجدہ کے سپر

دیتھا۔ وہ پوری مالکہ متصرفہ تھیں جس طرح چاہتیں صرف کرتیں جب آپ کو کتابوں کی خریداری کیلئے کسی غیر معمولی رقم کی ضرورت پیش آتی تو والدہ ماجدہ کی خدمت میں عرض کرتے اور اپنی ضرورت کا اظہار کرتے۔

(حیات اعلیٰ حضرت)

ماں باپ کے آداب

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ط

ترجمہ: یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

(سورة القمان آیت نمبر 14)

جس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر صرف زبان سے شکر کے کلمات نکالنے سے ادا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ پوری زندگی میں ظاہر و باطن سے احکام کی تعمیل کا نام شکر ہے۔اسی طرح ماں باپ کی شکر گزاری بھی ان کے حقوق کا خیال رکھنے اور آداب بجالانے میں ہے۔

ماں باپ کے متفرق آداب

(1) ان سے دل سے محبت کریں۔

(2) ان کو نام سے مت پکاریں بلکہ ان کو انکی اس کنیت سے پکاریں جس کو وہ پسند کرتے ہوں۔

(3) ان سے پہلے نہ بیٹھیں۔

(4) ان سے آگے نہ چلیں۔

(5) حتی الامکان ان کے برابر نہ بیٹھیں۔

(6)اگر وہ تشریف لائیں تو ان کے استقبال کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

(7)ان کو عزت کی جگہ پر بٹھائیں، ہو سکے تو اپنی چادر بچھا دیں۔

(8)چہرے کی بشاشت اور خندہ پیشانی سے بات کریں۔

(9)اپنی بات احسن انداز میں عرض کریں اگر نہ مانیں تو خاموش ہو جائیں ضد نہ کریں۔

(10) ناراض ہوئے بغیر ان کی بات قبول کریں۔

(11) ان سے نرمی سے بات کریں۔

(12) اگر بھوک لگے تو کھانا کھلائیں۔

(13)اگر کپڑے نہ ہوں تو کپڑے پہنائیں۔

(14)ان کی خدمت کریں اگر ان کو ضرورت ہو۔

(15)اگر ان کا حکم خلاف شرع نہ ہو تو فوراً پورا کریں۔

(16)کھانے پینے میں ان سے پہل نہ کریں۔

(17)ان کیلئے رحمت اور مغفرت کی دعا کریں۔

(18)ان کی خطاؤں سے درگزر کریں اور ان کو نرمی سے نصیحت کریں۔

(19)ان کی عزت اور ان کا احترام کریں۔

(20)ان کے سامنے تکبر سے پیش نہ آئیں۔

(21) ان کو خوش کرنے والے کام کریں۔

(22)ان کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کر کے ان کی دعائیں لیں۔

(23)باپ کے ہاتھ چومیں۔

(24) ماں کے قدم چومیں۔

(25)ساری تنخواہ لا کر ان کو پیش کریں۔

(26) ہر کام میں ان سے مشورہ کریں۔

(27)لوگوں کے سامنے ان کی تعریف کریں۔

(28) ان کے دوست احباب سے خوش دلی سے پیش آئیں۔

(29)ان کے آرام میں خلل نہ ڈالیں۔

(30)ان کو پیچھے سے آواز نہ دیں بلکہ خود قریب جا کر نرمی سے بات کریں۔

چند سوالات کے جوابات

ماں باپ کے حق کی ادائیگی

سوال: کیا ماں باپ کا حق ادا ہو سکتا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

''والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برآ ہو، وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت وکمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوشش اس کے آرام کیلئے ان کی تکلیفیں خصوصاً پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے میں، دودھ پلانے میں ماں کی کی اذیتیں ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے خلاصہ یہ کہ وہ اس کیلئے اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سائے اور ان کی ربوبیت اور رحمت کے مظہر ہیں ولہٰذا قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:24، ص:401)

دوسری جگہ فرماتے ہیں

"والدین کا حق اولاد پر اتنا ہے کہ اسے اللہ عزوجل نے حقوق عظیمہ کے ساتھ گنا ہے۔ ان اشکر لی و لوالدیك حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا"

(واللہ تعالیٰ اعلم)

(احکام شریعت)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"اتنا ہی ہے کہ ادا نا ممکن ہے مگر یہ کہ وہ (ماں باپ) مر جائیں اور وہ (اولاد) ان کو از سر نو زندہ کر سکے تو کرے، کہ وہ (ماں باپ) اس کے وجود کا سبب ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاویٰ رضویہ ج 24 ص 370)

ماں باپ میں سے کس کا حق زیادہ

سوال: اولاد پر باپ کا حق زیادہ ہے یا ماں ہوگا؟

جواب: اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

"اولاد پر ماں باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے اعظم (زیادہ بڑا) ہے اس زیادت کے یہ معنی ہیں کہ خدمت میں دینے میں باپ پر ماں کو ترجیح دے، مثلاً سو روپے ہیں اور کوئی وجہ مانع تفضیل مادر نہیں (یعنی ماں کو زیادہ دینے سے کوئی خاص چیز مانع نہ ہو) تو باپ کو پچیس دے ماں کو پچھتر دے۔ ماں باپ دونوں نے ایک ساتھ پانی مانگا (اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی

نہیں پکڑا) تو پہلے ماں کو پلائے پھر باپ کو یا دونوں سفر سے آئے ہیں تو پہلے ماں کے پاؤں دبائے پھر باپ کے۔ (وعلی ہذا القیاس)

(فتاوی رضویہ ج 24 ص 387)

تعظیم کس کی زیادہ

سوال : ماں باپ میں تعظیم کس کی زیادہ ہے؟

جواب : تعظیم میں باپ ماں سے مقدم ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمان فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

"جب آدمی کیلئے ماں باپ سے ہر ایک کی رعایت مشکل ہو جائے مثلاً ایک کی رعایت سے دوسرے کو تکلیف پہنچتی ہے تو تعظیم واحترام میں باپ کے حق کی رعایت کرے اور خدمت میں ماں کے حق کی۔

علامہ حمامی نے فرمایا: "ہمارے امام فرماتے ہیں: "احترام میں باپ مقدم ہے اور خدمت میں ماں مقدم ہو گئی حتی کہ اگر گھر میں دونوں اس کے پاس آئیں تو باپ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو اور اگر دونوں نے اس سے پانی مانگا۔ اور کسی نے اس کے ہاتھ سے پانی نہیں پکڑا تو پانی ماں کو پیش کرے۔ اس طرح قنیہ میں ہے۔ (واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم وعلمہ جل مجدہ احکم)"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ، ج:24، ص:390)

ماں باپ میں تنازع ہو جائے تو

سوال : ماں باپ کا آپس میں تنازع ہو جائے تو کس کا ساتھ دیں؟

جواب : اگر ماں باپ میں باہم تنازع ہو تو اولاد کو کسی کا بھی ساتھ نہیں دینا چاہیے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

"نہ یہ کہ اگر والدین میں تنازع ہو تو ماں کا ساتھ دے کر معاذ اللہ باپ کے درپے ایذا ہو یا اس پر درشتی (بدخلقی) کرے یا اسے جواب دے یا بے ادبانہ آنکھ ملا کر بات کرے۔ یہ سب باتیں حرام اور اللہ عزوجل کی معصیت (نافرمانی) ہیں۔ نہ ماں کی اطاعت ہے نہ باپ کی۔ تو اسے ماں باپ سے ہرگز کسی کا ساتھ دینا جائز نہیں، وہ دونوں اس کی جنت و نار ہیں۔ جسے ایذا دے گا دوزخ کا مستحق ہوگا۔ (العیاذ باللہ) معصیت خالق (اللہ کی نافرمانی) میں کسی کی اطاعت نہیں۔ مثلاً اگر ماں چاہتی ہے کہ یہ باپ کو کسی طرح کا آزار (تکلیف) پہنچائے اور یہ نہیں مانتا تو وہ ناراض ہوتی ہے۔ ہونے دے۔ ہرگز نہ مانے، ایسے ہی باپ کی طرف سے ماں کے معاملے میں ان کی ایسی ناراضیاں کچھ قابل لحاظ نہ ہوں گی کہ یہ ان کی نری زیادتی ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی نافرمانی چاہتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج:24،ص:390)

بیوی اور ماں باپ

سوال : مرد پر بیوی اور ماں باپ میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

جواب : مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج 24 ص 391)

شوہر اور ماں باپ

سوال: عورت پر شوہر اور ماں باپ میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

جواب: عورت پر سب سے بڑا حق شوہر کا ہے یعنی ماں باپ سے بھی زیادہ۔

(فتاوی رضویہ ج24ص 391)

حدیث شریف میں ہے

عن عائشة رضی الله عنها قالت: یا رسول الله من أعظم الناس حقا علی المرأة ؟ قال: زوجها قلت: من أعظم الناس حقا علی الرجل ؟ قال: أمه

ترجمہ: حضرت سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا! اس کے خاوند کا، میں نے عرض کیا: "مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ فرمایا: "اس کی ماں کا"

(مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 193 تفسیر درمنثور سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 23)

شوہر کی اجازت کے بغیر والدین سے ملنے جانا

سوال: کیا عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر ماں باپ کی طرف جاسکتی ہے؟

جواب: عورت آٹھویں دن اپنے ماں باپ کے یہاں صبح سے شام تک کے لئے بلا اجازت شوہر جاسکتی ہے اور اپنے محارم مثلاً حقیقی یا سوتیلے بہن، بھائی، بھتیجے، بھتیجی، بھانجے، بھانجی، چچا، ماموں، پھوپھی، خالہ، نانا، دادا۔ کے یہاں ہر سال بھر کے

بعد دن بھر کے لئے ، رات کو بہر حال شوہر کے یہاں آنا ہوگا۔ یہ بلا اجازت ہے۔ اورشوہر کی اجازت سے ان لوگوں کے یہاں مہینہ بھر اور زائد جتنے دنوں کی وہ اجازت دے رہ سکتی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

(فتاویٰ رضویہ ج 13ص 478۔ 454)

نوٹ: لیکن عورت کے لئے بہتری اور عافیت اسی میں ہے کہ جہاں بھی ہو جائے شوہر کی اجازت سے جائے۔

ماں باپ کے نافرمان کی صحبت

سوال: ماں باپ کے نافرمان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا کیسا ہے؟

جواب: ماں باپ کے نافرمان کیساتھ اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، منع ہے۔ بلکہ

(تبیین الحقائق ومراقی الفلاح وفتح المعین و حاشیہ درمختار للعلامۃ الطحطاوی وغیرھا کے حوالہ سے فتاوٰی رضویہ میں ہے

ماں باپ کے نافرمان کے بارے میں دل میں بغض ہونا چاہیے اور جس بات میں اس کا اعزاز واکرام نکلے بلا ضرورت و مجبوری ناجائز و ممنوع ہے۔

الفاسق و جب علیھم اھانتہ شرعا۔

یعنی فاسق کی توہین واجب ہے۔ (حاشیہ طحطاوی علی درمختار)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”

لما وقعت بنی اسرائیل فی المعاصی نھتھم علماؤ ھم فل ینتھوا

فجا لسو هم واكلوهم وشار بو هم فضرب الله قلوب بعضهم بيعض فلعنهم على لسان دائود عيسىٰ بن مريم ذالك بما عصوا و كانو يعتدون۔ (سنن ابی دائود جامع ترمذی)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے ان کے علماء نے منع کیا تو وہ باز نہ آئے یہ علماء ان کے جلسوں میں ان کے پاس جا کر بیٹھے ان کے ساتھ کھانا کھایا پانی پیا تو اللہ نے ان مجرموں کے دلوں پر اثر ان کے پاس بیٹھنے والوں پر بھی ڈالا کہ سب ایک سے ہو گئے پھر ان سب پر داؤد و عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کی زبان سے لعنت فرمائی یہ بدلہ تھا ان کے گناہوں کا اور حد سے بڑھنے کا۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 24 ص 314)

اولاد کا مال

سوال: کیا ماں باپ اولاد کے مال کے مالک ہیں؟

جواب: فتاویٰ رضویہ میں ہے۔

"نہیں باپ اور بیٹے کی مِلک جدا جدا ہے اگر باپ صاحبِ مال ہو تو بیٹے کے مال سے بغیر اجازت نہیں لے سکتا"

(فتاویٰ رضویہ جدید جلد 24 ص 314)

بیٹا باپ کے کاروبار میں شامل ہو

سوال: اگر بیٹا باپ کے کاروباری میں شامل رہا ہر طرح سے باپ کی معاونت کرتا رہا۔ ایسی صورت میں کاروبار سے جو نفع ہوا اس پر کس کا حق ہے اور کس کی ملک ہے؟

جواب: صورت مذکورہ میں تمام نفع وکمائی پر باپ کا حق ہے اور باپ ہی کی ملکیت

ہے بیٹے کو اس پر کوئی حق مِلک حاصل نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ رحمۃ الرحمان فرماتے ہیں۔

''تجارت وزارت وغیرہ جس کام میں فرزند نے اپنے باپ کی اعانت و مددگاری کے طور پر کچھ کمایا وہ صرف ملکِ پدر (باپ کی ملک) ہے یعنی جب تک اس کا خوردونوش ذمۂ پدر تھا اور اپنا کوئی ذاتی مال وکسب جداگانہ نہ رکھتا تھا بلکہ اسے حرفت وکسبِ پدری میں جس طرح سعید بیٹے اپنے باپ کی اعانت کرتے اور اسے کام کی تکلیف سے محفوظ رکھتے ہیں اس کا معین ومددگار تھا تو جو کچھ ایسی وجہ وحالت میں کمایا سب باپ کا ہے۔ جس میں بیٹے کے لئے کوئی حق ملک نہیں فتاوٰی خیریہ پھر عقود الدریہ میں ہے۔

حیث کا من جملة عیاله و لمعینین له فی اموره و احواله فجمیع ماحصلة بکده وتعبه فهو ملك خاص لابیه لا شیء له فیه حیث لم یکن له مال ولو اجتمع له بالکسب جملة اموال لانه فی ذالك لابیه معین حتّٰی لو غرس شجرة فی هذه الحالة فهی لابیه نص علیه علماء نارحمهم الله تعالیٰ۔

یعنی جب وہ والد کی عیال میں ہے اور والد کے معاونین میں سے ہے تو ایسی صورت میں والد کے امور اور جو بھی اس کی محنت وکاوش سے حاصل ہوگا وہ خاص والد کی ملکیت ہوگا اس میں اس کے بیٹے کا مال نہ ہونے کی صورت میں کوئی ملکیت نہ ہوگی اگر چہ اس بیٹے کی محنت سے بہت سے اموال جمع ہوئے ہوں کیونکہ وہ اس میں والد کا معاون ہے حتیٰ کہ اگر وہ کوئی پودا لگائے تو اس حالت میں پودا والد کا ہوگا اس پر ہمارے علمائے کرام نے تصریح فرمائی ہے۔

(فتاوی رضویہ جدید ج18ص 166)

باپ سے خدمت کی اجرت لینا

سوال : کیا بیٹا باپ کی خدمت کرنے پر اس سے اجرت لے سکتا ہے؟

جواب: بیٹے نے اپنے باپ کی خدمت کی اس سے اجرت نہیں لے سکتا۔ ماں باپ کی خدمت کر کے اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور اللہ عزوجل کی اطاعت کی اجرت لینا جائز نہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں۔

"بیٹے کو اپنے کام کی اجرت باپ سے لینا جائز نہیں نہ اس کی خدمت پر اجیر بن سکتا ہے۔ کہ خدمت پدری (باپ کی خدمت) اطاعت الٰہی ہے اور طاعات پر اجارہ ناجائز، علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار کتاب الفرائض میں فرماتے ہیں۔

الولد اذا اجر نفسه لوالده ليخدمه و كذا المرأة اجرت نفسها من زو جها لتخدمه لم يجز ه لا ن خدمتها تقع صلة للزوج فصارت مستحقة فلم تجز الاجارة اه ملخصا۔

یعنی جب بیٹے نے اپنے آپ کو والد کا یا بیوی نے اپنے آپ کو خاوند کا مزدور بنایا تاکہ یہ ان کی خدمت کر سکیں تو یہ جائز نہ ہوگا کیونکہ خدمت خاوند کے لئے صلہ ہے لہٰذا وہ اس خدمت کا حق دار ہے تو اجارہ جائز نہ ہوگا اھ ملخصا۔

خزانة المفتین میں فتاویٰ امام قاضی خان سے ہے۔

الادب اذا ستاجر ابنه البالغ فعمل الابن لا اجرله۔

یعنی باپ جب اپنے بالغ بیٹے کو اجیر بنائے اور بیٹا کام کرے تو بیٹے کو اجرت

نہ ملے گی۔

(فتاویٰ رضویہ ج 18 ص 128)

مشترک کاروبار میں باپ کی ملک کی شرائط

سوال : بیٹا باپ کے ساتھ ہی اس کی دکان پر کام کرتا ہو تو کس کس صورت میں بیٹے کو باپ کے مال سے ملکیت کے طور پر نہیں دیا جائے گا۔؟

جواب : اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن العقو دوالدریہ کے حوالے سے شرطیں بیان کی ہیں۔

(1) باپ بیٹے کا کام ایک ہو۔

(2) بیٹے کا پہلے سے اپنا مال نہ ہو۔

(3) بیٹا باپ کے عیال میں شامل ہو۔

ان صورتوں میں ملک باپ کی ہوگی ان شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو بیٹے کی کمائی والد کے لئے نہ ہوگی بلکہ بیٹے کی ملک ہوگی یعنی اگر بیٹا شادی شدہ عیالدار ہے جس کا خوردونوش باپ سے جدا ہے۔ اور اس کا اپنا مستقبل کاروبار ہے یا اس نے ذاتی مال سے کوئی تجارت کی یا کسی کی نوکری کی، اموال کی ملک بیٹے کی ہوگی۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج 18 ص 167)

اولاد کے مال سے بلا اجازت لینا

سوال : کیا ماں باپ اولاد کے مال میں سے بلا اجازت کچھ لے سکتے ہیں؟

جواب : اگر ماں باپ تنگ دست اور محتاج نفقہ ہوں تو بغیر اولاد کی رضا واجازت

بھی اس کے مال سے لے سکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

''باپ اگر محتاج ہو بقدر حاجت بیٹے کے فاضل مال سے بغیر اس کی رضا و اجازت کے لے سکتا ہے۔

زیادہ نہیں اور یہ لینا بھی کھانے پینے پہننے رہنے کے لئے اور حاجت ہو تو خادم کے واسطے بھی بیٹے کے روپے پیسے سونے چاندی اناج کپڑے یا قابل سکونت پدر مکان سے ہو ہاں یہ اشیاء نہ ملیں تو انھیں اغراض ضروریہ کے لئے اس کے اور اموال سے جو خلاف جنس حاجت ہوں بحکم حاکم یا حاکم نہ ہو تو علی المفتیٰ بہ بطور خود بھی لے سکتا ہے۔ مثلاً کھانے کی ضرورت ہے اناج یا روپیہ نہ پایا تو کپڑے برتن لے سکتا ہے یا کپڑوں کی ضرورت ہے اور دام یا کپڑے نہ ملے تو اناج وغیرہ بیچ کر بنا سکتا ہے نہ یہ کہ اسکی جائیداد ہی سرے سے اپنی ٹھہرا لے۔

درمختار میں ہے۔

في المبتغي للفقير ان يسرق من ابنه الموسر ما يكفيه ان ابى ولا قاضي ثمه والا اثم۔

یعنی مبتغی للفقیر میں ہے کہ باپ اپنے بیٹے کے انکار پر اس کا اتنا مال چوری کر لے جتنا اس کو نفقہ کے لئے ضرورت ہے جبکہ وہاں قاضی نہ ہو ورنہ گنہگار ہوگا۔

ردالمختار میں ہے۔

سياتي قريبالو انفق الابوان ما عند هما للغائب من ماله على انفسهما وهو ومن جنس النفقة لا يضمنان لو جوب نفقة الا بوين والزوجة قبل القضاء حتىٰ لو ظفر نبجنس حقه فله اخذه

ولذا فرضت فی مال الغائب بخلاف بقیه الاقارب۔

یعنی عنقریب آیگا کہ اگر غائب بیٹے کا مال پاس ہو تو والدین اپنی ضرورت نفقہ کے لئے اسے صرف کر لیں درانحالیکہ وہ مال جنس نفقہ میں سے ہو تو والدین ضامن نہ ہوں گے کیونکہ والدین اور بیوی کا نفقہ بغیر قضا کے بھی واجب ہے لہٰذا وہ اپنے حق والی جنس پر قابو پالیں تو اس پر قبضہ کر سکتے ہیں اسی وجہ سے غائب کے مال میں ان کا نفقہ بقدر ضرورت نافذ ہوتا ہے بخلاف باقی اقارب کے۔

(فتاوٰی رضویہ جدید ج 18ص314)

ماں باپ کا بیٹی سے جہیز واپس لینا

سوال: کیا جہیز میں دے ہوئے مال وزیور پر ماں باپ واپسی کا حق رکھتے ہیں؟

جواب: جہیز میں دیئے ہوئے مال وزیور پر ماں باپ کو واپسی کا حق نہیں کیونکہ عرفاً جہیز ہبہ ہوتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن درمختار کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

"جهزا بجهاز وسلمها ذالك ليس له الاسترداد منها وبه يفتى و الحيلة ان يشهد عند التسليم اليها انه انما سلمه عارية والله سبحانه وتعالىٰ اعلم۔

یعنی بیٹی کو جہیز دیا اور اس کو سونپ دیا تو اب والد کو واپسی کا حق حاصل نہیں فتویٰ اسی پر ہے اس کی واپسی کا حیلہ یہ ہے کہ جہیز دیتے ہوئے گواہ بنالے کہ میں نے یہ عاریۃً دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(فتاوٰی رضویہ جدید ج18ص287)

اولاد کو میراث سے عاق کرنا

سوال : کیاباپ اولاد کا حق میراث ساقط کرسکتا ہے؟

جواب : باپ اولاد کا حق میراث ساقط نہیں کرسکتا اگر کرے لغو(فضول) ہے حق باقی رہے گا، کہ یہ حق اللہ عزوجل کا عطا کردہ ہے بندہ سے ساقط نہیں کرسکتا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں۔

"باپ کا اسے (بیٹے کو) اپنی میراث سے محروم کرنا وہ اگر یوں ہو کہ زبان سے لاکھ بار کہے کہ میں نے اسے محروم الارث کردیا میرے مال میں اس کا کچھ حق نہیں یا میرے ترکہ میں اسے حصہ نہ دیا جائے یا خیال جہال کا وہ لفظ بے اصل کہ میں نے اسے عاق کیا یا انہیں مضامین کی لاک تحریریں لکھے رجسٹریاں کرائے یا اپنا کل مال یا فلاں وارث یا کسی غیر کو ملنے کی وصیت کرجائے ایسی ہزار تدبیریں ہوں کچھ کارگر نہیں ہرگز وہ ان وجوہ سے محجوب الارث ہوسکے کہ میراث حق مقرر فرمودہ رب العزت جل جلالہ ہے جو خود لینے والے اسقاط سے ساقط نہیں ہوسکتا بلکہ جبراً دلادیا جائے گا اگرچہ وہ لاکھ کہتا رہے کہ مجھے اپنی وراثت منظور نہیں میں حصہ کا مالک نہیں بنتا میں نے اپنا حق ساقط کیا پھر دوسرا کیونکر ساقط کرسکتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ یوصیکم اللہ فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثیین۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اولاد کے متعلق وصیت فرماتا ہے بیٹے کو دو بیٹوں کا حصہ ہے۔

لو قال الوارث ترکت حقی لم یبطل حقہ ۔

یعنی اگر وارث کہے میں نے اپنا حصہ چھوڑا تو اس سے اس کا حق باطل نہ ہوگا۔ غرض بالقصد محروم کرنے کی کوئی سبیل نہیں۔ ہاں اگر حالت صحت میں اپنا مال اپنی ملک سے زائل کردے تو وارث کچھ نہ پائے گا کہ جب ترکہ ہی نہیں تو میراث کاہے میں جاری ہو مگر اس قصد ناپاک سے جو فعل کرے گا عنداللہ گناہ گار و ماخوذ رہے گا حدیث میں ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من فرمن میراث وراثه قطع الله میراثه من الجنة یوم القیامة رواه ابن ماجه عن انس بن مالك ـ

یعنی جو اپنے وارث کو اپنا ترکہ پہنچنے سے بھاگے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی میراث جنت سے قطع فرمادے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا۔

(فتاویٰ رضویہ جدید ج18ص169)

والدین کی بارگاہ میں عرض

یقیناً ہم میں سے ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ ہماری اولاد ہماری فرمانبردار ہو، ہماری عزت کرے، بڑھاپے میں ہماری خدمت کرے ہمارا سہارا بنے ہمارے بہن ، بھائی، عزیز وا قارب، دوست احباب سے حسن سلوک کرے، نیک بنے پرہیز گار ہو اس کی وجہ سے زمانے میں ہماری عزت ہو، تو پھر ایک سوال قابل غور ہے۔

کیا ہم نے اپنے والدین کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا جیسا ہم اولاد سے چاہتے ہیں؟

آیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے رہنمائی لیتے ہیں۔

معاشرہ سنوارنے کا نسخہ کیمیا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم :عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَبِرُّوا اٰبَاءَ كُمْ تَبَرُّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ ، وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مُحِقًّا كَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم دوسروں کی عورتوں سے پرہیز کر کے پاک دامن رہو، ایسا کرنے سے تمھاری عورتیں پاک دامن رہیں گی اور اپنے باپ سے حسن سلوک کرو۔ ایسا کرنے سے تمھاری اولاد

تمھارے ساتھ حسن سلوک کرے گی، اور جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کیلئے آئے تو وہ اس کی معذرت قبول کرلے خواہ وہ حق پر ہو یا ناحق ہو اگر ایسا نہ کیا (یعنی معذرت قبول نہ کی) تو پھر میرے حوض کوثر پر نہ آئے۔

(المستدرك للحاكم، كتاب البر والصله ج 2 ص 213)

فائدہ: میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمانِ عالیشان میں معاشرہ سنوارنے کا نسخہ کیمیا ارشاد فرمایا ہے کہ خود سنور جاؤ سب سنور جائیں گے۔

تین باتیں ارشاد فرمائیں۔

(1) اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری عورتیں پاک دامن رہیں تو دوسروں کی عورتوں سے پرہیز کرو۔ جب تم دوسروں کی عورتوں کی طرف اپنی نظر اور نفس مائل نہ کرو گے اللہ عزوجل صلہ میں تمھاری عورتوں کی حفاظت فرمائے گا۔

(2) اگر تم چاہتے ہو کہ ہماری اولاد ہماری فرمانبردار ہو۔ تو تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو، ظاہری طور پر بھی جب تمہاری اولاد تمہیں والدین کیساتھ حسن سلوک کرتے دیکھے گی، وہ بھی آپ سے سیکھ کر آپ سے حسن سلوک ہی کرے گی۔ اور باطنی طور پر بھی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اگر تم والدین سے اچھا سلوک کرو گے تو صلہ میں اللہ عزوجل تمہاری اولاد کو تمہارا فرمانبردار کردے گا، اور اگر اس کے برعکس کرو گے تو تمہارے ساتھ بھی اس کے برعکس ہوگا۔

(3) اگر تمھارے پاس کوئی معذرت کے لئے آئے تو اس کی معذرت قبول کرلو۔ اگرچہ قصوروار ہو یا نہ ہو۔ اگر تم نے معذرت قبول نہ کی تو پھر میرے حوض کوثر پر نہ آنا۔

اولاد فرمانبردار کیسے ہو؟

عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ :أَوْحَی اللّٰہُ تَعَالَی إِلَی مُوسیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ وَسَلَّمَ -یَا مُوسَی وَقِّرْ وَالِدَیْكَ فَإِنَّہٗ مَنْ وَقَّرَ وَالِدَیْہِ مَدَدْتُ فِی عُمْرِہٖ وَوَھَبْتُ لَہٗ وَلَدًا یَبَرُّہٗ ، وَمَنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ قَصَّرْتُ عُمْرَہٗ وَوَھَبْتُ لَہٗ وَلَدًا یَعُقُّہٗ .

ترجمہ :حضرت سیدنا وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی نازل فرمائی اور فرمایا: ''اے موسیٰ علیہ السلام! اپنے والدین کی عزت کرو بیشک جو اپنے والدین کی عزت کرتا ہے۔ میں اس کی عمر بڑھا دیتا ہوں اور اس کو ایسا بیٹا عطا کرتا ہوں جو اس کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے اور جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے میں اس کی عمر گھٹا دیتا ہوں۔ اور اس کو ایک ایسا بیٹا عطا کرتا ہوں جو اس کی نافرمانی کرتا ہے۔

(برالوالدین لابن جوزی ص24)

ان احادیث سے واضح ہوا کہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد ہماری فرمانبردار ہو تو ہمیں اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہونا ہونا پڑے گا اگر وہ بڑھاپے میں ہیں تو اور بھی زیادہ خدمت کریں کہ اس وقت ان کو آپ کی زیادہ ضرورت ہے اور اگر والدین انتقال کر چکے ہیں تو ہر وقت ان کی مغفرت کیلئے دعائیں کریں نیک اعمال کر کے ان کو ایصال ثواب کریں اگر ان پر کوئی قرض ہے تو ادا کر دیجئے۔

الغرض اس کتاب کے گزشتہ باب ''**بعد وفات ماں باپ کے حقوق**'' میں مذکور بارہ حقوق کو پورا کریں گے اور سابقہ نافرمانیوں سے توبہ بھی کریں، ان شاء اللہ عزوجل اللہ عزوجل کی رحمت سے آپ کی اولاد فرمانبردار بن جائے گی۔

اولاد کے نافرمان ہونے کا بڑا سبب

اولاد کے نافرمان ہونے کا سب سے بڑا سبب حرام لقمہ کھانا ہے۔ جب اولاد حرام لقمے سے بننے والے خون سے پیدا ہوگی اور اس کی پرورش حرام لقمے سے ہوگی تو ایسی اولاد نافرمان ہی بنے گی، ہمارے اسلاف اس کا بڑا خیال کرتے تھے۔

ماں باپ کیلئے ایک خوبصورت نمونہ

عنفوان شباب میں سید ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ بہ سلسلہ ریاضت ایک دریا کے کنارے جارہے تھے اور کئی روز سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ دریا کے کنارے پر ایک سیب پڑا ہوا دیکھا تو بسم اللہ کہہ کر کھالیا کھانے کے بعد خیال پیدا ہوا کہ پتہ نہیں کس کا سیب تھا جو میں نے بلا اجازت کھالیا ہے۔ اس لیے پریشانی کے عالم میں دریا کے ساتھ ساتھ سیب کے مالک کی تلاش میں چل پڑے تاکہ اس سے اجازت حاصل کریں۔ چند فرلانگ کی مسافت کے بعد دریا کے کنارے سیبوں کا ایک باغ نظر آیا جس کے درختوں پر پکے ہوئے سیب پانی پر لٹکے ہوئے تھے سید ابوصالح سمجھ گئے کہ وہ سیب ان ہی درختوں کا تھا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ یہ باغ سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، لہٰذا ان کی خدمت میں حاضر ہوکر بصد ادب بلا اجازت سیب کھالینے کی وجہ سے معافی

کے خواستگار ہوئے سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ چونکہ خود خاصانِ خدا عزوجل میں سے تھے سمجھ گئے کے نیک و ہونہار نوجوان ہے چنانچہ کچھ عرصے کے لئے باغ کی رکھوالی کی شرط پیش کر کے کہا: ''کہ اتنا عرصہ یہ خدمت انجام دو اس کے بعد معافی کے متعلق غور کیا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رضائے الٰہی عزوجل کی خاطر اس کو خدمت منظور کر کے نہایت دیانتداری سے وقت معین تک انجام دیا اور پھر حاضر خدمت ہو کر معافی کے طلبگار ہوئے سید عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''ایک شرط اور باقی ہے وہ یہ کہ میری ایک لڑکی آنکھوں سے اندھی کانوں سے بہری ہاتھوں سے لنجی اور پاؤں سے لنگڑی ہے اسے نکاح میں قبول کرو تو بلا اجازت سیب کھانے کی معافی دیدی جائے گی۔

حضرت سیدنا ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے قبول کیا اور بعد نکاح جب اپنی بیوی کو ان تمام ظاہری عیوب سے مبرا ہونے کے ساتھ ساتھ حسن ظاہری سے متصف پایا تو خیال گزرا یہ کوئی اور لڑکی ہے اور غلطی کے خیال سے بحال پریشان گھر سے باہر نکل آئے حضرت عبداللہ صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے فراست باطنی سے پریشانی خاطر کا سبب معلوم کر کے کہا: ''اے بیٹے! یہی تمہاری بیوی ہے اور میں نے اس کی جو صفات تم سے بیان کی تھیں وہ سب صحیح تھیں۔ یہ اندھی ہے کہ آج تک کسی غیر محرم پر اس کی نظر نہیں پڑی یہ بہری ہے کہ کبھی خلاف حق بات نہیں سنی نیز کبھی خلاف شرع کام نہ کرنے اور گھر سے باہر قدم رکھنے کی وجہ سے لنجی اور لنگڑی بھی ہے۔ حضرت ابو صالح

رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

(زبدۃ الآثار)

فائدہ : اس واقعہ میں ایسے ماں باپ کا ذکر ہے جو تمام والدین کے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ باپ اس قدر صاحب تقویٰ کہ انجانے سے ایک سیب کھالیا اور اس کو لقمہ حلال بنانے کے لئے نہ صرف میلوں کا سفر کیا بلکہ اپنی زندگی داؤ پر لگادی اور ماں ایسی کہ پردے اور حیاء کی بے مثال تصویر ہیں۔ تو پھر جب ماں باپ ایسے ہوں تو اللہ کریم ان کی اولاد بھی بے مثال دیتا ہے جیسا کہ اللہ کریم عزوجل نے ان پاکباز ہستیوں کی اولاد میں شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ ربانی کو پیدا فرمایا جن کو لوگ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتے ہیں، اولیاء و اقطاب میں ان کا مقام بلند ہے۔

اولاد کے نافرمان ہونے کا تیسرا بڑا سبب

اولاد کے نافرمان ہونے اسباب میں ایک بہت بڑا سبب ان کی تربیت اسلامی طریقہ سے نہ کرنا ہے پتھر تراشنے سے ہی ہیرا بنتا ہے تراشے بغیر وہ پتھر کا پتھر ہی رہے گا، اولاد کی تربیت میں ماں باپ کا کردار مسلّم ہے دیکھیں اپنے اسلاف کو کہ انہوں نے اپنے اولاد کی کیسے تربیت کی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شہزادوں کی کیسے تربیت کی، حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ کو دیکھیں انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کیلئے حکمت عملی سے کام لیا، حضور سیدی غوث اعظم نیر رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کتنے پیارے انداز سے کی، ہمارے لئے یہ مشعل راہ

ہیں کہ ہم ان کی زندگیاں پڑھیں کہ انہوں اپنے اولاد کی کیسے تربیت تا کہ ہم اپنی اولاد کی احسن انداز سے تربیت کر سکے خود بھی اولاد کے حقوق بجالائیں اور اپنی اولاد کو بھی آداب سیکھا کر ان کو بہت سے گناہوں سے بچائیں۔

اولاد کو اخلاق کے تیشوں سے تراشو
پتھر کی چٹانوں کی کوئی قدر نہیں

قرآن مجید میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ○

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے (طاقتور) فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

(سورۃ التحریم ،پ:28،آیت نمبر6)

آخر میں اللہ کریم عزوجل سے دعا ہے کہ والدین کو اسلاف کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اولاد کو اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری اور خوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

﴿آمین﴾

میری ماں

ابر رحمت کی جھڑی رحمت فشاں تھی میری ماں
میرے سر پر برکتوں کا سائباں تھی میری ماں

نعمتوں کا اس کے دم سے مجھ پہ تھا ہر دم نزول
میں مقدر کا دھنی تھا جب یہاں تھی میری ماں

وہ معطر باغ کی کلیاں نہ رکھتی تھی فقط
نو بہ نو پھولوں سے مہکا گلستاں تھی میری ماں

اک ہنسی سے کھل اُٹھتے تھے سارے مردہ دل
کھلکھلاتی کہکشاؤں کا نشاں تھی میری ماں

میں پناہ لیتا تھا اس کی گود میں آفات سے
بالیقیں میرے لئے دارالاماں تھی میری ماں

ہم نے ٹھانی تھی گو اس کے ساتھ رہنے کی سدا
چند روز زندگی کی مہماں تھی میری ماں

حضرت مولیٰ علی کے در کی باندی ہی نہیں
حضرت غوث الوریٰ کی مدح خواں تھی میری ماں

وہ رسول اللہ ﷺ کی سچی عاشقہ تھی دہر میں

خادمہ شہزادی' کون مکاں تھی میری ماں

سایۂ رحمت میں اپنی دے جگہ اس کو خدا عزوجل

جو میری سارے جہاں میں رازداں تھی میری ماں

مبشر حسین فیضی

ماں کی یاد میں

کس کو اب ہوگا وطن میں آہ میرا انتظار

کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار

خاک مرقد پر تیری لے کر یہ فریاد آؤں گا

اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا

تربیت سے میں تری انجم کا ہم قسمت ہوا

گھر میرے اجداد کا سرمایا عزے ہوا

دفتر ہستی میں تھی زرّیں ورق تیری حیات

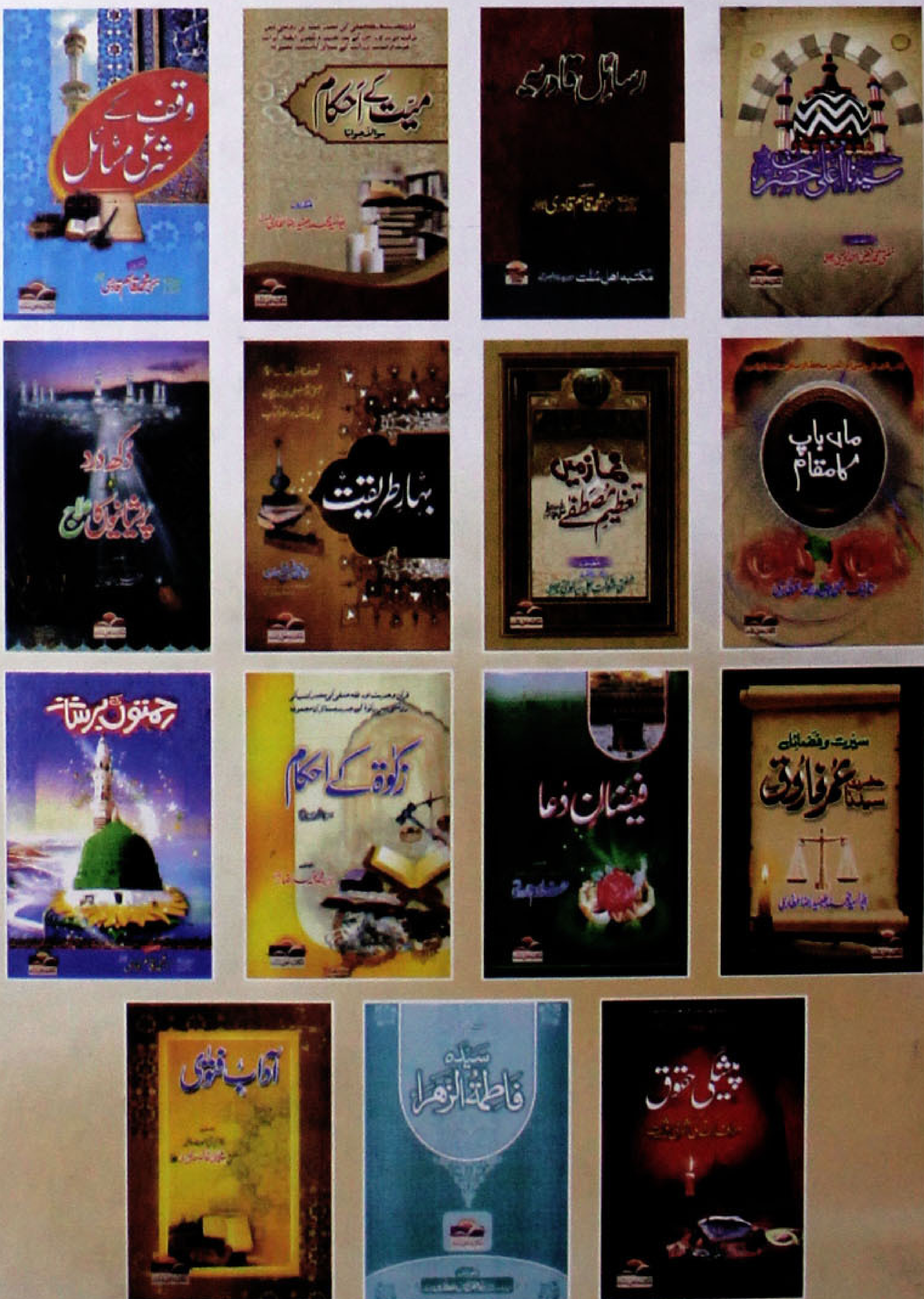
تھی سراپا دین و دنیا کا سبق تیری حیات

عمر بھر تیری حمیت میری خدمت گر رہی

میں تری خدمت کے قابل جب ہوا تو چل بسی

وہ جواں قامت میں ہے جو صورت سرو بلند
تیری خدمت سے ہوا جو مجھ سے بڑھ کر بہرہ مند
کاروبارِ زندگی میں وہ ہم پہلو مرا
وہ محبت میں تیری تصویر وہ بازو مرا
تجھ مثلِ طفلک بے دست و پا روتا ہے وہ
صبر سے آشنا صبح مسا روتا ہے وہ
ڈاکٹر اقبال

مکتبہ اہلِ سُنّت کی دیگر مطبوعات



امین پور بازار فیصل آباد